روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:36
طلوع آفتاب	06:00
زوال آفتاب	12:35
غروب آفتاب	07:13

آج کی حدیث

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ محمد ﷺ کے اہل بیت (یعنی بیوی بچوں) نے دو روز مسلسل جو کی روٹی سے پیٹ بھرا ہو (چہ جائے کہ گیہوں کی روٹی سے) یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (بخاری)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 158, Sunday- 07 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۵۸ ۞ اتوار، ۷ر جون، ۲۰۲۶، ۲۰ر ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی پھر بڑھی

رڈار ٹھکانوں پر بمباری سے تہران چراغ پا، امریکی فوج کا ماننا ہے کہ ایران کے ۴ر ڈرون علاقے میں سمندری جہازوں کو نشانہ بنا رہے تھے

امریکہ نے ہفتہ کے روز ایران کے ساحلی علاقے میں موجود رڈار تنصیبات پر حملہ کر دیا جس نے ایک بار پھر مشرق وسطیٰ میں حالات کشیدہ بنا دیے ہیں۔ اس سے قبل امریکہ نے ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز کی طرف بھیجے گئے ایک ڈرون کو مار گرایا تھا۔ ایسے میں دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کم کرنے کی کوششیں مزید دشوار ہو سکتی ہیں۔ ایک امریکی عہدیدار نے خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کو بتایا کہ امریکی فوج کا ماننا ہے کہ ایران کے 4 ڈرون علاقے میں بحری جہازوں کو نشانہ بنا رہے تھے۔ اس کے بعد امریکہ نے ایران کی نگرانی کی تنصیبات، جن میں گورک اور جزیرہ قشم شامل ہیں، پر حملہ کیا۔ یہ دونوں مقامات آبنائے ہرمز کے انتہائی قریب واقع ہیں۔ دوسری جانب ایران کی وزارت خارجہ نے امریکی کارروائی کو 8 اپریل کو ہونے والی جنگ بندی کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ وزارت کا کہنا ہے کہ اس قسم کی بار بار خلاف ورزیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ امریکہ کشیدگی کم کرنے کے موڈ میں نہیں ہے۔ ایران نے خبردار کیا ہے کہ امریکہ اپنی غیر قانونی کارروائیوں اور کشیدگی میں اضافے کی صورت حال کا خود ذمہ دار ہوگا۔ آئی آر جی سی کا کہنا ہے کہ اس نے امریکی حملوں کے جواب میں کویت اور بحرین میں

موجود امریکی اڈوں کو نشانہ بنایا ہے۔ اس کے علاوہ 4 ٹینکروں پر بھی فائرنگ کی گئی ہے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ ٹینکر بغیر اجازت آبنائے ہرمز سے گزرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس درمیان کویت کی فوج کا کہنا ہے کہ اس نے 7 بیلسٹک میزائلوں کو روک لیا جو صبح سویرے ملک کی فضائی حدود میں داخل ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ یہ کئی رہائشی علاقوں کے اوپر سے بھی گزرے، جس کے نتیجے میں کچھ ملبہ ان علاقوں میں گرا۔ فوج کے مطابق ایرانی حملے سے املاک کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ تاہم فی الحال کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ بحرین میں خطرے کے سائرن بجا دیے گئے ہیں اور لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت دی گئی ہے۔ دوسری طرف خبریں ہیں کہ پاکستان کے ایک وزیر ایران کا دورہ کرنے جا رہے ہیں۔ کویت اور بحرین نے ان حملوں کی مذمت کی ہے۔ ان ممالک نے ایران کی کارروائیوں کو کھلا حملہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے شہریوں کی سلامتی کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ دوسری جانب امریکی فوج کا کہنا ہے کہ ان حملوں کو اپنے ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی ناکام بنا دیا گیا تھا۔ امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی میں ایک بار پھر انتہائی شدید اضافہ ہوا ہے، جہاں دونوں ممالک نے ایک دوسرے کے اہم اہداف اور فوجی تنصیبات پر براہِ راست حملے کیے ہیں۔ امریکی افواج نے آبنائے ہرمز کے قریب جزیرہ قشم کے جنوبی علاقوں اور بندر عباس میں ایران کی فوجی تنصیبات، رڈار ٹھکانوں اور میزائل اڈوں کو نشانہ بنایا ہے۔ امریکہ کا مؤقف ہے کہ یہ کارروائی سمندری تجارتی راستوں (بشمول آبنائے ہرمز) کو بارودی سرنگوں اور دیگر خطرات سے محفوظ رکھنے کے لیے کی گئی۔

چلچلاتی دھوپ میں تڑپ تڑپ کر مر گئے ۴۹ر افراد

نائجر کا ریگستان بن گیا قبر گاہ!

نائجر کے اگاڈیز خطہ کے افسران کا کہنا ہے کہ یہ سبھی لوگ مالی سے اپنی فیملی کے ساتھ عید منانے کے لیے نائجر

لوٹ رہے تھے۔ سفر کے دوران اسمکا سے تقریباً 80 کلومیٹر دوران کا ٹرک اچانک خراب ہو گیا۔ مغربی افریقی ملک نائجر کے صحرائے سہارا سے ایک انتہائی دردناک خبر سامنے آئی ہے۔ عید الاضحیٰ منانے کے لیے اپنے گھروں کو لوٹنے والے 49 افراد پیاس کی شدت کے باعث تڑپ تڑپ کر جان کی بازی ہار گئے۔ شدید گرمی کے دوران ریگستان کے بیچوں بیچ ٹرک کا خراب ہو جانا ان مسافروں کے لیے موت کا سبب بن گیا۔ اس المناک حادثہ نے ایک بار پھر سہارا کے خطرناک راستوں اور وہاں کی سخت و ناموافق صورت حال کو اجاگر کر دیا ہے۔ نائجر کے صوبہ اگاڈیز کے حکام کے مطابق یہ تمام افراد مالی سے اپنے اہل خانہ کے ساتھ عید منانے کے لیے نائجر واپس آ رہے تھے۔ سفر کے دوران اسمکا سے تقریباً 80 کلومیٹر دوران کا ٹرک اچانک خراب ہو گیا۔ ڈرائیور، اس کے معاونین اور مسافروں نے ٹرک کو ٹھیک کرنے کی بھرپور کوشش کی، لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ پینے کے پانی کا محدود ذخیرہ جلد ہی ختم ہو گیا اور جھلسا دینے والی دھوپ اور انتہائی بلند درجۂ حرارت کے درمیان مسافر ریگستان میں پھنس کر رہ گئے۔ خوراک اور پانی کی فراہمی کا کوئی ذریعہ موجود نہ ہونے کے باعث ایک ایک کر کے 49 افراد دم توڑ گئے۔ اس ہولناک سانحے میں 2 افراد معجزانہ طور پر زندہ بچ گئے۔ اپنی جان بچانے کے لیے انہوں نے شدید گرمی میں تقریباً 50 کلومیٹر کا فاصلہ پیدل طے کیا۔ پہلے وہ پانی کے ایک ذخیرے تک پہنچے اور پھر اسمکا شہر جا کر حکام کو اس دل خراش واقعے کی اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی گورنر جنرل ابراہ بلاما عیسیٰ کی قیادت میں ایک ٹیم موقع پر پہنچی، جہاں ٹرک کے نیچے اور اس کے اطراف درجنوں لاشیں پڑی ہوئی ملیں۔ امدادی کارکنوں نے تمام متاثرین کو وہیں اجتماعی قبروں میں سپرد خاک کر دیا۔ قابل ذکر ہے کہ یہ علاقہ پناہ گزینوں اور تارکین وطن کے لیے ایک اہم راستہ سمجھا جاتا ہے، جہاں سے گزر کر وہ بہتر مستقبل کی تلاش میں یورپ پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ مالی کے شہر تلہانڈیک سے روانہ ہونے والا یہ ٹرک کئی روز تک ریگستان کے دشوار گزار راستوں پر سفر کرتا رہا۔

کاکروچ جنتا پارٹی کا پُرامن مظاہرہ جاری

نوجوان طبقہ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے استعفیٰ کا کر رہا مطالبہ

''لوگ کہتے ہیں تحریک، دھرنا و مظاہرہ اور جلوس نکالنے سے کیا ہوتا ہے؟ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہم زندہ ہیں۔ حکومت کے لیے ہم ہو سکتے ہیں کیڑے مکوڑے، لیکن ہم زندہ ہیں اور اپنے حقوق کی جنگ لڑنے کے قابل ہیں۔'' یہ تبصرہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر 'کاکروچ از بیک' ہینڈل سے پوسٹ کیا گیا ہے۔ یہ بیان اس احتجاجی مظاہرہ کی نمائندگی کر رہا ہے جو راجدھانی دہلی کے جنتر منتر پر ہزاروں

نوجوان کر رہے ہیں، جس میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے استعفیٰ کا مطالبہ رکھا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ آج صبح دہلی پولیس نے 'کاکروچ جنتا پارٹی' (سی جے پی) کو جنتر منتر پر مظاہرہ کرنے کی اجازت دے دی، جس کے بعد بڑی تعداد میں نوجوان جنتر منتر کی طرف بڑھتے ہوئے دکھائی دیے۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر پولیس دفتر کی طرف سے جاری خط کے مطابق ابھجیت دیپکے کی طرف سے دی گئی درخواست پر 6 جون 2026 کو صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک دھرنا و مظاہرہ کی منظوری دی گئی۔ یہ اجازت ایک بار کی خصوصی چھوٹ کے طور پر دی گئی ہے۔ پولیس نے کہا کہ مظاہرہ سپریم کورٹ کی ہدایات اور طے شدہ اصولوں کے تحت منعقد کی جائے گی۔ دہلی پولیس سے مظاہرہ کی اجازت ملنے کے بعد ابھجیت دیپکے سکیورٹی انتظامات کے درمیان جنتر منتر پہنچے اور مظاہرہ میں شامل ہوئے۔ اس مظاہرہ میں کئی نوجوان کاکروچ بنا ہوا ماسک پہن کر ہاتھوں میں پھول لیے دکھائی دیے۔ اسکولی طلبا بھی بڑی تعداد میں اپنے سرپرستوں کے ساتھ جنتر منتر پہنچے، جن کے ہاتھوں میں ترنگا اور کتاب موجود تھا۔ مظاہرین مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرے بازی کرتے ہوئے دکھائی دیے۔ وہ ہاتھوں میں ایسے بینرس بھی لیے تھے جس پر دھرمیندر پردھان سے استعفیٰ مانگا گیا تھا۔ ابھجیت دیپکے نے اس مظاہرہ کو پُرامن اور ڈسپلن میں جاری رکھنے کی لوگوں سے اپیل کی اور کہا کہ کسی بھی طرح کے تشدد سے خود کو محفوظ رکھیں۔

شمال مشرقی ہندوستان سے کسی ہائی کورٹ کی چیف جسٹس بننے والی پہلی خاتون بنیں میناکشی

پٹنہ ہائی کورٹ میں انجام دیں گی خدمت

میناکشی مدن رائے کا عدالتی سفر 3 دہائیوں سے زیادہ عرصے پر محیط ہے۔ انہوں نے 1990 میں سکم کی پہلی خاتون جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس اور سول جج کے طور پر اپنے کیریئر کا آغاز کیا تھا۔ ہندوستانی عدلیہ میں خواتین کی بڑھتی ہوئی شمولیت کے درمیان ایک اور تاریخی کامیابی درج ہوئی ہے۔ میناکشی مدن رائے نے جمعہ (5 جون) کو پٹنہ ہائی کورٹ کی چیف جسٹس کے طور پر حلف اٹھایا۔ اس کے ساتھ ہی وہ شمال مشرقی ہندوستان سے کسی ہندوستانی ہائی کورٹ کی چیف جسٹس بننے والی پہلی خاتون بن گئی ہیں۔ میناکشی مدن رائے نے جسٹس سنگم کمار ساہو کی جگہ لی ہے۔ ان کی تقرری کو نہ صرف سکم بلکہ پورے شمال مشرقی خطے کے لیے ایک اہم کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ عدالتی اور قانونی برادری سے وابستہ افراد کا کہنا ہے کہ یہ تقرری اعلیٰ عدلیہ میں خواتین کے بڑھتے ہوئے کردار اور نمائندگی کی علامت ہے۔ ان کا عدالتی سفر 3 دہائیوں سے زیادہ عرصے پر محیط ہے۔ انہوں نے 1990 میں سکم کی پہلی خاتون جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس اور سول جج کے طور پر اپنے کیریئر کا آغاز کیا تھا۔ اس وقت ان کی یہ کامیابی ریاست کی عدالتی نظام میں خواتین کی نمائندگی اور پیش رفت کے حوالے سے ایک اہم سنگ میل مانی گئی تھی۔ اس کے بعد میناکشی مدن رائے نے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، ضلع و سیشن جج، سکم ہائی کورٹ کی رجسٹرار جنرل اور قائم مقام چیف جسٹس جیسے اہم عہدوں پر خدمات انجام دیں۔ 2015 میں وہ سکم ہائی کورٹ کی جج بننے والی ریاست کی پہلی خاتون بنیں، اور اب پٹنہ ہائی کورٹ کی چیف جسٹس کے طور پر انہوں نے ایک اور تاریخی مقام حاصل کر لیا ہے۔ پٹنہ ہائی کورٹ میں منعقدہ حلف برداری کی تقریب میں ججوں، سینئر وکلا، سرکاری افسران اور قانونی برادری کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر جسٹس میناکشی مدن رائے کو نئی ذمہ داری سنبھالنے پر مبارکباد پیش کی گئیں۔ سکم کے سیاسی، سماجی اور قانونی حلقوں سے وابستہ افراد نے بھی ان کی تقرری کا خیر مقدم کیا ہے۔ اسے ہمالیائی ریاست کے لیے باعث فخر لمحہ قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ جسٹس میناکشی مدن رائے کی یہ کامیابی ملک بھر کی خواتین قانون دانوں اور عدالتی خدمات میں آنے والی نوجوان خواتین کے لیے مشعل راہ بنے گی۔ واضح رہے کہ شمال مشرقی ریاستوں سے اعلیٰ عدلیہ میں کئی ممتاز جج خدمات انجام دے چکے ہیں۔

اتر پردیش: کھوڑا میں جمعہ کی نماز میں خلل

ہندوتوا گروپ کی مسلم مخالف نعرے بازی

اتر پردیش کے کھوڑا میں ہندوتوا گروپ کے ذریعے جمعہ کی نماز میں خلل پیدا کیا گیا، ساتھ ہی مسجد کے قریب مسلم مخالف نعرے بازی کی، پولیس کے بھاری تعیناتی کے باوجود مساجد کے باہر ہندو رکشا دل اور دیگر ہندوتوا گروپوں کے کارکنوں کے جمع ہونے کے بعد فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھ گئی۔ اتر پردیش کے علاقے کھوڑا میں جمعہ کو مساجد کے باہر ہندو رکشا دل اور دیگر ہندوتوا گروپوں کے کارکنوں کے جمع ہونے کے بعد فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھ گئی۔ بھاری پولیس فورس کی موجودگی کے باوجود انہوں نے نماز میں خلل ڈالا اور مسلم مخالف نعرے لگائے۔ نمازِ جمعہ کے دوران بڑی تعداد میں مظاہرین مساجد کے قریب جمع ہو گئے، جنہوں نے راستے بلاک کر دیے اور اجتماعی عبادت کو شدید طور پر متاثر کیا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز میں مظاہرین کو ''گولی مارو سالوں کو'' جیسے اشتعال انگیز نعرے لگاتے دیکھا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ پولیس کی طرف سے بڑے پیمانے پر حفاظتی انتظامات کے باوجود یہ ہجوم جمع ہوا۔ بعد ازاں حکام نے علاقے میں بھاری فورس تعینات کی، ڈی سی پی دھوول جیسوال سمیت اعلیٰ افسران کی قیادت میں فلیگ مارچ کیا، اور فرقہ وارانہ فساد کو روکنے کے لیے ڈرون نگرانی بھی کی۔ ان احتجاجی مظاہروں میں ہندو رکشا دل اور راشٹریہ ہنومان دل سمیت کئی دائیں بازو کے گروپوں کے کارکن شریک تھے۔ ہندو مہاسبھا کی لیڈر ریا کنر بھی مظاہرین میں شامل ہوئی اور مقامی مساجد میں اجتماعی نماز روکنے کی کوششوں کی حمایت کی۔ اس نے کہا، ''ہم بھی نماز نہیں ہونے دیں گے۔ اگر وہ ایک دن نماز نہیں پڑھیں گے تو ان کا کچھ نہیں بگڑے گا۔'' اس سے قبل پیر کو ہندو رکشا دل کے ریاستی صدر للت شرما نے اعلان کیا تھا، ''ہم پورے علاقے میں جمعے کی نماز نہیں ہونے دیں گے،'' اور اس نے حامیوں سے مسلمانوں کو نمازِ جمعہ سے روکنے کی اپیل کی، ساتھ ہی ایک مسلم سماج کے خلاف اشتعال انگیز بیانات دیئے۔

۲۰۰ر کروڑ روپے کی ٹھگی معاملہ

ایف آئی آر سے نہیں ڈرتا: سی بی ایس ای پورٹل ہیکر ثنارگا ادھیکاری

نئی دہلی: انیس سالہ اخلاقی ہیکر ثنارگا ادھیکاری نے ہفتہ 6 جون کو آئی اے این ایس سے خصوصی طور پر بات کی اور پورٹل میں مبینہ خامیوں کے بارے میں کہا کہ اسے کمزوریوں کی نشاندہی کرنے میں صرف 20 منٹ لگے۔ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب سی بی ایس ای کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی حفاظت پر تازہ سوالات ابھرے ہیں جب ادھیکاری نے الزام لگایا کہ اے ڈبلیو ایس بالٹی پر محفوظ جوابی شیٹ اور سوالیہ پرچے عوامی طور پر آن لائن قابل رسائی تھے۔ یہ دعویٰ سی بی ایس ای کے آن اسکرین مارکنگ (او ایس ایم) سسٹم کی جاری جانچ پڑتال کے درمیان اور سی بی ایس ای سے منسلک ڈیجیٹل پلیٹ فارمز میں کمزوریوں کے بارے میں ادھیکاری کے انکشافات کے بعد بورڈ کے ٹیکنالوجی ماحولیاتی نظام پر ملک گیر بحث شروع کرنے کے بعد سامنے آیا ہے۔ ثنارگا ادھیکاری نے بھی آئی اے این ایس کے ہیکنگ کے مختلف پہلوؤں، سی بی ایس ای پورٹل میں خامیوں، اس نے سکیورٹی پروٹوکول کی خلاف ورزی، اور کئی دیگر مسائل پر بھی بات کی۔ آئی اے این ایس: آپ اخلاقی ہیکر ہیں۔ آپ کو سی بی ایس ای پورٹل میں بے ضابطگیوں کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟ ثنارگا ادھیکاری: تو، میرا اسکیورٹی ریسرچ اور سبھی میں ایک وسیع پس منظر ہے۔ جب سی بی ایس ای نے اپنا پورٹل شروع کیا اور اپنے سرکلر اور ہر چیز جاری کی تو میں نے گہرائی میں کھودنا شروع کیا۔ مجھے پورٹل کا لنک ملا، اور یہ عوام کے لیے کھلا تھا۔ پورٹل کا لنک ملنے کے بعد، میں نے جانچنا شروع کر دیا کہ میرے پاس پورٹل کے بارے میں کیا معلومات ہیں اور اسے جاسوسی کے لیے استعمال کیا۔ مجھے جاوا اسکرپٹ میں سائٹ کا فرنٹ اینڈ کوڈ ملا، لیکن یہ تقریباً 9,000 لائنوں کا کوڈ تھا۔ لہٰذا، میں نے اس سے گزرنے کے لیے کچھ اے آئی کی مدد سے چلنے والے ٹولز کا استعمال کیا اور پتہ چلا کہ اس میں ماسٹر کوڈ کا پاس ورڈ ہے۔ اس ماسٹر پاس ورڈ کے ساتھ، آپ کسی بھی ایویلیویٹر کے اکاؤنٹ تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں جب تک کہ آپ کے پاس یوزر آئی ڈی ہو۔ میں نے گوگل سرچز اور دیگر ذرائع سے کچھ تشخیص کاروں کی صارف آئی ڈیز حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد، میں ان اکاؤنٹس میں لاگ ان کرنے کے قابل تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں تشخیص کار کے کاغذات تک رسائی حاصل کرنے اور گریڈ ز بنانے کے قابل تھا۔

مختصر مگر اہم خبریں

۱۲۰۰ر مسافروں کو لے جا رہی 'ویشنو دیوی اسپیشل ٹرین' تیز آواز کے ساتھ ۲ر حصوں میں منقسم، ٹل گیا بڑا حادثہ

لدھیانہ سے جیسے ہی ٹرین آگے بڑھنے لگی، اچانک ایک سلیپر کوچ سے زوردار آواز آئی۔ عینی

شاہدین کے مطابق آواز اس قدر تیز تھی کہ مسافروں کو کسی بڑے دھماکہ جیسا اندیشہ ہوا۔ پنجاب کے لدھیانہ ریلوے اسٹیشن پر ہفتہ کے روز ایک بڑا ریل حادثہ ہوتے ہوتے ٹل گیا۔ ماتا ویشنو دیوی کے درشن کے لیے جا رہی تقریباً 1200 مسافروں سے بھری 'نئی دہلی-شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا اسپیشل ٹرین' کا ایک ڈبہ اچانک اپنے ساتھ والے کوچ سے الگ ہو گیا۔ واقعہ کے دوران زوردار آواز سن کر مسافروں میں بھگدڑ اور خوف و ہراس پھیل گیا اور لوگ گھبرا کر ٹرین سے باہر نکل آئے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق نئی دہلی-شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا اسپیشل ٹرین (04081) ہفتہ کی علی الصبح تقریباً 2.30 بجے نئی دہلی سے روانہ ہوئی تھی۔ صبح 8.47 بجے ٹرین لدھیانہ ریلوے اسٹیشن پہنچی۔ یہاں طے شدہ ٹھہراؤ کے بعد جیسے ہی ٹرین آگے بڑھنے لگی، ایک سلیپر کوچ سے اچانک زوردار آواز سنائی دی۔ عینی شاہدین کے مطابق آواز اتنی تیز تھی کہ مسافروں کو کسی بڑے دھماکہ کا اندیشہ ہونے لگا۔ چند لمحوں بعد معلوم ہوا کہ 2 ڈبوں کو آپس میں جوڑنے والا حصہ (کپلر) ٹوٹ گیا ہے، جس کے باعث ایک کوچ الگ ہو گئی۔ اس کے بعد ٹرین میں سوار مسافروں کے درمیان خوف کی فضا قائم ہو گئی۔ حادثہ کے بعد متعدد مسافر اپنے اپنے ڈبوں سے باہر نکل آئے۔ لوگوں نے فوری طور پر ریلوے حکام کو واقعہ کی اطلاع دی۔ کچھ دیر کے لیے اسٹیشن پر افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ تاہم اطمینان کی بات یہ رہی کہ ٹرین کی رفتار انتہائی کم تھی اور وہ ابھی اسٹیشن سے نکل ہی رہی تھی۔ اگر یہی واقعہ ٹرین کے تیز رفتاری سے دوڑنے کے دوران پیش آتا تو صورت حال کہیں زیادہ سنگین ہو سکتی تھی۔ ایسی حالت میں بڑے جانی نقصان اور شدید ٹرین حادثے کے امکانات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اسی وجہ سے اس واقعہ کو ریلوے کے لیے ایک سنجیدہ انتباہ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ریلوے کے اعلیٰ افسران اور مقامی پولیس انتظامیہ موقع پر پہنچ گئی۔ حکام نے متاثرہ کوچ اور ٹرین کے دیگر حصوں کا معائنہ کیا اور تکنیکی جانچ کا عمل شروع کر دیا۔ لدھیانہ کے اے ڈی سی پی سمیر ورما نے موقع پر پہنچ کر صورت حال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے بتایا کہ ابتدائی تحقیقات میں کسی قسم کے دھماکے یا مشتبہ سرگرمی کے شواہد نہیں ملے ہیں۔ سمیر ورما کے مطابق جب ٹرین اسٹیشن سے آگے بڑھ رہی تھی تو 2 کوچوں کو جوڑنے والا کپلر ٹوٹ گیا، جس کے نتیجے میں ایک ڈبہ دوسرے سے الگ ہو گیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ ایک تکنیکی خرابی کا معاملہ ہے اور کسی قسم کا دھماکہ نہیں ہوا۔ حکام کا کہنا ہے کہ واقعہ کی وجوہات کا تفصیلی جائزہ لیا جا رہا ہے اور تکنیکی رپورٹ موصول ہونے کے بعد ہی یہ واضح ہو سکے گا کہ کپلر ٹوٹنے کی اصل وجہ کیا تھی۔ فیروز پور ڈویژن کے ڈویژنل ریلوے منیجر (ڈی آر ایم) سنجیو کمار نے بتایا کہ ریلوے کے ایک کوچ کی اوسط عمر تقریباً 25 سال تصور کی جاتی ہے، جبکہ جس ڈبے سے متعلق یہ واقعہ پیش آیا اس کی عمر تقریباً 15 سال ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب کسی مشینی پرزے میں ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے تو زوردار آواز آنا ایک فطری بات ہے، اس لیے صرف آواز کی بنیاد پر کسی نتیجے پر پہنچنا درست نہیں ہوگا۔ پورے معاملے کی تکنیکی جانچ جاری ہے۔ ڈی آر ایم کے مطابق رپورٹ آنے کے بعد یہ معلوم کیا جائے گا کہ کپلر میں کوئی تکنیکی نقص تھا یا کسی اور وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا۔

کمزور طبقات سے ہو رہی ناانصافی کے خلاف کانگریس کی تحریک ۲۰ر جولائی کو

عمران پرتاپ گڑھی نے کہا کہ جس طرح ملک میں دلتوں، قبائلیوں اور اقلیتوں کے خلاف مظالم ہو رہے ہیں، اس کے خلاف کانگریس کا اقلیتی محکمہ اور درج فہرست ذات محکمہ مل کر تحریک چلائیں گے۔

کانگریس کے درج فہرست ذات محکمہ اور اقلیتی محکمہ کے ذریعہ آج کانگریس صدر دفتر 'اندرا بھون' میں ایک انتہائی اہم اجلاس کا انعقاد ہوا۔ اس اجلاس میں ان دونوں ہی محکموں نے یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کمزور طبقات پر ہو رہے مظالم کے خلاف آواز اٹھانے کا عزم ظاہر کیا۔ 'دلت-مائناریٹی یونٹی میٹنگ' عنوان سے منعقد اس اجلاس سے کانگریس ایس سی ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین ایڈووکیٹ راجندر پال گوتم اور کانگریس اقلیتی ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین عمران پرتاپ گڑھی نے پارٹی عہدیداران و کارکنان سے خطاب کیا۔ اس میٹنگ کے بعد عمران پرتاپ گڑھی اور راجندر پال گوتم نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا، جس میں منعقدہ اجلاس اور آئندہ کے لائحہ عمل سے متعلق جانکاریاں دی گئیں۔ پریس کانفرنس میں عمران پرتاپ گڑھی نے کہا کہ ''آج کی تقریب میں اقلیتی محکمہ اور درج فہرست ذات محکمہ نے کچھ اہم فیصلے لیے ہیں، اور اس میں بہت سے مشورے بھی آئے ہیں۔'' انہوں نے آگے کہا کہ ''جس طرح ملک میں دلتوں، قبائلیوں اور اقلیتوں کے خلاف مظالم ہو رہے ہیں، اس کے خلاف دونوں محکمے مل کر تحریک چلائیں گے۔ ہماری یہ تحریک 20 جولائی 2026 کو جنتر منتر پر ہوگی، جس میں ہم الگ الگ طبقات کے ساتھ ہو رہی ناانصافیوں کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔'' ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ ''جون ماہ کے تیسرے ہفتے میں اقلیتی محکمہ اور درج فہرست ذات محکمہ کی قومی و ریاستی ایڈوائزری کونسل اتر پردیش واقع لکھنؤ میں ایک مشترکہ تقریب منعقد کرے گی۔'' میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے عمران پرتاپ گڑھی نے آئندہ کے منصوبوں کی جانکاری بھی دی۔ انہوں نے کہا کہ ''کانگریس پارٹی کے اقلیتی محکمہ اور ایس سی محکمہ کی طرف سے اس مہم کو ملک کی سبھی ریاستوں تک لے جایا جائے گا۔ جہاں بھی اس طرح کے استحصال اور ناانصافی کے معاملے سامنے آئیں گے، وہاں ہم مشترکہ طور سے متاثرین کے ساتھ کھڑے رہیں گے اور ہر ممکن مدد کریں گے۔'' انھوں نے مزید بتایا کہ ''ہمارا مقصد یہ ہے کہ سماج کے محروم اور کمزور طبقات کے من میں یہ بھروسہ بنا رہے کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے آئین میں سبھی کو انصاف اور یکساں حقوق ملتے ہیں۔ اسی مقصد کے ساتھ ہم 20 جولائی کو دہلی کے جنتر منتر پر ایک عظیم الشان مظاہرہ کریں گے۔'' عمران پرتاپ گڑھی سے قبل کانگریس ایس سی ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین راجندر پال گوتم نے میڈیا اہلکاروں سے خطاب کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''آج پورے ملک کے اندر دلتوں، قبائلیوں، اقلیتوں اور پسماندہ طبقات کے ساتھ لگاتار ظلم ہو رہا ہے۔ ظلم اس حد تک ہے کہ تھانہ اور عدالت میں بھی ذات اور مذہب کی بنیاد پر امتیاز ہوتا ہے، جبکہ آئین میں کسی بھی شخص کے ساتھ ذات و مذہب کی بنیاد پر تفریق نہ کرنے کی بات کہی گئی ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''آج یہ فیصلہ لیا گیا ہے کہ کانگریس کے ایس سی ڈپارٹمنٹ اور مائناریٹی ڈپارٹمنٹ مشترکہ طور سے محروم و کمزور طبقات کی جنگ لڑیں گے۔ اس مہم کے تحت اجلاس صرف قومی سطح پر ہی نہیں بلکہ ریاستی، ضلعی اور بلاک سطح پر بھی منعقد کیے جائیں گے۔'' اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے ایڈووکیٹ راجندر پال گوتم نے کہا کہ ''آئندہ اجلاس میں ہم اقلیتی محکمہ اور درج فہرست ذات محکمہ کے ساتھ قبائلی محکمہ کو بھی جوڑیں گے۔''

ممبئی رابطہ
MUMBAIRAABTA

لیڈروں کے خرید وفروخت سے ناراض

سپریا سولے نے اس پر روک کیلئے بل لانے کا کیا اعلان

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) سپریا سولے نے کہا کہ ''میں انتخابی عمل میں ڈھانچہ جاتی تبدیلیوں کے لیے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کروں گی۔ سرپنچ سے لے کر لوک سبھا تک تمام انتخابات شفاف ہونے چاہئیں۔'' نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے ہفتہ (6 جون) کو کہا کہ وہ پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کریں گی، جس میں ان انتخابات میں مزید شفافیت لانے کا مطالبہ کیا جائے گا جہاں خرید و فروخت کے الزامات لگتے ہیں۔ ان کا یہ بیان مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے انتخابات سے قبل امیدواروں کو لالچ دینے اور دباؤ ڈالنے کے الزامات کے درمیان سامنے آیا ہے۔ سپریا سولے نے کہا کہ یا تو موجودہ شکل میں ایسے انتخابات بند کر دیے جانے چاہئیں یا پھر ان میں 'اوپن ووٹنگ' کا نظام نافذ کیا جانا چاہئے۔ ایک پروگرام کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''میں انتخابی عمل میں ڈھانچہ جاتی تبدیلیوں کے لیے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کروں گی۔ انتخابات میں خرید و فروخت کے الزامات بند ہونے چاہئیں۔ سرپنچ سے لے کر

لوک سبھا تک تمام انتخابات شفاف ہونے چاہئیں۔'' واضح رہے کہ 18 جون کو ہونے والے قانون ساز کونسل کی 16 سیٹوں کے انتخاب سے قبل مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کے کچھ امیدواروں نے اپنے نام واپس لے لیے تھے۔ سپریا سولے نے اس فیصلے کی حمایت کی۔ انہوں نے کہا کہ ''تمام اتحادی جماعتوں کے لیڈران سے بات چیت کے بعد یہ فیصلہ اجتماعی طور پر لیا گیا تھا۔ خرید وفروخت کے خدشات کو لے کر بڑے پیمانے پر تشویش پائی جا رہی تھی۔ ہر جگہ خرید و فروخت کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ ''اس فیصلے سے قبل ہوئی میٹنگوں میں این سی پی (شرد پوار)، کانگریس اور شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے رہنما موجود تھے۔'' امیدواروں کے نام واپس لینے پر ہونے والی تنقید کے جواب میں سپریا سولے نے کہا کہ ''ہر علاقے کی سیاسی صورتحال مختلف ہوتی ہے۔'' انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا سیاسی پارٹیوں کو خرید وفروخت کی سیاست کی اجازت دی جانی چاہیے؟ انتخابی اصلاحات کے اپنے منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے بارامتی سے رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے کہا کہ ''ایک شہری اور عوامی نمائندے کی حیثیت سے میں یہ بل پیش کروں گی۔ ایسے انتخابات میں خرید و فروخت کے الزامات کا سلسلہ بند ہونا چاہیے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ جمہوری اداروں کو مضبوط بنانے اور سیاسی عمل پر عوام کا اعتماد بحال کرنے کے لیے انتخابی نظام میں زیادہ شفافیت ضروری ہے۔ رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے یہ بھی تصدیق کی کہ ان کی پارٹی 8 جون کو ہونے والی 'انڈیا بلاک' کی میٹنگ میں شرکت کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینو گوپال نے انہیں ذاتی طور پر اس اجلاس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ سپریا سولے نے الزام عائد کیا کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی)، سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) اور محکمۂ انکم ٹیکس جیسی مرکزی ایجنسیوں کا استعمال اپوزیشن جماعتوں کے خلاف کیا جا رہا ہے۔

بی جے پی لیڈر نونیت رانا کی سنیترا پوار سے ملاقات

کیا نونیت رانا کو این سی پی کوٹہ سے راجیہ سبھا بھیجنے کی تیاری، چھگن بھجبل کی بھی راجیہ سبھا کی امیدواری میں دلچسپی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) بی جے پی لیڈر نونیت رانا کی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی صدر سنیترا اپوار سے ملاقات نے سیاسی حلقوں میں نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ چہ میگوئیاں شروع ہے کہ یہ میٹنگ راجیہ سبھا کی نشست سے متعلق غور وخوص کے بارے میں ہوئی تھی جو سنیترا اپوار کے بطور رکن پارلیمنٹ استعفیٰ دینے سے خالی ہوئی تھی۔ وکرم کاکڑے، جو پارٹی سے باہر ہیں، قانون ساز کونسل کے پونے لوکل اتھارٹی حلقہ کے لیے نامزدگی دیے جانے کے بعد، نونیت رانا، جواب بی جے پی میں

شامل ہو چکے ہیں انہیں راجیہ سبھا میں بھیجنے کی تیاری کی جارہی ہے، اس بحث سے این سی پی میں کئی سینئر لیڈروں میں ناراضگی ہے۔ راجیہ سبھا سیٹ: چھگن بھجبل کو دلچسپی: پارٹی کے سینئر لیڈر چھگن بھجبل راجیہ سبھا کی اس سیٹ کے لیے دلچسپی رکھتے ہیں۔ تاہم نونیت رانا کے نام کی بحث شروع ہونے کے بعد یہ کھلی بحث شروع ہوگئی ہے کہ پارٹی میں فیصلہ سازی کے عمل پر رکن پارلیمنٹ پارتھ پوار کے گروپ کا اثر بڑھ گیا ہے۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ پرفل پٹیل کا نام قومی ایگزیکٹو صدر کے عہدے سے ہٹائے جانے کے بعد پارٹی میں زیادہ سرگرم نہیں ہیں۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ سنیل ٹکرے بھی ناراض ہیں اور پارٹی میں ناراض لیڈروں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس راجیہ سبھا سیٹ کے لیے پرچہ نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ 8 جون ہے، اس لیے پارٹی میں مختلف لیڈروں نے اس سیٹ کے لیے لابنگ شروع کردی ہے اور نامزدگی حاصل کرنے کی کوششیں تیزی سے جاری ہیں۔ آخر سیاسی حلقوں کی توجہ اس بات پر ہے کہ پارٹی کو امیدواری دے گی۔ نونیت رانا، جو 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی حمایت سے آزاد امیدوار کے طور پر منتخب ہوئے تھے، 2024 میں بی جے پی میں شامل ہوگئی تھیں۔ تاہم لوک سبھا انتخابات میں ان کی شکست کے بعد ان کی سیاسی بحالی کے بارے میں چرچے جاری ہیں۔ اس لئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انھوں نے حال ہی میں بی جے پی کے کچھ سینئر لیڈروں سے رابطہ کیا ہے۔ تاہم، یہ معلوم ہے کہ انہیں ان سے رابطہ کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا کیونکہ خالی راجیہ سبھا سیٹ این سی پی کوٹہ میں ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ اس کے بعد ہی انہوں سنیترا اپوار سے ملاقات کی ہو۔ راجیہ سبھا کی 24 خالی نشستوں اور ضمنی انتخابات کے لیے انتخابات کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں آندھرا پردیش، گجرات اور کرناٹک سے 4-4، راجستھان اور مدھیہ پردیش سے 3-3، جھارکھنڈ سے 2 اور منی پور، میگھالیہ، اروناچل پردیش اور میزورم سے ایک ایک شامل ہے۔ اس کے علاوہ مہاراشٹرا اور تمل ناڈو سے ایک ایک سیٹ کے لیے ضمنی انتخابات بھی اسی دن ہوں گے۔ ووٹنگ 18 جون کو ہوگی اور اسی دن نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔ دریں اثنا، ایک اہم پیش رفت ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ سابق ایم پی نونیت رانا راجیہ سبھا کی نامزدگی حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے کوٹے سے راجیہ سبھا کی نامزدگی کا اعلان جلد کیا جائے گا۔ اس کے لیے نونیت رانا نے بدھ کو سنیترا اپوار اور پارتھ پوار سے ملاقات کی۔ کل، وزیر اعلی دیویندر فڑنویس سے بھی نونیت رانا اور روی رانا نے ملاقات کی۔ اس لیے یہ بات کہی جارہی ہے کہ نونیت رانا کو این سی پی کوٹہ کی سیٹ پر نامزد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

مرلتائی گور فلائی اوور کی توسیع سے

قیمتی وقت اور ایندھن کی بچت: میئر ریتو تاوڑے

ممبئی :(اسٹاف رپورٹر) ممبئی مرلتائی گورفلائی اوور کے توسیعی کام کا افتتاح میئر ریتو تاوڑے اور ڈپٹی میئر سنجے گاڈی کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ سوامی وویکانند مارگ کے اردگرد ٹریفک کی بھیڑ کا ازالہ کیا جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ گورگاؤں میں مرلتائی گورفلائی اوور کی توسیع مکمل ہوگئی ہے اور یہ مرحلہ آج 6 جون 2026 کی شام سے شہریوں کی خدمت کے لیے کھولا جارہا ہے۔ اس پل کی وجہ سے پہلے 15 منٹ کا سفری وقت اب کم ہوکر 10 منٹ رہ جائے گا۔ اس سے وقت کے ساتھ ساتھ ایندھن کی بھی بچت ہوگی۔ ممبئی والے اپنے اہل خانہ کے ساتھ سفر میں بچا ہوا قیمتی وقت گزار سکیں گے۔ ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ پل کی توسیع کے ساتھ ہی اس کی شکل بدل گئی ہے۔ مرلتائی گور فلائی اوور کو رام مندر مارگ سے گورگاؤں (مغربی) میں ریلیف روڈ تک بڑھا دیا گیا ہے۔ اس توسیع کے پہلے مرحلے کا افتتاح آج (6 جون 2026) صبح ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے اور ڈپٹی میئر سنجے گاڈی کے ہاتھوں سے کیا گیا۔ اس افتتاحی تقریب میں مقامی ایم ایل اے ودیا ٹھاکر، مقامی ایم ایل اے ہارون خان، ایم ایل اے امیت ساٹم مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ اس کے علاوہ اپوزیشن لیڈر کشوری پیڈنیکر، امپروومنٹ کمیٹی کی چیرپرسن سندھیا دوشی (ساکرے)، پی ساؤتھ وارڈ کمیٹی کی چیرپرسن سری کلاپلے، قانونی کمیٹی کی چیرپرسن دکشا کرکر، مقامی کارپوریٹر سندیپ پٹیل، مقامی کارپوریٹر جیولر جی، ایم ایس جی کی نمایاں موجودگی تھی۔ کارپوریٹر ورشا ٹیمباولکر، کارپوریٹر وکرم راجپوت، کارپوریٹر ہرش پٹیل، کارپوریٹر لکشمی بھاٹیہ، کارپوریٹر صبا ہارون خان موجود تھیں۔ اس کے ساتھ ہی ڈپٹی کمشنر (انفراسٹرکچر) گریش نکم، ڈپٹی کمشنر (زون 4) ڈاکٹر بھاگیہ شری کاپسے، اسسٹنٹ کمشنر انیرودھا کلکرنی، اسسٹنٹ کمشنر چکرپانی آلے، چیف انجینئر (برجز) مسٹر راجیش موولے اور مختلف افسران

اس موقع پر موجود تھے۔ اس موقع پر میئر ریتو تاوڑے نے کہا کہ اس فلائی اوور کا نام محترمہ مرلتائی گور کے نام پر رکھا گیا ہے، جنہوں نے اپنی زندگی بھر ممبئی کے لوگوں کے حقوق کے لیے پانی کیلئے جدوجہد کی، ممبئی والوں کے سفر کو مزید آرام دہ بنانے کے لیے اس کو وسعت دی گئی ہے۔ اس توسیعی کام میں مختلف وجوہات اور چیلنجز کی وجہ سے تاخیر ہوئی۔ تاہم اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مستقبل میں کسی بھی پروجیکٹ کے کام میں تاخیر نہ ہو۔ یہاں تک کہ اگر کسی کام میں تاخیر ہوتی ہے، کسی بھی صورت میں ٹینڈر میں توسیع یا تبدیلی کی اجازت نہیں دی جائے گی، پروجیکٹ کو طے شدہ قیمت کے اندر مکمل کرنا ہوگا، تاکہ ٹیکس دہندگان کے پیسے کا کوئی غیر ضروری خرچ نہ ہو۔

شیوسینکوں کو ووٹر لسٹ مہم میں مشغول ہونا چاہئے

صرف کام کرنے والوں کو ہی تنظیم میں عزت ملے گی: ڈاکٹر شریکانت شندے

چالیسگاؤں، املنیر ضلع جالگاؤں: ریاست میں 24 سال بعد ووٹر لسٹوں کی جامع نظرثانی کا عمل جاری ہے۔ اس مہم سے جعلی ووٹروں کے ناموں کو ہٹایا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ہمارے حامیوں کے نام ووٹر لسٹ میں موجود ہوں۔ اس کے لیے پارٹی کے بی ایل اے اور کوآرڈینیٹرز کو اگلے تین ماہ تک انتہائی چوکسی اور سنجیدگی سے کام کرنا ہوگا۔ یہ ہدایات شیوسینا پارلیمانی پارٹی کے لیڈر اور رکن اسمبلی ڈاکٹر شریکانت شندے نے چالیسگاؤں اور امل نیر میں منعقدہ عہدیداروں کی میٹنگ میں دیں۔ ایم پی ڈاکٹر شری کانت شندے، جنہوں نے اپنے شیوسمواد دورے کے ایک حصے کے طور پر خاندیش کا دورہ کیا، جالگاؤں ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں دن بھر جائزہ میٹنگیں کیں۔ ان میٹنگوں میں ایم پی ملند دیورا، وزیر گلاب راؤ پاٹل، جالگاؤں رابطہ چیف ایم ایل اے دلیپ لانڈے، ایم ایل اے کشور پا پاٹل، ایم ایل اے امول پاٹل، ایم ایل اے چندرکانت سوناونے، ایم ایل اے چندرکانت پاٹل، شیوسینا کے سکریٹری بھاؤ صاحب چودھری، ریاستی تنظیم کے سربراہ اور سابق ایم پی آنند پرانجاپے، سابق ایم ایل اے شریش چودھے، سابق ایم پی اور ضلع کے اہم عہدیداران موجود تھے۔ چالیسگاؤں میں پچورا، ایرنڈول اور چالیسگاؤں اسمبلی حلقوں کے جائزہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شیوسینا پارلیمانی پارٹی کے لیڈر اور رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر شری کانت شندے نے کہا کہ ریاست میں 24 سال کے بعد ووٹر لسٹ کی جامع نظرثانی کا کام جاری ہے۔ 30 جون سے گھر گھر ووٹر لسٹ کی

تصدیق شروع ہو جائے گی، اس لیے BLAs اور کوآرڈینیٹرز کو BLOs کے کام کی نگرانی کرنی چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تمام کارکنوں کو اگلے تین ماہ کے لیے SIR مہم پر پوری تندہی سے کام کرنا چاہیے۔ ڈاکٹر شری کانت شندے نے کہا کہ شیوسینا میں عہدے صرف کام کرنے والوں کے لیے ہیں۔ اس فلسفے کو مدنظر رکھتے ہوئے، جیوتی تائی واگھمارے، جو ایک عاجزانہ پس منظر سے آتے ہیں، راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہوئے، اور کسان لیڈر بچو کڈو کو قانون ساز کونسل میں نشست دی گئی۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ادارے میں آئندہ تقرریاں سفارش کی نہیں کارکردگی کی بنیاد پر ہو گی۔ انہوں نے کارکنوں سے اتحاد اور تنظیم کو مضبوط کرنے پر زور دیا اور یقین ظاہر کیا کہ شیوسینا کا زعفرانی پرچم چالیس گاؤں میں بھی مضبوطی سے لہراتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ انمیش پاٹل کے شیوسینا میں شامل ہونے سے چالیسگاؤں علاقے میں پارٹی مزید مضبوط ہوئی ہے۔ املنیر میں ایک جائزہ میٹنگ میں، جس میں چوپڑا، جالگاؤں دیہی، اور املنیر اسمبلی حلقوں کا احاطہ کیا گیا، ڈاکٹر شندے نے BLA-1 اور BLA-2 کے کام کی نگرانی کے لیے کوآرڈینیٹر مقرر کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے زور دیا کہ ووٹر لسٹ سے کسی بھی حامی کا نام غائب ہو تو فوری طور پر اس کا ازالہ کیا جائے اور جالگاؤں ضلع میں شیوسینا کا غلبہ برقرار رکھنے کے لیے سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔

۴/ افراد کی موت کا معاملہ:

فورینسک جانچ میں کسی بھی قسم کا زہریلا مادہ نہیں ملا

پائیدھونی میں میاں بیوی اور دو بیٹیوں کی پراسرار موت ہنوز معمہ ہے۔ تربوز کھانے سے موت نہ ہونے کی تصدیق کے بعد ایک مخصوص قسم کے زہر سے موت ہونے کی قیاس آرائیوں کے درمیان متاثرین کے گھر تربوز کاٹنے کے لئے استعمال ہونے والے چاقو، پلاؤ، کھانے کی پلیٹ کے علاوہ چوہے مارنے کی دوا اور دیگر مسالوں کو فورینسک جانچ کے لئے بھیجا گیا تھا لیکن حیرت انگیز طور پر ان میں بھی کسی بھی قسم کے زہریلے ذرات نہیں پائے گئے ہیں ۔ پائیدھونی میں میاں بیوی اور دو بیٹیوں کی پراسرار موت ہنوز معمہ ہے۔ تربوز کھانے سے موت نہ ہونے کی تصدیق کے بعد ایک مخصوص قسم کے زہر سے موت ہونے کی قیاس آرائیوں کے درمیان متاثرین کے گھر تربوز کاٹنے کے لئے استعمال ہونے والے چاقو، پلاؤ، کھانے کی پلیٹ کے علاوہ چوہے مارنے کی دوا اور دیگر مسالوں کو فورینسک جانچ کے لئے بھیجا گیا تھا لیکن حیرت انگیز طور پر ان میں بھی کسی بھی قسم کے زہریلے ذرات نہیں پائے گئے ہیں۔ فورینسک رپورٹ کے موصول ہونے کے بعد موت سے متعلق کچھ واضح نہیں ہوا۔ واضح رہے کہ پائیدھونی میں رہنے والے عبداللہ ڈوکاڈیا، ان کی بیوی نسرین اور دو بیٹیاں عائشہ اور زینب کی ۲۶/ اپریل کو قے اور دست کی شکایت کے بعد اسپتال میں علاج کے دوران موت ہوگئی تھی۔ اس پراسرار موت پر ابتداء میں تربوز کھانے سے موت ہونے کی افواہ گشت کرتی رہی۔ اسی دوران اپنے رشتہ داروں کے ساتھ گھر پر پلاؤ کھانے اور اس میں یا کسی کھانے کی اشیاء میں ممکنہ طور پر زہر موجود ہونے کی قیاس آرائیاں کی جاتی رہیں۔ پائیدھونی مغل بلڈنگ میں رہنے والے متاثرہ خاندان کی موت سے متعلق حالیہ فورینسک رپورٹ کے منفی آنے پر مزید انتظار کرنا ہوگا۔ پولیس نے بتایا کہ ابھی اس معاملے میں جانچ کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک سینئر آفیسر نے اب بھی خودکشی یا قتل کے زاویہ سے تفتیش جاری ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ متاثرہ خاندان کی سب سے چھوٹی بیٹی زینب کی پوسٹ مارٹم رپورٹ اب بھی موصول نہیں ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ متاثرین کے فون کی تجزیاتی رپورٹ بھی موصول نہیں ہوسکی ہے۔ حتیٰ کہ چوہے مارنے کی دوا جس کی فورینسک جانچ کرائی گئی تھی کھانے کی چیزوں میں اس کے ذرات نہیں ملے ہیں۔ اس کے علاوہ گھر کے سرپرست کے مالی ٹرانزکشن کی بھی جانچ جاری ہے لیکن اب تک قتل کے شبہ سے متعلق یا اجتماعی خودکشی یا کسی قسم کے زہر کی ملاوٹ کے سبب موت ہونے کا کوئی واضح ثبوت نہیں مل سکا ہے۔

مالیگاؤں میں بجلی کمپنی کی سنگین لاپرواہی نے ایک اور گھر اجاڑ دیا

نوجوان جاں بحق، معصوم بچہ زخمی، عوام میں شدید غم و غصہ

مالیگاؤں: (نامہ نگار) ایک بار پھر بجلی کمپنی کی سنگین غفلت اور ناقابلِ معافی لاپرواہی نے ایک ہنستا بستا گھر ماتم کدے میں تبدیل کردیا۔ خطرناک اور خستہ حال بجلی لائنوں نے ایک نوجوان کی جان لے لی جبکہ ایک معصوم بچہ شدید زخمی ہوگیا۔ اس المناک حادثے کے بعد پورا علاقہ سوگ میں ڈوب گیا ہے، ہر آنکھ اشکبار ہے اور ہر زبان پر ایک ہی سوال ہے کہ آخر کب تک عوام کی جانوں کے ساتھ یہ خطرناک کھیل کھیلا جاتا رہے گا؟ علاقہ مکینوں کے مطابق برسوں سے بجلی کے جھکتے ہوئے کھمبے، لٹکتی تاریں اور خستہ حال لائنیں حادثات کو دعوت دے رہی تھیں۔ متعدد مرتبہ شکایات درج کرائی گئیں، درخواستیں دی گئیں، منت سماجت کی گئی، مگر بجلی کمپنی کے ذمہ داران نے ہمیشہ روایتی بے حسی کا مظاہرہ کیا۔ عوامی تحفظ کو نظر انداز کیا گیا، انسانی جانوں کی اہمیت کو فراموش کردیا گیا اور نتیجتاً ایک اور قیمتی جان اس غفلت کی بھینٹ چڑھ گئی۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ حادثے کے بعد منظر انتہائی دلخراش تھا۔ جاں بحق نوجوان کے اہل خانہ پر گویا قیامت ٹوٹ پڑی۔ گھر میں کہرام مچ گیا، رونے اور بین کرنے کی آوازوں نے فضا کو سوگوار بنادیا۔ والدین غم سے نڈھال ہوگئے جبکہ دیگر اہل خانہ پر سکتہ طاری ہوگیا۔ وہ نوجوان جو اپنے خاندان کی امیدوں کا مرکز تھا، جو اپنے گھر والوں کے روشن

مستقبل کے خواب دیکھ رہا تھا، پل بھر میں ہمیشہ کے لیے خاموش ہوگیا۔ دوسری جانب زخمی بچہ زندگی اور موت کی کشمکش سے گزر رہا ہے اور اس کے اہل خانہ شدید ذہنی اذیت کا شکار ہیں۔ عوام کا کہنا ہے کہ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں بلکہ بجلی کمپنی کی مسلسل غفلت کی ایک اور خونچکاں داستان ہے۔ لوگوں کے مطابق اب تک درجنوں افراد انہی خستہ حال لائنوں اور ناقص نظام کے باعث اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جبکہ متعدد افراد زخمی اور مستقل معذوری کا شکار ہو چکے ہیں۔ ہر حادثے کے بعد تحقیقات، کارروائی اور اصلاحات کے دعوے کیے جاتے ہیں مگر وقت گزرنے کے ساتھ سب کچھ فائلوں میں دفن ہوجاتا ہے اور عوام کو پھر اسی خطرناک صورتحال کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ سماجی رہنما خالد حاجی نے واقعے پر شدید دکھ اور غصے کا اظہار کرتے ہوئے بجلی کمپنی کو سخت الفاظ میں تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر متعلقہ حکام اپنی ذمہ داریاں دیانتداری سے ادا کرتے تو آج ایک نوجوان زندہ ہوتا اور ایک معصوم بچہ اسپتال کے بستر پر نہ ہوتا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ خاندان کو فوری اور معقول معاوضہ دیا جائے، زخمی بچے کے علاج کے تمام اخراجات بجلی کمپنی برداشت کرے اور علاقے کی تمام خستہ حال بجلی لائنوں اور کھمبوں کو ہنگامی بنیادوں پر تبدیل کیا جائے۔

امریکہ میں بھارتی قومی پرچم کی

بے حرمتی انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہے: رضا اکیڈمی

رضا اکیڈمی کے صدر الحاج محمد سعید نوری نے امریکہ کی ریاست Texas کے شہر Frisco میں بھارتی قومی پرچم کی بے حرمتی کے واقعہ کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی بھی ملک کا قومی پرچم اس کی خودمختاری، وقار اور قومی یکجہتی کی علامت ہوتا ہے۔ اختلافِ رائے یا احتجاج کے نام پر قومی پرچم کی توہین ہرگز قابل قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت مختلف مذاہب، ثقافتوں اور زبانوں کا گہوارہ ہے اور بھارتی پرچم ملک کے 140 کروڑ سے زائد شہریوں کے اتحاد اور قومی تشخص کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس لیے اس کی بے حرمتی نہ صرف بھارتی عوام کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے بلکہ عالمی سطح پر احترام باہمی اور تہذیبی رواداری کے اصولوں کے بھی خلاف ہے۔ الحاج محمد سعید نوری نے امریکی حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ اس واقعہ کا سنجیدگی سے نوٹس لیں اور ایسے عناصر کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کریں جو نفرت اور اشتعال انگیزی کو فروغ دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کو آج امن، بھائی چارے اور باہمی احترام کی ضرورت ہے، نہ کہ ایسے اقدامات کی جو قوموں اور معاشروں کے درمیان دوریاں پیدا کریں۔ انہوں نے ہندوستانی عوام اور بالخصوص بیرونِ ملک مقیم بھارتی شہریوں سے اپیل کی کہ وہ اس طرح کے اشتعال انگیز واقعات کے جواب میں صبر، حکمت اور قانونی راستہ اختیار کریں اور قومی اتحاد و یکجہتی کو مزید مضبوط بنائیں۔

چرچ گیٹ ریلوے اسٹیشن پر مسافروں کیلئے ملک کی پہلی لائبریری کا قیام

چرچ گیٹ ریلوے اسٹیشن پر مسافروں کے لئے ملک کی پہلی مفت لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ ویسٹرن ریلوے نے اسے 'پروجیکٹ ممبئی' کے تعاون سے شروع کیا ہے جبکہ اس میں لارسن اینڈ ٹوبرو کی بھی شراکت ہے۔ اسے 'لائبریری جنکشن' کا نام دیا گیا ہے۔ عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر ۵/ جون جمعہ کو اس کا افتتاح سابق افریقی کپتان اے بی ڈی ویلیئرز نے کیا۔ یہ 'پروجیکٹ ممبئی' کے ''ریڈ ممبئی'' کا حصہ ہے۔ اس کا بنیادی مقصد مطالعے کے کلچر کو فروغ دینا ہے اور یہ کمیونٹی کی شرکت کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک اختراعی قدم ہے۔ اس موقع پر ڈویژنل ریلوے منیجر پنکج سنگھ اور پروجیکٹ ممبئی کے سی ای او اور بانی ششیر جوشی موجود تھے۔ افتتاحی تقریب چرچ گیٹ اسٹیشن کے شمالی کنکورس ایریا میں منعقد کی گئی۔ اس اقدام کا مقصد مسافروں اور شہریوں کو کتابوں تک آسان رسائی فراہم کرنا اور ان میں پڑھنے کی عادت کو فروغ دینا ہے۔ یہ اقدام اب ممبئی کے مصروف ترین ریلوے اسٹیشنوں میں سے ایک چرچ گیٹ پر مسافروں کو یومیہ سفر کے دوران کتابوں سے دوبارہ رابطے کا موقع فراہم کرے گا۔ اس لائبریری میں مختلف موضوعات پر مشتمل مزاحیہ، بچوں کی کہانیاں، افسانہ، خودنوشت، یوگا اور میگزین جیسے نیشنل جیوگرافک وغیرہ کتابیں شامل ہیں۔ اس لائبریری میں مجموعی طور پر ۱۲۰۰/ کتابیں ہیں۔ یہاں ایک لائبریرین روزانہ صبح ۸/ بجے سے شام ۸/ بجے تک مسافروں اور قارئین کی مدد کے لئے دستیاب ہوگا۔ اس لائبریری سے مسافروں کو کتابیں لینے اور جاری ہونے کے دو ہفتوں کے اندر واپس کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس سے مطالعے کے عمل کو مزید قابل رسائی، آسان اور حوصلہ افزا بنایا جا سکتا ہے۔ اس لائبریری کے لئے عروس البلاد کے شہریوں، کمیونٹیز اور اسکولوں کی طرف سے کتابیں عطیہ کی گئی ہیں۔ شہری بھی کتابیں عطیہ کرکے اس اقدام میں اپنا حصہ شامل کر سکتے ہیں اور موجود کتابوں کے ذخیرے کو بڑھانے میں معاون ہو سکتے ہیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

ماحول کا تحفظ ایمانی فریضہ ہے: قرآن وحدیث کی تنبیہ، ناگپور سے عمل کی اپیل

عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر جماعت اسلامی ہند ناگپور کے ناظم شہر ڈاکٹر خواجہ اظہار احمد نے جامع مسجد مرکز اسلامی، جعفر نگر ٹیچرس کالونی میں خطبہ جمعہ سے قبل خصوصی خطاب کیا

ناگپور: عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر جماعت اسلامی ہند ناگپور کے ناظم شہر ڈاکٹر خواجہ اظہار احمد نے جامع مسجد مرکز اسلامی، جعفر نگر ٹیچرس کالونی میں خطبہ جمعہ سے قبل خصوصی خطاب کیا۔ ڈاکٹر اظہار نے کہا کہ ''ماحول کے تحفظ میں اگر ہمت وحوصلہ ہو تو تبدیلی ممکن ہے۔ ڈاکٹر اظہار نے سورۃ الروم کی آیت 30:41 کی روشنی میں فرمایا: ''ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ یعنی'' خشکی اور تری میں فساد برپا ہوگیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے۔ آج ہوا، پانی اور زمین میں جو بگاڑ نظر آرہا ہے، وہ ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قرآن انسان کو فضول خرچی سے روکتا ہے اور وسائل کے دانشمندانہ استعمال کا حکم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سورۃ الانعام آیت 141 میں ارشاد ہے: ''وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ'' یعنی'' اور اسراف نہ کرو، بے شک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ'' اگر قیامت قائم ہو رہی ہو اور تمہارے ہاتھ میں ایک پودا ہو تو اسے لگادو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتی نہر کے کنارے وضو کرتے ہوئے بھی پانی ضائع کرنے سے منع فرمایا۔ اسلام ہمیں قدرتی وسائل کے استعمال میں انتہائی احتیاط اور کفایت شعاری کی تعلیم دیتا ہے۔ شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر اظہار نے بتایا کہ ایمیزون کے برساتی جنگلات کا تقریباً 17 فیصد حصہ تباہ ہو چکا ہے۔ یہ رقبہ فرانس اور جرمنی کے مجموعی رقبے کے برابر ہے، یعنی تقریباً 9 لاکھ مربع کلومیٹر۔ عالمی سطح پر جنگلات کی کٹائی سے فضا میں 11 فیصد کاربن کا اضافہ ہورہا ہے۔ جو جنگلات کاربن جذب کرتے تھے، اب خود کاربن خارج کررہے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ درختوں کی کٹائی سے زرخیز مٹی کٹ کر ندی نالوں میں جمع ہورہی ہے۔ اس سے ندیاں بھر رہی ہیں اور تمام آبی ذخائر میں آبی ناگ پھیل رہی ہے۔ مٹی اور دریاؤں پر اس کے منفی اثرات نمایاں ہیں۔ ڈاکٹر اظہار نے کہا کہ دنیا سالانہ 40 کروڑ ٹن پلاسٹک کا کچرا پیدا کررہی ہے۔ اس سے سمندری حیات کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ زہریلی گیسیں صحت خراب کررہی ہیں اور شور کی آلودگی ذہنی وجسمانی صحت پر برا اثر ڈال رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک فرد بھی ماحول بچانے میں بڑا کردار ادا کرسکتا ہے۔ گورا دیوی نے چپکو تحریک شروع کی اور ضلع الور کے لوگوں نے سوکھے ہوئے دریائے اروری کو دوبارہ زندہ کردیا۔ یہ مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ ہمت وحوصلہ ہو تو تبدیلی ممکن ہے۔ ڈاکٹر اظہار نے کہا کہ ناگپور بھی انہی مسائل سے دوچار ہے۔ درختوں کی کمی، بڑھتی گرمی، آلودہ ندیاں اور پلاسٹک کا کچرا۔ اس لیے ہمیں مل کر ان مسائل کو حل کرنا ہوگا۔ انہوں نے زور دیکر کہا کہ یہ سمجھنا ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے کہ یہ ذمہ داری اتنی ہی ہماری ہے جتنی حکومت کی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ ماہرِ بحری حیاتیات ریچل کارسن نے 1962 میں اپنی کتاب سائلینٹ سپرنگ'' میں اوزون کی تہہ اور آلودگی کے مسائل سے خبردار کیا تھا۔ افسوس کہ بحیثیت ایک سماج کے روپ میں ہم نے اسے سنجیدگی سے لینے کے بجائے نظر انداز کردیا۔ اب وقت آگیا ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں عمل کریں اور اپنے کرۂ ارض کو بچائیں۔ خطاب کے موقع پر خواتین کی بڑی تعداد موجود تھی۔

یورپی یونین: غزہ فلوٹیلا کارکنوں کے ساتھ بدسلوکی، بین گوئیر پر پابندی زیر غور

یورپی یونین نے غزہ فلوٹیلا کارکنوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے والے شدت پسند اسرائیلی وزیر بین گوئیر پر پابندی عائد کرنے پر غور کرنا شروع کردیا ہے

یورپی یونین نے غزہ فلوٹیلا کارکنوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے والے شدت پسند اسرائیلی وزیر بین گوئیر پر پابندی عائد کرنے پر غور کرنا شروع کردیا ہے، اس کے علاوہ فرانس نے بھی بین گوئیر کے وحشیانہ سلوک پر جنگی جرائم اور تشدد کی تحقیقات کا آغاز کردیا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق، یورپی یونین کے حکام نے اسرائیلی وزیر اتمار بین گوئیر کے خلاف ممکنہ پابندیوں پر ابتدائی سطح پر بات چیت شروع کردی ہے۔ یہ اقدام حراست میں لیے گئے غزہ میں امدادی سامان پہنچانے کی کوشش کرنے والے کارکنوں کے ساتھ اس کے وحشیانہ سلوک کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے۔ دریں اثناء بلومبرگ نے معاملے سے واقف افراد کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ یورپی یونین کے حکام نے بدھ کو رکن ممالک کے سفیروں کو آگاہ کیا کہ سفارت کاروں نے بن گوئیر کے خلاف ممکنہ اقدامات پر کام شروع کردیا ہے، حالانکہ بلاک کے رکن ممالک میں اب بھی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ تاہم رپورٹ کے مطابق یہ بات چیت ابتدائی مرحلے میں ہے اور یہ خفیہ طور پر ہو رہی ہے۔ جبکہ یورپی کمیشن کے ترجمان نے فوری طور پر بلومبرگ کی درخواست پر کوئی جواب نہیں دیا۔ دوسری جانب فرانسیسی میڈیا نے جمعہ کو خبر دی کہ فرانس کے قومی انسداد دہشت گردی پراسیکیوٹر آفس (پی این اے ٹی) نے غزہ جانے والے امدادی فلوٹیلا پر سوار فرانسیسی کارکنوں کے ساتھ اسرائیلی افواج کے سلوک سے متعلق تشدد اور جنگی جرائم کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔ یہ تحقیقات فرانسیسی وزیر خارجہ ژاں نوئل بارو کی جانب سے دیے گئے حوالے کے بعد شروع کی گئی ہیں، جس میں جہاز پر موجود فرانسیسی شہریوں کے ساتھ بین گوئیر کے غیر انسانی سلوک پر توجہ مبذول کرائی گئی۔ بارو نے جمعہ کو فرانس انٹر ریڈیو کو بتایا کہ انہوں نے فرانس کے ضابطہ فوجداری کے آرٹیکل ۴۰ کے تحت یہ معاملہ سرکاری پراسیکیوٹر کے حوالے کردیا تھا۔ دراصل یہ اقدام فلوٹیلا پر فرانسیسی کارکنوں کے ساتھ ہونے والے تشدد کے بارے میں معلومات ملنے کے بعد اٹھایا گیا۔ واضح رہے کہ اسرائیلی بحریہ نے ۱۸ مئی کو قبرص کے قریب اس فلوٹیلا کو روکا تھا۔ متعدد کارکنوں سے، جن کا دعویٰ ہے کہ انہیں تشدد کا نشانہ بنایا گیا، تفتیش کاروں نے پوچھ تاچھ کی ہے۔ کارکنوں کی حراست کے بعد، اسرائیل کی طرف سے جاری کردہ ایک ویڈیو جس میں قومی سلامتی کے وزیر اتمار بن گوئیر کو حراست میں لیے گئے کارکنوں کے درمیان چلتے ہوئے دکھایا گیا تھا، جبکہ کارکنوں کو گھٹنوں کے بل قطاروں میں پیچھے ہاتھ باندھ کر بٹھایا گیا تھا۔ اس فوٹیج میں بین گوئیر اسرائیلی پرچم لہراتے ہوئے اور حراست میں لیے گئے کارکنوں کو طعنے دیتے ہوئے نظر آرہا تھا۔ اس ویڈیو کے منظر عام پر آنے کے بعد عالمی سطح پر اسرائیل کے خلاف شدید ردعمل سامنے آیا۔ عالمی ردعمل کے بعد بعد میں تمام کارکنوں کو رہا کردیا گیا۔ بعد ازاں فرانس نے بین گوئیر کے ملک میں داخل ہونے پر پابندی عائد کردی ۔ جبکہ رپورٹ کے مطابق فرانس کی تحقیقات ۱۹۸۴ء کے اقوام متحدہ کے کنونشن کے تحت تشدد اور جنگی جرائم کے الزامات پر کی جا رہی ہیں۔ یورپی یونین نے اسرائیل کے انتہا پسند وزیر قومی سلامتی، اتمار بن گویر پر پابندیاں عائد کرنے کے لیے ابتدائی اور سفارتی سطح پر کام شروع کردیا ہے۔ یہ فیصلہ مئی 2026 میں غزہ جانے والے امدادی بحری قافلے (گلوبل صمود فلوٹیلا) کے بین الاقوامی کارکنوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے مبینہ توہین آمیز اور غیر انسانی سلوک کے ردعمل میں سامنے آیا ہے۔ اسرائیلی وزیر اتمار بن گویر نے سوشل میڈیا (ایکس) پر ایک ویڈیو شیئر کی تھی جس میں وہ حراست میں لیے گئے فلوٹیلا کارکنوں کے گرد گھومتے ہوئے ان کا مذاق اڑا رہے ہیں اور اسرائیلی پرچم لہرا رہے ہیں۔ ویڈیو میں کارکنوں کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور انہیں زمین پر گھٹنوں کے بل جھکنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ رہائی کے بعد یورپی اور کینیڈین کارکنوں نے اسرائیلی فورسز پر دورانِ حراست شدید مار پیٹ اور جنسی تشدد جیسے سنگین الزامات عائد کیے۔

بلوچستان نیشنل پارٹی کا جبری گمشدگیوں کے خلاف احتجاج

پاکستانی ریاست پر جبر میں اضافے کا الزام

بلوچستان: بلوچستان نیشنل پارٹی (بی این پی) نے زہری میں پارٹی کے سینئر رہنما سردار نصیر احمد موسیانی کی رہائش گاہ پر سیکیورٹی چھاپے کے خلاف کوئٹہ اور بلوچستان کے کئی دیگر علاقوں میں مظاہرے کئے۔ اس آپریشن کے نتیجے میں مبینہ طور پر ان کے بیٹے، خلیل موسیانی اور عمیر سالانی کی موت واقع ہوئی، جب کہ خاندان کے متعدد افراد کو حراست میں لے لیا گیا، جیسا کہ دی بلوچستان پوسٹ نے رپورٹ کیا ہے۔ دی بلوچستان پوسٹ کے مطابق، بی این پی کے کارکنان، حامی اور پارٹی رہنماؤں نے کوئٹہ پریس کلب اور دیگر مقامات کے باہر جمع ہو کر اس کی مذمت کی، جس کو انہوں نے لاپتہ ہونے کے واقعات، جبری قتل، مسلسل لاپتہ ہونے کے واقعات قرار دیا۔ صوبے میں من مانی حراستیں اور شہری حقوق کی خلاف ورزیاں۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بی این پی کے رہنماؤں نے کہا کہ پارٹی نے بلوچستان میں فوجی آپریشن، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور لاپتہ افراد کے حل طلب مسئلے کی مخالفت کرتے ہوئے مستقل طور پر جمہوری اور آئینی سیاست کی وکالت کی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ خضدار کے سابق ضلعی میئر سردار نصیر موسیانی طویل عرصے سے پرامن سیاسی جدوجہد اور جمہوری سرگرمی سے وابستہ ہیں۔ پارٹی کے مقررین نے الزام لگایا کہ سیکیورٹی اہلکاروں نے ایک روز قبل موسیانی کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا، گھر کے افراد پر حملہ کیا، خلیل موسیانی کو قتل کیا اور ان کے بیٹوں، رشتہ داروں اور ساتھیوں کو حراست میں لے لیا۔ رہنماؤں نے خلیل موسیانی اور عمیر سالانی کی موت کی آزادانہ اور شفاف انکوائری کا مطالبہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ذمہ داروں کی نشاندہی کی جائے اور ان کا احتساب کیا جائے۔ بی این پی کی قیادت نے مزید دلیل دی کہ سردار اختر جان مینگل کی قیادت میں جمہوری سیاست پر عمل پیرا ہونے کے باوجود پارٹی کو جبری گمشدگیوں اور مبینہ ماورائے عدالت کارروائیوں کے حوالے سے تحفظات کا اظہار کرنے کے لیے دباؤ کا سامنا ہے۔ مقررین نے موجودہ حکومت پر تنقید کرتے ہوئے اسے "فارم 47 ایڈمنسٹریشن" قرار دیا اور الزام لگایا کہ وہ صوبے میں سیکیورٹی اور انسانی حقوق کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ جس کو انہوں نے ٹارگٹ کلنگ کے بڑھتے ہوئے واقعات، من مانی گرفتاریوں، اور خواتین اور بچوں کی حراست کا حوالہ دیتے ہوئے، بی این پی کے رہنماؤں پر زور دیا کہ اس طرح کے طرز عمل کو فوری طور پر بند کیا جائے۔

تبتی بدھ مت کے مقدس مقام کو ریس ٹریک میں تبدیل کرنے پر تنازع

لہاسا: تبت کے علاقے دراگکو میں واقع ایک تاریخی اور مذہبی اہمیت کے حامل بدھ مت کے مقدس مقام کو موٹر ریسنگ ٹریک اور تفریحی مقام میں تبدیل کیے جانے کے منصوبے پر شدید تنازع کھڑا ہوگیا ہے۔ مقامی باشندوں اور تبتی ثقافتی حلقوں کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے علاقے کے مذہبی، ثقافتی اور تاریخی تشخص کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مذکورہ مقام صدیوں سے مقامی بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے روحانی اہمیت رکھتا تھا اور یہاں مذہبی رسومات، عبادات اور زیارت کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ تاہم حالیہ برسوں میں مقامی حکام نے اس علاقے کو سیاحتی اور تجارتی سرگرمیوں کے لیے ترقی دینے کی پالیسی کے تحت اس کی نوعیت تبدیل کردی ہے۔ اطلاعات کے مطابق مقدس مقام کے گرد تعمیراتی سرگرمیوں کے بعد اب وہاں موٹر ریسنگ اور دیگر تفریحی تقریبات کا انعقاد کیا جارہا ہے، جس پر متعدد تبتی حلقوں نے اعتراض کیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اس عمل کے دوران مقامی برادریوں اور مذہبی شخصیات سے مؤثر مشاورت نہیں کی گئی۔ انسانی حقوق اور ثقافتی ورثے سے متعلق سرگرم کارکنوں کا مؤقف ہے کہ تبت میں مذہبی اور ثقافتی شناخت سے جڑے مقامات کو بتدریج سیاحتی اور تجارتی منصوبوں میں تبدیل کیا جارہا ہے، جس کے نتیجے میں ان کی اصل روحانی حیثیت کمزور پڑرہی ہے۔ ان حلقوں کے مطابق اس طرح کے اقدامات مقامی روایات اور ثقافتی یادداشت پر منفی اثرات مرتب کرسکتے ہیں۔ دوسری جانب حکام کا کہنا ہے کہ سیاحت اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی سے مقامی معیشت کو فائدہ پہنچے گا، روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور علاقے میں سرمایہ کاری بڑھے گی۔ حکام کے مطابق ترقیاتی منصوبوں کا مقصد خطے کی معاشی حالت بہتر بنانا اور سیاحتی امکانات سے فائدہ اٹھانا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دراگکو کا یہ تنازع تبت میں ثقافتی تحفظ اور معاشی ترقی کے درمیان توازن کے وسیع تر مباحثے کی ایک مثال ہے، جہاں مقامی مذہبی ورثے کے تحفظ اور جدید ترقیاتی منصوبوں کے درمیان اختلافات مسلسل سامنے آرہے ہیں۔

بنگلہ دیش میں خسرہ کی وبا شدت اختیار کرگئی

بچوں کی اموات اور متاثرہ افراد کی تعداد میں مسلسل اضافہ

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں خسرہ کی شدید وبا کے باعث بچوں کی اموات اور متاثرہ افراد کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس نے ملک کے صحت کے نظام پر شدید دباؤ ڈال دیا ہے۔ صحت حکام کے مطابق رواں سال اب تک خسرہ کے تصدیق شدہ کیسز سے کم از کم 86 بچوں کی ہلاکت ہوچکی ہے، جبکہ مزید 426 اموات ایسے مریضوں کی ہیں جن میں خسرہ جیسی علامات پائی گئی تھیں۔ مجموعی ہلاکتوں کی تعداد 500 سے تجاوز کرچکی ہے۔ رپورٹس کے مطابق خسرہ کے مشتبہ کیسز کی تعداد 50 ہزار سے زیادہ ہوگئی ہے جبکہ 7 ہزار سے زائد کیسز کی تصدیق کی جاچکی ہے۔ ملک بھر کے اسپتال، خصوصاً دیہی علاقوں اور کم آمدنی والے شہری مراکز میں، مریضوں کے بڑھتے دباؤ کا سامنا کررہے ہیں۔ ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ متاثرہ افراد کی اکثریت پانچ سال سے کم عمر بچوں پر مشتمل ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق رپورٹ ہونے والے تقریباً 79 فیصد کیسز کم عمر بچوں میں سامنے آئے ہیں، جس سے وبا کی سنگینی مزید واضح ہوتی ہے۔ حکومت نے وبا پر قابو پانے کے لیے ہنگامی ویکسینیشن مہم شروع کی ہے جس کے تحت لاکھوں بچوں کو خسرہ اور روبیلا سے بچاؤ کی ویکسین دی جارہی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ماضی میں ویکسین کی قلت، حفاظتی ٹیکہ جات کے پروگرام میں رکاوٹوں اور سیاسی عدم استحکام کے باعث بچوں کی ایک بڑی تعداد حفاظتی ٹیکوں سے محروم رہ گئی، جس کے نتیجے میں یہ وبا تیزی سے پھیلی۔ یونیسیف اور عالمی ادارۂ صحت نے خبردار کیا ہے کہ اگر ویکسینیشن کی کوریج میں فوری اور مؤثر اضافہ نہ کیا گیا تو آنے والے مہینوں میں مزید بچے اس قابلِ تدارک بیماری کا شکار ہوسکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق خسرہ دنیا کی سب سے زیادہ متعدی بیماریوں میں سے ایک ہے اور معمولی حفاظتی خلا بھی بڑے پیمانے پر وبا کا سبب بن سکتا ہے۔

تائیوان کے قریب چینی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ

تائی پے: تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع نے کہا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران تائیوان کے اطراف چینی فوج کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں دیکھی گئی ہیں۔ وزارت کے مطابق 22 چینی فوجی طیاروں، 8 بحری جنگی جہازوں اور 2 سرکاری جہازوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن کی نقل و حرکت پر تائیوانی افواج مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔ تائیوانی حکام کے مطابق بعض چینی طیارے تائیوان آبنائے کی وسطی لکیر کے قریب پہنچے جبکہ کچھ نے تائیوان کے فضائی دفاعی شناختی زون کے مختلف حصوں میں پرواز کی۔ صورتحال کے جواب میں تائیوان نے اپنے جنگی طیارے، بحری جہاز اور فضائی نگرانی کے نظام متحرک کردیے۔ چین گزشتہ کئی برسوں سے تائیوان کے اطراف فضائی اور بحری سرگرمیوں میں اضافہ کررہا ہے۔ بیجنگ تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے جبکہ تائیوان کی حکومت ان دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے اپنے جمہوری اور خودمختار نظام پر زور دیتی ہے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق اس قسم کی کارروائیاں چین کی جانب سے تائیوان پر سیاسی اور عسکری دباؤ بڑھانے کی حکمت عملی کا حصہ ہیں، جس کے باعث آبنائے تائیوان میں کشیدگی برقرار ہے۔

عمران خان کو آدھی رات میں خفیہ طور پر ہسپتال لے جانے کا معاملہ

پی ٹی آئی نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر پاکستان کو تنقید کا نشانہ بنایا

پشاور: اسلام آباد میں وفاقی انتظامیہ کو قید سابق وزیر اعظم عمران خان اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک پر شدید تنقید کا سامنا ہے، ایک صوبائی وزیر نے مرکزی حکومت پر انسانی حقوق کی صریح خلاف ورزیوں کا الزام لگایا ہے۔ خیبر پختونخوا کے وزیر اطلاعات و تعلقات عامہ شفیع جان نے کہا کہ وفاقی حکام جان بوجھ کر جیل میں بند رہنما اور ان کی شریک حیات کو ضروری طبی امداد دینے سے انکار کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اہل خانہ اور پارٹی قیادت تک رسائی کو روک کر ان کے حقوق کی خلاف ورزی کررہے ہیں۔ پشاور پریس کلب میں انصاف ڈاکٹرز فورم کے زیر اہتمام ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جان نے موجودہ دور حکومت میں بنیادی حقوق اور صحت کی سہولیات کی بگڑتی ہوئی حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے الزام لگایا کہ خان اور بشریٰ بی بی دونوں کو منظم طریقے سے مناسب صحت کی دیکھ بھال اور ان کے رشتہ داروں سے ضروری رابطے سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ طبی غفلت کی تفصیلات بتاتے ہوئے، جان نے انکشاف کیا کہ خان گزشتہ چار ماہ سے مسلسل آنکھ کی بیماری میں مبتلا ہیں، اور دعویٰ کیا کہ سابق وزیر اعظم کی بینائی مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئی ہے۔ پاکستانی اخبار ڈان کی خبر کے مطابق، صوبائی وزیر کے مطابق، خان اور بشریٰ بی بی کو خفیہ طور پر رات کے وقت ایک ہسپتال میں علاج کے لیے ایسے حالات میں منتقل کیا گیا جو جیل کے قائم کردہ ضابطوں کی براہ راست خلاف ورزی کرتے تھے۔ انہوں نے ریاست کی طرف سے شفافیت کی کمی کو مزید بے نقاب کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ پی ٹی آئی کو بتایا گیا کہ طبی طریقہ کار تین گھنٹے تک جاری رہا، حکام کی جانب سے کوئی تصدیق شدہ طبی معلومات شیئر نہیں کی گئیں۔ ان پابندیوں کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کرتے ہوئے، وزیر نے اصرار کیا کہ ریاست جوڑے کو اپنے ذاتی معالجین تک رسائی کی اجازت دے۔ ڈان کی خبر کے مطابق، اس نے مزید کہا کہ انہیں شفا انٹرنیشنل ہسپتال میں فوری طور پر منتقل کیا جائے تاکہ انہیں جامع طبی نگہداشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ ڈان کے مطابق، جان نے پاکستان کے سیاسی اور عدالتی منظر نامے کے اندر دوہرے معیارات کو بے نقاب کیا، جس میں مختلف سیاسی رہنماؤں کے ساتھ کیے جانے والے بہت زیادہ متضاد سلوک پر سوال اٹھے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ جب کہ سابق وزیر اعظم نواز شریف کو ان کے جیل میں رہنے کے دوران وسیع سہولیات اور ملاقاتیوں تک غیر محدود رسائی فراہم کی گئی تھی، خان کو سخت تنہائی کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور اسی طرح کی بنیادی مراعات سے انکار کیا جارہا ہے۔

بنگلہ دیش میں تیز معاشی ترقی کے سائے میں ماحولیات کا نقصان

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی تیز رفتار معاشی ترقی اور صنعتی توسیع نے ملک کو معاشی میدان میں نمایاں کامیابیاں دلائی ہیں، تاہم ماہرین خبردار کررہے ہیں کہ اس ترقی کی بھاری قیمت ماحول اور قدرتی وسائل ادا کررہے ہیں۔ ایک حالیہ تجزیے کے مطابق گزشتہ چند دہائیوں کے دوران صنعتی پیداوار، شہری آبادی اور تعمیراتی سرگرمیوں میں نمایاں اضافے نے بنگلہ دیش کی معیشت کو مضبوط بنایا لیکن اس کے نتیجے میں دریاؤں کی آلودگی، جنگلات کی کٹائی، حیاتیاتی تنوع میں کمی اور فضائی آلودگی جیسے مسائل شدت اختیار کرگئے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک کے کئی صنعتی علاقوں میں فیکٹریوں سے خارج ہونے والا غیر صاف شدہ فضلہ دریاؤں اور آبی ذخائر میں شامل ہورہا ہے، جس سے آبی حیات اور مقامی آبادی دونوں متاثر ہورہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق ماحولیاتی ضوابط پر کمزور عمل درآمد اور غیر منصوبہ بند شہری ترقی نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنادیا ہے۔ خصوصی تشویش کا اظہار ساحلی علاقوں اور مینگرووجنگلات، بالخصوص سندربن کے حوالے سے کیا گیا ہے، جہاں صنعتی سرگرمیوں، موسمیاتی تبدیلی اور انسانی مداخلت کے باعث ماحولیاتی دباؤ بڑھ رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ علاقے نہ صرف حیاتیاتی تنوع کے لیے اہم ہیں بلکہ لاکھوں افراد کے روزگار اور موسمیاتی تحفظ میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

سینسر شپ کی کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی

تیانان مین اسکوائر کریک ڈاؤن پر چین کو امریکہ کا پیغام

واشنگٹن ڈی سی: امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے چین پر تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ یہ ملک بیجنگ کے تیانمن اسکوائر میں جمہوریت کے حامی مظاہرین پر 1989 کے فوجی کریک ڈاؤن کی یادوں کو سنسر اور مٹانے کی کوشش کررہا ہے۔ ایک بیان میں، روبیو نے کہا 4 جون کو، دنیا کو 37 سال ہو گئے جب چینی کمیونسٹ پارٹی نے اپنے فوجیوں کو تیانمن اسکوائر اور اس کے آس پاس ہزاروں پرامن مظاہرین پر حملہ کرنے کا حکم دیا تھا۔" انہوں نے مزید کہا کہ اپنی جانیں گنوانے والے چینی طلباء، کارکنان اور دیگر شہری اپنے بنیادی حقوق استعمال کرنے اور جمہوری اصلاحات اور بدعنوانی کے احتساب کا مطالبہ کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی قربانیوں کو فراموش نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے چین کے حوالے سے ایک پیغام میں مزید کہا کہ "کسی بھی قسم کی سنسر شپ ماضی کو نہیں مٹا سکتی۔ وہ لوگ جنہوں نے آزادی اظہار اور پرامن اجتماع کے اپنے ناقابل تنسیخ حقوق کو برقرار رکھنے کے لیے قربانیاں دی ہیں، ایک دن ان کا اعتراف کیا جائے گا۔" ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق، 4 جون، 1989 کو، چینی فوجیوں نے طلباء، کارکنوں اور دیگر شہریوں پر گولیاں چلائیں جو بیجنگ کے تیانمن اسکوائر اور اس کے آس پاس سیاسی اصلاحات کے لیے پرامن احتجاج کررہے تھے۔ یہ مظاہرے اپریل 1989 میں شروع ہوئے اور اس میں کرپشن کے خاتمے، زیادہ سیاسی احتساب، اور وسیع شہری آزادیوں بشمول اظہار رائے اور اجتماع کی آزادی کا مطالبہ کیا گیا۔ مظاہرین بڑی تعداد میں جمع ہوئے، مارچوں، دھرنوں اور بھوک ہڑتالوں میں بڑی تعداد میں پرامن طریقے سے حصہ لیا۔ جواب میں، فوجیوں نے زندہ گولہ بارود اور بکتر بند گاڑیوں کا استعمال کرتے ہوئے شہر میں پیش قدمی کی، غیر مسلح ہجوم پر فائرنگ کی۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق، سینکڑوں بلکہ ممکنہ طور پر ہزاروں ہی لوگ مارے گئے، جن میں طلباء، کارکنان، بچے اور بزرگ شہری شامل ہیں، جب کہ کریک ڈاؤن میں بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔

علاقائی عسکریت پسندی پر چین کے اعتراضات

ناقدین نے بیجنگ پر دوہرے معیار کا الزام عائد کردیا

بیجنگ: مشرقی ایشیا میں بڑھتی ہوئی عسکری سرگرمیوں اور دفاعی اخراجات کے حوالے سے چین کی جانب سے مسلسل تنقید کے باوجود مبصرین کا کہنا ہے کہ خود بیجنگ کی فوجی توسیع پسندانہ پالیسیاں خطے میں بڑھتی ہوئی عسکری تیاریوں کی ایک بڑی وجہ ہیں۔ ایک تجزیاتی رپورٹ کے مطابق چین اکثر جاپان، آسٹریلیا، فلپائن اور دیگر علاقائی ممالک کے دفاعی اقدامات کو "علاقائی عسکریت پسندی" قرار دیتا ہے، لیکن ناقدین کا مؤقف ہے کہ جنوبی بحیرہ چین میں چینی فوجی تنصیبات، تائیوان کے گرد بڑھتی ہوئی فوجی سرگرمیاں، اور بحری و فضائی قوت میں مسلسل اضافہ خطے کے ممالک کو اپنے دفاعی نظام مضبوط بنانے پر مجبور کررہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ چند برسوں کے دوران جاپان نے اپنے دفاعی بجٹ میں نمایاں اضافہ کیا ہے، آسٹریلیا نے جدید آبدوزوں اور میزائل نظاموں کے حصول کے منصوبے شروع کیے ہیں، جبکہ فلپائن اور دیگر ممالک نے امریکہ اور اتحادی ممالک کے ساتھ دفاعی تعاون کو وسعت دی ہے۔ ان اقدامات کو بیجنگ اکثر اشتعال انگیز قرار دیتا ہے۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق خطے کے ممالک کا مؤقف ہے کہ ان کے دفاعی اقدامات کسی توسیع پسندانہ ایجنڈے کا حصہ نہیں بلکہ بڑھتے ہوئے سیکیورٹی خدشات کا ردعمل ہیں۔ خاص طور پر تائیوان، جنوبی بحیرہ چین اور مشرقی بحیرہ چین میں چین کے بڑھتے ہوئے فوجی اثر و رسوخ نے کئی ممالک کو اپنی دفاعی حکمت عملی پر نظرثانی کرنے پر مجبور کیا ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ بیجنگ ایک طرف خطے میں فوجی اتحادوں اور دفاعی شراکت داریوں پر اعتراض کرتا ہے، جبکہ دوسری جانب اپنی مسلح افواج کی جدید کاری، بحری بیڑے کی توسیع اور جدید میزائل نظاموں کی تیاری کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ ناقدین اسی تناظر میں چین کے مؤقف کو "دوہرا معیار" قرار دیتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق ایشیا بحرالکاہل خطہ اس وقت ایک نئے سیکیورٹی توازن کی جانب بڑھ رہا ہے، جہاں چین کی بڑھتی ہوئی طاقت اور اس کے جواب میں علاقائی ممالک کے دفاعی اقدامات ایک دوسرے کو متاثر کررہے ہیں۔ ان کے بقول خطے میں استحکام کے لیے تمام فریقوں کو فوجی مقابلے کے بجائے سفارتی رابطوں اور اعتماد سازی کے اقدامات پر زیادہ توجہ دینا ہوگی۔

مائیکروسافٹ بلڈ کانفرنس: مسلسل تیسرے سال فلسطین حامی مظاہروں کی زد میں

امریکی ٹیکنالوجی کمپنی مائیکروسافٹ کی سالانہ بلڈ (Build) کانفرنس ایک بار پھر فلسطین حامی مظاہروں کا مرکز بن گئی،

امریکی ٹیکنالوجی کمپنی مائیکروسافٹ کی سالانہ بلڈ (Build) کانفرنس ایک بار پھر فلسطین حامی مظاہروں کا مرکز بن گئی، جہاں "نو ایزور فار اپارتھائیڈ" (No Azure for Apartheid) نامی گروپ نے سمندر، فضاء اور زمین تینوں محاذوں پر احتجاج کیا۔ مظاہرین نے مائیکروسافٹ پر الزام عائد کیا کہ اس کی کلاؤڈ اور مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجیز اسرائیلی فوجی سرگرمیوں میں استعمال ہو رہی ہیں۔ سان فرانسسکو میں منعقد ہونے والی مائیکروسافٹ کی سالانہ بلڈ کانفرنس مسلسل تیسرے سال فلسطین حامی کارکنوں کے احتجاج کی زد میں آگئی، جہاں "نو ایزور فار اپارتھائیڈ" نامی مہم کے تحت متعدد مظاہرے کیے گئے۔ احتجاجی سرگرمیوں میں کشتیوں، فضائی بینرز اور زمینی مظاہروں کا استعمال کیا گیا تاکہ کانفرنس کی کارروائیوں میں خلل ڈالا جا سکے اور مائیکروسافٹ پر اسرائیل سے اپنے تجارتی تعلقات ختم کرنے کے لیے دباؤ بڑھایا جا سکے۔ مظاہرین نے کانفرنس کے مقام کے قریب کائیکس (Kayaks) کے ذریعے شور پیدا کرنے والا احتجاج کیا، جبکہ ایک طیارے نے فضاء میں ایک بڑا بینر لہرایا جس پر تحریر تھا: "Microsoft powers genocide"۔ اس کے علاوہ کانفرنس کے باہر ایسے بینرز بھی آویزاں کیے گئے جن پر "Cut ties with Israel now" اور دیگر نعرے درج تھے۔ احتجاجی گروپ نے ایک بیان میں کہا کہ "مائیکروسافٹ نے نسل کشی اور ہمارے فلسطینی شہداء کے احترام میں دی جانے والی تقاریر کو بلند آواز موسیقی کے ذریعے دبانے کی کوشش کی، لیکن ہمارا پیغام واضح طور پر لوگوں تک پہنچا کہ آپ نسل کشی کو طاقت فراہم کرتے ہوئے خود کو چھپا نہیں سکتے۔" گروپ نے مزید الزام عائد کیا کہ مائیکروسافٹ کی سیکورٹی ٹیم نے مظاہرین کے ساتھ سخت رویہ اختیار کیا۔ تنظیم کے مطابق سابق مائیکروسافٹ ملازم پیٹرک فورٹ، جنہوں نے نومبر ۲۰۲۵ء میں مائیکروسافٹ اگنائٹ کانفرنس کے دوران احتجاج کے بعد استعفیٰ دے دیا تھا، اس بار بھی سیکورٹی اہلکاروں کی جانب سے دھکے دیے جانے کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم مائیکروسافٹ کی جانب سے ان الزامات پر فوری طور پر کوئی تفصیلی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ یہ مظاہرے ایسے وقت میں ہوئے ہیں جب مائیکروسافٹ حالیہ ہفتوں میں اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات اور اس کی ٹیکنالوجی کے استعمال کے حوالے سے شدید جانچ پڑتال کا سامنا کررہی ہے۔ گزشتہ دنوں سامنے آنے والی ایک داخلی اور بیرونی تحقیقات کے بعد کمپنی نے اعلان کیا تھا کہ وہ انسانی حقوق کے تحفظ سے متعلق اپنے طریقہ کار کو مزید سخت بنائے گی۔ تحقیقات میں انکشاف ہوا تھا کہ اسرائیلی انٹیلی جنس یونٹ ۸۲۰۰ نے بعض فلسطینی مواصلاتی ڈیٹا کے تجزیے کے لیے مائیکروسافٹ کی ایزور سروسز استعمال کی تھیں، جس کے بعد کمپنی نے بعض خدمات تک رسائی محدود کردی اور نئی نگرانی کے اقدامات متعارف کرانے کا اعلان کیا۔ بلڈ کانفرنس کے دوران صرف بیرونی مظاہرے ہی نہیں ہوئے بلکہ متعدد فلسطین حامی کارکنوں نے کانفرنس کے اندر بھی تقاریر میں مداخلت کی۔ ایک فلسطینی ٹیک ورکر نے مائیکروسافٹ کے اعلیٰ عہدیدار جے پارکھ کی تقریر روک کر نعرہ لگایا: "میرے لوگ تکلیف میں ہیں، اسرائیل سے تعلقات ختم کرو، نو ایزور فار اپارتھائیڈ، فلسطین کو آزادی دو۔" بعد ازاں سکیورٹی اہلکاروں نے انہیں ہال سے باہر منتقل کردیا۔

پاکستان میں اختلافِ رائے پر دباؤ میں اضافہ

شہری آزادیوں سے متعلق خدشات بڑھ گئے

اسلام آباد: پاکستان میں شہری آزادیوں، اظہارِ رائے کی آزادی اور سیاسی سرگرمیوں پر بڑھتی ہوئی پابندیوں کے حوالے سے تشویش میں اضافہ ہورہا ہے۔ ایک حالیہ تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومتی اور ریاستی اقدامات کے نتیجے میں ملک میں "شہری آزادیوں کی گنجائش" مسلسل محدود ہورہی ہے، جس سے صحافیوں، انسانی حقوق کے کارکنوں، سیاسی کارکنوں اور سول سوسائٹی کے ارکان متاثر ہورہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ چند برسوں کے دوران متعدد صحافیوں، سوشل میڈیا کارکنوں اور سیاسی مخالفین کو قانونی کارروائیوں، گرفتاریوں، آن لائن نگرانی اور دیگر انتظامی اقدامات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ ان اقدامات نے اختلافی آوازوں کے لیے ماحول کو مزید مشکل بنادیا ہے۔ تجزیے میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اور ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ پر نگرانی میں اضافہ کیا گیا ہے، جبکہ بعض قوانین اور ضوابط کو قومی سلامتی اور غلط معلومات کے تدارک کے نام پر نافذ کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کے بعض اداروں کا مؤقف ہے کہ ان قوانین کا استعمال بعض اوقات تنقیدی آوازوں کو محدود کرنے کے لیے بھی کیا جارہا ہے۔ رپورٹ میں پاکستان کے سیاسی منظرنامے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حالیہ برسوں میں سیاسی کشیدگی اور ریاستی اداروں کے کردار پر بحث کے دوران متعدد سیاسی رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف کارروائیاں سامنے آئیں، جس کے باعث جمہوری عمل اور سیاسی شمولیت کے حوالے سے سوالات اٹھے ہیں۔ دوسری جانب حکام کا مؤقف ہے کہ ریاستی اقدامات کا مقصد قومی سلامتی، عوامی نظم و ضبط اور قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنا ہے۔ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ پاکستان کو دہشت گردی، انتہا پسندی اور غلط معلومات کے پھیلاؤ جیسے چیلنجز کا سامنا ہے، جن سے نمٹنے کے لیے بعض اقدامات ضروری ہیں۔ ماہرین کے مطابق پاکستان کے لیے اہم چیلنج یہ ہے کہ قومی سلامتی کے تقاضوں اور شہری آزادیوں کے تحفظ کے درمیان توازن قائم کیا جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایک مضبوط اور مستحکم جمہوری نظام کے لیے آزاد میڈیا، فعال سول سوسائٹی اور پرامن سیاسی اختلاف کے لیے مناسب جگہ کا برقرار رہنا ضروری ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے،قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

موجودہ بحران 'ایندھن کی قلت' سے بہت بڑا ہے

جب مہنگائی مرکزی معاشی فکر بنتی جارہی ہے تو حکومت نے شماریاتی ڈھانچہ تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پیمانہ بدلنے سے بڑھتی قیمتوں اور ضروری اشیا کی گھٹتی دستیابی سے پریشان عوام کی تکلیف کم نہیں ہونے والی۔ ایل پی جی بحران کی کہانی اب پرانی ہو چکی ہے۔ بڑے شہروں میں رسوئی گیس کے سلنڈر اب بھی مل رہے ہیں، اگرچہ اس کے لیے ڈسٹری بیوشن سنٹرز کے چکر لگانے پڑ رہے ہیں۔ دوسری طرف چھوٹے شہروں اور قصبوں میں ایل پی جی ڈپو کے باہر لمبی قطاریں اب ایک عام منظر بن چکی ہیں۔ اس سے بھی زیادہ تشویش ناک بات اس کے دور رس نتائج ہیں جو اب سامنے آرہے ہیں۔ پورے ملک میں لوگ اپنے اخراجات میں کٹوتی کرنے پر مجبور ہیں۔ کاروباری حلقے بھی اس کے متبادل راستے تلاش کر رہے ہیں۔

ہرجندر

جب مہنگائی مرکزی معاشی فکر بنتی جارہی ہے تو حکومت نے شماریاتی ڈھانچہ تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پیمانہ بدلنے سے بڑھتی قیمتوں اور ضروری اشیا کی گھٹتی دستیابی سے پریشان عوام کی تکلیف کم نہیں ہونے والی۔ ایل پی جی بحران کی کہانی اب پرانی ہو چکی ہے۔ بڑے شہروں میں رسوئی گیس کے سلنڈر اب بھی مل رہے ہیں، اگرچہ اس کے لیے ڈسٹری بیوشن سنٹرز کے چکر لگانے پڑ رہے ہیں۔ دوسری طرف چھوٹے شہروں اور قصبوں میں ایل پی جی ڈپو کے باہر لمبی قطاریں اب ایک عام منظر بن چکی ہیں۔ اس سے بھی زیادہ تشویش ناک بات اس کے دور رس نتائج ہیں جو سامنے آرہے ہیں۔ پورے ملک میں لوگ اپنے اخراجات میں کٹوتی کرنے پر مجبور ہیں۔ کاروباری حلقے بھی اس کے متبادل راستے تلاش کر رہے ہیں اور پالیسی ساز اس کوشش میں مصروف ہیں کہ سپلائی کا بحران معاشی آفت میں تبدیل نہ ہو جائے۔ بحران کے ابتدائی آثار مارچ میں ظاہر ہونے لگے تھے۔ ایل پی جی اور ایندھن کی قلت کا اثر خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتوں پر پڑنے لگا۔ صنعتی اداروں کے مطابق ممبئی کے بعض علاقوں میں تقریباً 20 فیصد ہوٹل اور ریستوران یا تو بند ہو گئے یا انہوں نے اپنے کام میں بڑی حد تک کمی کر دی۔ گجرات کے صنعتی مرکز موربی میں تقریباً 170 کارخانوں کے بند ہونے کی خبریں آئیں، جس سے تقریباً ایک لاکھ مزدور متاثر ہوئے۔

کھانے پینے کی اشیا فروخت کرنے والے بہت سے چھوٹے تاجروں کے لیے بدلتے حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ انہوں نے ایل پی جی چھوڑ کر بجلی سے چلنے والے کھانا پکانے کے آلات اپنانا شروع کر دیے۔ انڈکشن اور انفرا ریڈ کک ٹاپ کی فروخت میں زبردست اضافہ درج کیا گیا۔ پورے ملک میں جہاں پہلے ایسے تقریباً 2,000 کک ٹاپ فروخت ہوتے تھے، ان کی تعداد تیزی سے بڑھ کر دو لاکھ تک پہنچ گئی۔ یہ 'حل' اپنے ساتھ ایک نئی مشکل بھی لے آیا۔ بجلی کی طلب میں تیز اضافے اور بجلی کی پیداوار کے لیے ایندھن کی کمی کے باعث اب کئی شہروں اور نیم شہری علاقوں میں معمول کی لوڈ شیڈنگ کے علاوہ طویل بجلی کٹوتیوں کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ گیس سے بجلی کی طرف یہ منتقلی محض دباؤ کو ایک بحران زدہ نظام سے دوسرے بحران زدہ نظام کی طرف منتقل کر گئی۔ اس درمیان حکومت ہند نے ضروری اشیا ایکٹ، 1955 کی دفعات کا سہارا لیا، جس کے تحت حکام کو ترجیحی شعبوں کے لیے ایندھن گیس کی سپلائی موڑنے کا اختیار دیا گیا۔ یہ مداخلت کتنی مؤثر ثابت ہوگی، ابھی واضح نہیں ہے۔ قلت اب باورچی خانوں اور کارخانوں سے آگے بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔ مئی کے وسط میں پونے سے یہ خبریں آئیں کہ کئی پٹرول پمپوں نے ایندھن کی راشن بندی شروع کر دی ہے۔ 'دی نیو انڈین ایکسپریس' کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا کہ تیل کمپنیوں کی جانب سے نافذ کی گئی سخت راشن بندی نے آندھرا پردیش کو کس طرح متاثر کیا۔ وہاں طویل فاصلے تک چلنے والے ٹرکوں اور بین الریاستی بسوں کو ایک وقت میں صرف 200 لیٹر ایندھن خریدنے کی اجازت دی گئی۔ مجبوراً انہوں نے پڑوسی ریاستوں میں ایندھن بھروانا شروع کر دیا، جس سے تاخیر ہوئی اور ساتھ ہی آندھرا پردیش کو ایندھن ٹیکس سے حاصل ہونے والی آمدنی میں

بھی نقصان ہوا۔ اتر پردیش کے مہاراج گنج سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپلوڈ کی گئی ایک ویڈیو میں پٹرول پمپ پر لگی طویل قطاریں دکھائی دیتی ہیں۔ وہاں ایک پولیس گاڑی کے لاؤڈ اسپیکر سے بار بار اعلان کیا جارہا تھا کہ ہر گاہک کو صرف 5 لیٹر ڈیزل دیا جائے گا۔ حکومت کی جانب سے بار بار دی جانے والی یقین دہانیوں کے باوجود ایسی خبریں ایندھن کی دستیابی کی حقیقت پر سنگین سوالات کھڑے کرتی ہیں۔

ہندوستان اپنی خام تیل کی تقریباً 88 فیصد ضروریات کے لیے درآمدات پر انحصار کرتا ہے اور قدرتی گیس کا بھی بڑا حصہ بیرونِ ملک سے آتا ہے۔ ایران کے خلاف امریکہ-اسرائیل کی لاپروا جنگ نے دنیا کی اہم ترین توانائی گزرگاہوں میں سے ایک، آبنائے ہرمز سے ہونے والی بحری نقل و حمل کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ ہندوستان کے خام تیل کا بڑا حصہ اور قدرتی گیس کی درآمدات کا تقریباً ایک تہائی اسی تنگ سمندری راستے سے گزرتا ہے۔ صورتحال کو مزید سنگین بناتی ہے ہندوستان کی محدود اسٹریٹجک ذخیرہ اندوزی کی صلاحیت۔ ملک کے اسٹریٹیجک پٹرولیم ریزرو (ایس پی آر) میں صرف 33.5 ملین ٹن خام تیل ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ ذخیرہ تقریباً 37.3 ملین ٹن بتایا گیا ہے، جو مجموعی صلاحیت کا تقریباً 64 فیصد ہے۔ حتیٰ کہ اگر ذخیرہ 100 فیصد بھرا ہوا ہو تب بھی یہ ملک کی ضروریات کو تقریباً دو ہفتوں تک ہی پورا کر سکتا ہے۔ اس کے اثرات صرف نقل و حمل اور رسوئی گیس تک محدود نہیں ہیں۔ مغربی اتر پردیش کے ایک کسان لیڈر کا کہنا ہے کہ اگر مانسون کمزور رہتا ہے تو آبپاشی کے لیے ڈیزل کی طلب میں بھاری اضافہ ہو سکتا ہے۔ خریف سیزن کے دوران ڈیزل کی کسی بھی قسم کی راشن بندی کا براہ راست اثر زرعی پیداوار پر پڑے گا۔ پہلے ہی بڑھتے ہوئے خرچ سے نبرد آزما لاکھوں کسانوں کے لیے آنے والے مہینے انتہائی مشکل ثابت ہو سکتے ہیں۔ جنگ شروع ہونے کے تین ماہ بعد اب خام تیل کی کمی تقریباً ہر چیز کی کمی میں تبدیل ہونے کا خطرہ پیدا کر رہی ہے۔ پٹرولیم صرف ایندھن نہیں، بلکہ جدید پیداوار کی بنیاد ہے۔ گھریلو استعمال کی اشیا، پلاسٹک کے تھیلے، پلاسٹک کے ڈھکن، کریٹ، مصنوعی کپڑے، پیکیجنگ کا سامان، جوتا اور فرنیچر کی صنعت میں استعمال ہونے والے چپکانے والے مادے، مشینوں کے لیے صنعتی لوبریکنٹس، رنگ اور صفائی کے عمل میں استعمال ہونے والے سالوینٹس... یہ سب پٹرولیم مصنوعات پر منحصر ہیں۔ بوتل بند پانی تیار کرنے والی کمپنیوں نے قیمتیں بڑھانے کی وارننگ دی ہے۔ کنڈوم بنانے والی کمپنیاں بھی ایسے ہی اشارے دے رہی ہیں۔ جیسے جیسے قلت بڑھے گی، تقریباً ہر صنعتی شعبے کو بڑھتے ہوئے خرچ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

شاید سب سے بڑا خطرہ زرعی شعبے کے سامنے ہے۔ خریف کی بوائی کا موسم قریب آنے کے ساتھ کھاد کی دستیابی ایک بڑی تشویش بن گئی ہے۔ ہندوستان کھاد کی تیاری کے لیے درکار فاسفیٹ، پوٹاش اور قدرتی گیس کی بڑی مقدار درآمد کرتا ہے۔ ان سپلائیوں کا تقریباً ایک تہائی حصہ یا تو آبنائے ہرمز سے آتا ہے یا اس سے منسلک راستوں سے گزرتا ہے۔ زراعت کا کام کیلنڈر کے مطابق چلتا ہے اور اس میں تاخیر کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ فصلوں کو ایک خاص مرحلے پر کھاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاخیر سے پہنچنے والی سپلائی کی تلافی بعد میں نہیں کی جا سکتی۔ اگر کھاد دیر سے پہنچتی ہے تو پیداوار میں کمی لازمی ہوگی۔ اگر اس کی قیمت کسانوں کی پہنچ سے باہر ہو جاتی ہے تو کسان اس کا کم استعمال کریں گے اور نتیجہ وہی ہوگا... پیداوار میں گراوٹ۔ سنیوکت کسان مورچہ (ایس کے ایم) کے ڈاکٹر سنیلم کہتے ہیں کہ پانی کے بعد کھاد کسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ انہیں خدشہ ہے کہ اگر قلت طویل عرصے تک برقرار رہی تو وسیع پیمانے پر بے چینی، حتیٰ کہ کھاد کے فسادات بھی بھڑک سکتے ہیں۔ گزشتہ ربیع سیزن میں، جب خلیجی خطے میں کوئی جنگ نہیں تھی، تب بھی کئی علاقوں کے کسانوں کو کھاد کی کمی کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہیں مبینہ طور پر غیر رسمی ذرائع سے زیادہ قیمتوں پر خریداری کرنی پڑی تھی۔ یہ بحران اب کہیں زیادہ سنگین صورت اختیار کر سکتا ہے۔ حکومت کی جانب سے متبادل کے طور پر فروغ دیے جانے والے نینو یوریا اور نینو ڈی اے پی (ڈائی امونیم فاسفیٹ) کو کسانوں کے درمیان بہت کم قبولیت ملی ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ یہ مصنوعات روایتی کھادوں کا مناسب متبادل نہیں بن سکتیں۔ تشویش صرف کھاد تک محدود نہیں ہے۔ جراثیم کش ادویات، پھپھوندی کش ادویات اور جڑی بوٹی مار ادویات میں استعمال ہونے والے اہم کیمیائی مادوں کی سپلائی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ ہر رکاوٹ خرچ بڑھاتی ہے اور زرعی پیداوار کو خطرے میں ڈالتی ہے۔ فی الحال ہندوستان کے پاس غذائی اجناس کا کافی ذخیرہ موجود ہو سکتا ہے، لیکن مستقبل میں پیداوار میں کمی یقیناً غذائی تحفظ کو متاثر کرے گی اور دیہی بحران کو مزید گہرا کرے گی۔

وسیع تر معاشی منظر نامہ بھی اتنا ہی تشویش ناک ہے۔ حال ہی میں شائع ہونے والے ایک بلاگ میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے کہا کہ دنیا ایسے وقت میں اس تنازعہ کے کثیر جہتی اثرات کا سامنا کر رہی ہے جب کئی معیشتوں میں اضافی جھٹکوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت محدود ہے۔ نتیجہ واضح اور تشویش ناک تھا... زیادہ قیمتیں اور سست معاشی نمو۔ ہندوستان پہلے ہی سپلائی کے شعبے میں رکاوٹوں سے پیدا ہونے والے افراط زر کے دباؤ کا سامنا کر رہا ہے۔ مغربی ایشیا کا بحران ان چیلنجوں میں ایک نئی اور طاقتور سطح کا اضافہ کر سکتا ہے۔ کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی سی آر آئی ایس آئی ایل پہلے ہی خبردار کر چکی ہے کہ اس کے اثرات صرف توانائی کی منڈیوں تک محدود نہیں رہیں گے۔ نقل و حمل کے خرچ میں اضافہ غذائی افراط زر اور بنیادی مہنگائی دونوں کو بڑھائے گا، جس سے تقریباً ہر خاندان متاثر ہوگا۔ عین اسی وقت جب مہنگائی مرکزی معاشی تشویش بنتی جا رہی ہے، حکومت نے اس کی پیمائش کے لیے استعمال ہونے والے شماریاتی ڈھانچے میں تبدیلی کا فیصلہ کیا ہے۔ پیمانہ بدل دینے سے بڑھتی ہوئی قیمتوں اور ضروری اشیا کی گھٹتی ہوئی دستیابی سے نبرد آزما عام شہریوں کا بوجھ کم نہیں ہونے والا۔

□□□

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۷/جون ۲۰۲۶

ٹاملناڈو 'نئی جماعت' امکانات

ٹاملناڈو میں بالآخر بی جے پی کے سابق ریاستی صدر کے انا ملائی نے بی جے پی سے استعفیٰ پیش کر دیا ہے اور انہوں نے نئی سیاسی تحریک شروع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ وہ آئندہ عام انتخابات میں ٹاملناڈو میں مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ کے انا ملائی بی جے پی کے حالیہ اسمبلی انتخابات میں آل انڈیا انا ڈی ایم کے کے ساتھ اتحاد سے خوش نہیں تھے اور ان کا کہنا تھا کہ آل انڈیا انا ڈی ایم کے کے ساتھ اتحاد کے نتیجہ میں بی جے پی کے ووٹ شیئر میں کمی آئی ہے۔ اسمبلی انتخابات سے قبل انہوں نے تنہا مقابلہ کرنے کا بی جے پی کی اعلیٰ قیادت کو مشورہ دیا تھا تاہم پارٹی قیادت نے اتحاد کے حق میں فیصلہ کیا تھا۔ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کوئی کامیابی حاصل نہیں کر پائی اور اس کا محض ایک رکن اسمبلی منتخب ہوا ہے۔ ان نتائج کے بعد سے کے انا ملائی اپنے مستقبل کے منصوبوں کے تعلق سے فکر مند تھے اور انہوں نے اپنے لئے علیحدہ راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹاملناڈو کی جو سیاست رہی ہے وہ محض دو جماعتوں تک محدود رہی تھی۔ کبھی آل انڈیا انا ڈی ایم کے کو اقتدار حاصل ہوا کرتا تو کبھی ڈی ایم کے اقتدار پر قابض ہو جاتی۔ تقریباً چار دہوں کے وقفہ کے بعد ریاست میں ایک نئی سیاسی جماعت وجود میں آئی۔ سابق اداکار سی جوزف وجئے نے اسمبلی انتخابات سے محض دو سال قبل نئی جماعت تشکیل دی اور پھر انہوں نے انتخابات میں مقابلہ کیا۔ انہوں نے جو تاریخی کامیابی درج کی ہے اس سے ٹاملناڈو کی سیاست ایک نئے راستے پر چل پڑی ہے۔ دونوں روایتی جماعتوں کو ریاست کے عوام نے مسترد کر دیا ہے اور ان سے اپنی بیزاری کا اظہار کیا تھا۔ اس صورتحال کو پیش نظر رکھتے ہوئے کے انا ملائی نے بھی اپنی سیاسی قسمت آزمائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لوک سبھا انتخابات کو اب بھی دو سال سے زائد کا عرصہ باقی ہے اور ابھی سے انہوں نے سیاسی تحریک شروع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ تاہم سیاسی حلقوں میں یہ تاثر عام ہے کہ چونکہ نئی جماعت ٹی وی کے کو عوام نے اپنی تائید فراہم کر دی ہے اور ابھی اس کی حکومت قائم ہو چکی ہے ایسے میں نئی جماعت پر کیا ردعمل ہوگا یہ ابھی کہا نہیں جا سکتا۔ ٹاملناڈو کی سیاست میں جو روایات رہی ہیں ان کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ ایک نئی جماعت کے ساتھ ریاست کے عوام نے تجربہ کیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں جوزف وجئے ریاست کے چیف منسٹر بن گئے ہیں تاہم ایک اور نئی جماعت کا تجربہ شائد اس حد تک کامیاب نہیں ہو پائے گا جتنا جوزف وجئے کی پارٹی کامیاب ہوئی ہے۔ ایک تجربہ کامیاب ہونے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ دوسرا تجربہ بھی کامیاب رہے گا۔ جہاں تک وجئے کا سوال ہے تو وہ ٹامل فلم انڈسٹری کے سوپر اسٹار تھے۔ عوام میں ان کی مقبولیت تھی۔ وہ فلموں کے ذریعہ عوام کے ذہنوں تک رسائی حاصل کر چکے تھے۔ ٹاملناڈو کی سیاسی روایت رہی ہے کہ فلمی شخصیتیں آسانی کے ساتھ اقتدار تک پہونچی ہیں اور عوام نے انہیں پسند بھی کیا ہے۔ ایم جی رامچندرن سے لے کر کرونا ندھی تک اور پھر جئے للیتا تک کئی قائدین کا پس منظر فلمی ہی رہا ہے۔ ان کی فلمی مقبولیت کو سیاسی مقبولیت میں تبدیل کرنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئی ہے۔ جہاں تک کے انا ملائی کا سوال ہے تو ان کا کوئی فلمی پس منظر نہیں رہا ہے۔ وہ عوامی مسائل کی بنیاد پر تحریک شروع کرنا چاہتے ہیں۔ ریاست میں ایک نئی حکومت قائم ہوئے چند ہی دن ہوئے ہیں۔ جب تک لوک سبھا انتخابات ہونگے اس وقت تک حکومت کی نصف معیاد پوری ہو سکتی ہے۔ اس دوران بھی حکومت سے عوام کی بیزاری کے امکانات زیادہ نہیں رہتے۔ ایسے میں انا ملائی کی سیاسی تحریک کی کامیابی کے تعلق سے فی الحال زیادہ کچھ امیدیں نہیں بندھ سکتیں۔ اپنی حکومت کے ابتدائی چند ہی ایام میں چیف منسٹر جوزف وجئے نے جو اشارے دئے ہیں وہ ریاست کے عوامی موڈ کے مطابق ہی دکھائی دے رہے ہیں۔ وہ عوام کی بہتری کے اقدامات پر توجہ کے ساتھ کام کرنے کے اشارے دے رہے ہیں۔ ایسے میں حکومت کے تعلق سے عوام میں بیزاری پیدا ہونے کے فی الحال کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ آئندہ دو تا ڈھائی سال کے عرصہ میں کیا کچھ صورتحال رہے گی اس تعلق سے بھی ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بہر حال انا ملائی نے ایک نئی سیاسی شروعات کی ہے۔ ان کیلئے سفر وجئے کی طرح آسان نہیں ہو سکتا۔ انہیں پیچیدہ صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

اُردو نظم کا ایک اور مجاز

"اردو کی کہانی، اردو کی زبانی" ایک خوب صورت فکری اور تہذیبی نظم ہے جس کے خالق ایم۔ ایچ۔ تابش ردولوی صاحب ہیں۔ تابش ردولوی صاحب اردو ادب کے اُن ممتاز شعرا میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے کلاسیکی روایت، زبان کی لطافت، تہذیبی شعور اور فکری گہرائی کو اپنی شاعری میں یکجا کیا۔ ان کی شاعری میں اردو زبان سے محبت، اس کے تاریخی سفر کا شعور اور اس کی تہذیبی عظمت کا احساس نمایاں نظر آتا ہے۔ یہ نظم دراصل اردو زبان کی خودنوشت معلوم ہوتی ہے۔ شاعر نے اردو زبان کو ایک جیتی جاگتی ہستی کی صورت میں پیش کیا ہے جو اپنے ماضی، ارتقاء، خدمات اور تہذیبی کردار کو خود بیان کرتی ہے۔ نظم کا انداز نہایت سادہ، رواں اور دل نشین ہے، لیکن اس کے اندر تاریخ، تہذیب، لسانیات اور قومی یکجہتی کے کئی پہلو پوشیدہ ہیں۔ تابش ردولوی نے اس نظم کو محض اشعار کا مجموعہ نہیں بنایا بلکہ اسے ایک تاریخی اور تہذیبی دستاویز کی شکل دی ہے۔ انہوں نے اردو زبان کے سفر کو مختلف ادوار سے جوڑ کر پیش کیئے ہیں۔ شاعر نے بتایا ہے کہ اردو مختلف قوموں، تہذیبوں اور زبانوں کے میل جول سے وجود میں آئی۔ وہ اشارہ کرتے ہیں کہ اردو نے لشکروں، بازاروں، درباروں اور عوامی زندگی میں پروان چڑھ کر ایک مستقل زبان کی شکل اختیار کی۔ یہ انداز قاری کو یہ احساس دلاتا ہے کہ اردو کسی ایک قوم یا علاقے کی زبان نہیں بلکہ مشترکہ تہذیب کی علامت ہے۔ تابش ردولوی کی سب سے بڑی فنی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے اردو زبان کو ایک انسان کی طرح بولنے والا کردار بنا دیا ہے۔ نظم میں اردو خود اپنا تعارف کراتی ہے، اپنی تاریخ سناتی ہے اور اپنی خدمات بیان کرتی ہے۔ اس تکنیک کو ادبی اصطلاح میں تشخیص (Personification) کہا جاتا ہے، جس کے ذریعے بے جان چیز کو جاندار بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ نظم میں شاعر نے اردو کی ترقی میں حصہ لینے والے مختلف بزرگوں اور ادبی شخصیات کی طرف اشارے کیے ہیں۔ اس سے نظم محض جذباتی اظہار نہیں رہتی بلکہ اردو ادب کی تاریخ سے بھی وابستہ ہو جاتی ہے۔ تابش ردولوی نے بڑی مہارت سے تاریخ اور شاعری کو ایک ساتھ جوڑا ہے۔ نظم میں یہ تصور ابھرتا ہے کہ اردو مختلف زبانوں اور ثقافتوں کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کرتی ہے۔ شاعر اردو کو اتحاد، محبت اور باہمی احترام کی علامت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ یہ پہلو تابش ردولوی کی وسیع النظری اور تہذیبی شعور کا عکاس ہے۔

تابش رودولوی نے نظم کو سجانے کے لیے کئی ادبی خصوصیات اختیار کی ہیں: سادہ اور عام فہم زبان- رواں اور مترنم انداز- تاریخی شعور-تشبیہات اور استعارات-شخصیت نگاری-تہذیبی علامتوں کا استعمال- ان تمام عناصر نے نظم کو نہ صرف ادبی حسن عطا کیا بلکہ اسے تعلیمی اور فکری اعتبار سے بھی اہم بنا دیا۔ تابش ردولوی اردو زبان کے سچے عاشق ہیں۔ ان کی شاعری میں اردو کی شیرینی، تہذیب اور ادبی وقار بار بار نمایاں ہوتا ہے۔ ناقدین کے مطابق وہ کلاسیکی اردو روایت کے اہم نمائندہ شاعر ہیں اور زبان کے محاسن سے گہری واقفیت رکھتے ہیں۔ اس نظم میں بھی وہ اردو کو صرف ایک زبان نہیں بلکہ ایک تہذیبی ورثہ، ایک تاریخی امانت اور ایک قومی سرمایہ قرار دیتے ہیں۔ اگر تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو یہ نظم اردو زبان کی تاریخ کو شعری پیرائے میں بیان کرنے کی کامیاب کوشش ہے۔ تابش ردولوی صاحب نے تحقیق، تاریخ اور شاعری کو اس خوبی سے یکجا کیا ہے کہ قاری بیک وقت لطفِ ادب بھی حاصل کرتا ہے اور اردو کے ارتقائی سفر سے بھی آگاہ ہوتا ہے۔ نظم کا سب سے بڑا حسن یہ ہے کہ اس میں جذباتیت کے ساتھ ساتھ تاریخی شعور بھی موجود ہے۔ شاعر نے اردو کی عظمت بیان کرتے ہوئے مبالغہ آرائی سے گریز کیا ہے اور اس کی حقیقی تہذیبی حیثیت کو نمایاں کیا ہے۔ "اردو کی کہانی، اردو کی زبانی" تابش ردولوی کی فکری بصیرت، ادبی مہارت اور اردو سے والہانہ محبت کا بہترین نمونہ ہے۔ انہوں نے اردو زبان کی تاریخ، تہذیب، وسعت اور خدمات کو نہایت خوبصورتی سے شعری قالب میں ڈھال کر اس نظم کو ایک یادگار ادبی تخلیق بنا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ نظم صرف ایک ادبی شاہکار نہیں بلکہ اردو زبان کے تہذیبی سفر کا منظوم آئینہ بھی ہے۔

تابش ردولوی

کولکاتا میں ایک خاندان کے لیے کام کرنے والے جنوبی 24 پرگنہ کے پوترا منڈل نے کہا کہ"ہم نے ٹی ایم سی کو سبق سکھانے کی امید میں بی جے پی کو ووٹ دیا تھا۔اب ہمیں احساس ہوا ہے کہ ہم سے غلطی ہوئی۔میرے گاؤں کے اسکولوں میں اساتذہ نہیں ہیں۔نوجوانوں کے پاس کوئی روزگار نہیں ہے۔حکومت کو ان مسائل پر توجہ دینی چاہیے۔اس کے بجائے وہ فٹ پاتھ فروشوں کو ہٹارہی ہے،لوگوں کا روزگار چھین رہی ہے اور اس بات پر وقت ضائع کر رہی ہے کہ اناپورنا امداد کس کو ملے گی۔ہم خیرات پر زندہ نہیں رہے!ہم راشن کی دکانوں سے ضروری سامان خریدنے کے عادی تھے۔"منڈل کی باتیں اس دلیل کو تقویت دیتی ہیں کہ انتخابی نتائج بی جے پی کے حق میں ہونے سے زیادہ ممتا حکومت کے خلاف تھے۔یہ نتائج اپوزیشن قوتوں کے لیے آگے بڑھنے کا ایک نیا موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔

مغربی بنگال میں ایوان سے سڑک تک ہلچل

سوربھ سین

ترنمول کی بنیاد میں تقریباً80 فیصد فلوٹنگ ووٹر تھے۔ایسے ووٹ تیزی سے یکجا ہوتے ہیں،اور تیزی سے بکھر جاتے ہیں۔ بی جے پی-آرایس ایس کی یہ سوچ غلط ہے کہ بنگال نے راتوں رات دایاں محاذ نظریہ کو اپنا لیا۔حال ہی میں ہوئے مغربی بنگال اسمبلی انتخاب میں بی جے پی-الیکشن کمیشن کے ہاتھوں شرمناک شکست کے بعد،15 سال تک مغربی بنگال پر حکومت کرنے والی ممتا بنرجی کی ترنمول کانگریس کو آج خستہ حالی کا سامنا ہے۔حالت یہ ہے کہ بیشتر سیاسی مبصرین اس سوچ میں پڑ گئے ہیں کہ یہ ترنمول کانگریس اگلا انتخاب لڑنے کے قابل بھی بچ پائے گی یا نہیں؟ پارٹی نے خود کو ختم کرنا شروع کر دیا ہے،اگرچہ اس میں دولت اور 'جانچ ایجنسیوں کی طاقت' سے لیس بی جے پی نے بھی مدد کی ہے۔ پارٹی کے ایک بڑے منحرف گروہ کو،جس کی قیادت ایک معزول لیڈر کر رہے ہیں،ریاستی اسمبلی میں 'اصلی ٹی ایم سی' قرار دے دیا گیا ہے،اور ایسا لگتا ہے کہ برسراقتدار بی جے پی کو ایوان میں کسی حقیقی چیلنج کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔تاہم سڑکوں پر منظر کچھ اور ہی دکھائی دے رہا ہے۔ کمزور پڑ چکا بایاں محاذ پھر سے متحرک ہونے لگا ہے،اور کانگریس میں بھی نئی جان آتی دکھائی دے رہی ہے،جو آخری بار 5 دہائیاں قبل 1972 اور 1977 کے درمیان اقتدار میں تھی۔ مغربی بنگال میں اپوزیشن کے درمیان جاری موجودہ کھینچ تان ایک کلاسیکی کیس اسٹڈی کی مانند ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بنگال پر کوئی 'ای-بم' گرا دیا گیا ہو۔نئی اسمبلی میں نشستوں کی تقسیم دیکھ کر لگتا ہے جیسے ٹی ایم سی کی زمین کھسک گئی ہو(بی جے پی:207،ٹی ایم سی:80)۔لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ٹی ایم سی کو تب بھی 41 فیصد ووٹ ملے تھے(جبکہ بی جے پی کو 46 فیصد)۔شکست کے نفسیاتی اثرات اور اس کے بعد ہونے والی انتقامی کارروائیوں کے اثرات کہیں زیادہ گہرے ہیں۔کولکاتا کی مشہور 'اڈّا' ثقافت میں اب یہ بحث نہیں ہو رہی کہ ٹی ایم سی واپسی کر پائے گی یا نہیں، بلکہ یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ کیا وہ باقی بھی رہ پائے گی؟ 31 مئی کو حزب اختلاف کے قائد کے طور پر منتخب ہونے والے شوبھن دیب چٹوپادھیائے کی بلائی گئی میٹنگ میں ٹی ایم سی کے 80 نومنتخب اراکین اسمبلی میں سے صرف 20 کی شرکت نے عدم اعتماد اور مایوسی کو واضح کر دیا۔ 3 جون کو پارٹی میں باضابطہ طور پر پھوٹ پڑ گئی،جب 58 باغی اراکین اسمبلی نے پارٹی قانون ساز کونسل پر قبضہ کر لیا اور پارٹی سے نکالے گئے رتبرت بنرجی کو اپنا لیڈر منتخب کر لیا۔عین اسی وقت اسپیکر رتھیندر بوس نے اس گروہ کو اصلی ٹی ایم سی کے طور پر تسلیم کر لیا،جس سے اس شبہ کو تقویت ملی کہ انہیں بی جے پی کی حمایت حاصل تھی۔ ظاہر ہے بی جے پی ایسی اپوزیشن چاہتی ہے جو اس کے سامنے سرتسلیم خم کرے۔

اسی دوران ریاستی سی آئی ڈی ابھشیک بنرجی کے خلاف لگائے گئے دھوکہ دہی کے الزامات کی تحقیقات کر رہی ہے۔میڈیا رپورٹس کے مطابق پارٹی جنرل سکریٹری کی حیثیت سے ابھشیک نے مغربی بنگال اسمبلی کے اسپیکر کو ایک کورنگ میمو لکھا تھا۔اس

میں انہوں نے ٹی ایم سی کے 2 اراکین اسمبلی (رتبرت بنرجی اور سندیپن ساہا) کے دستخطوں کی توثیق کی تھی۔ یہ دونوں اراکین اس گروہ کا حصہ تھے جس نے شوبھن دیب چٹوپادھیائے کو قائد حزب اختلاف منتخب کیا تھا۔ پارٹی سے نکالے گئے اراکین اسمبلی نے اپنی باضابطہ شکایت میں دعویٰ کیا کہ انہوں نے 9 مئی کو پارٹی کے مقننہ اجلاس میں ایک قرارداد پر دستخط کیے تھے،جبکہ 6 مئی کی قرارداد من گھڑت ہے اور اصلی ٹی ایم سی وہی ہیں۔تاہم یہ بات واضح ہے کہ ٹی ایم سی کا ٹوٹنا خود بخود بی جے پی کے حق میں عوامی حمایت میں تبدیل نہیں ہوسکتا۔ دیہی مغربی بنگال میں کئی دہائیوں تک کام کرنے والی ایک نمایاں این جی او کے ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ "ٹی ایم سی کا مسئلہ یہ ہے کہ اس کے حمایتی طبقے میں تقریباً80 فیصد 'فلوٹنگ ووٹر' تھے۔ یعنی ایسے ووٹر جو کسی ایک پارٹی سے مستقل طور پر وابستہ نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ تھے جو نظریاتی یا تنظیمی سطح پر پارٹی سے جڑے ہوئے نہیں تھے۔ایسے ووٹ جتنی تیزی سے متحد ہوتے ہیں،اتنی ہی تیزی سے بکھر بھی جاتے ہیں۔ لیکن بی جے پی-آرایس ایس کی یہ سوچ غلط ہے کہ بنگال نے راتوں رات اپنی بائیں بازو کی روایت ترک کر دی ہے اور مکمل طور پر دائیں بازو کی نظریات کو اپنا لیا ہے۔"

کولکاتا میں ایک خاندان کے لیے کام کرنے والے جنوبی 24 پرگنہ کے پوترا منڈل نے کہا کہ "ہم نے ٹی ایم سی کو سبق سکھانے کی امید میں بی جے پی کو ووٹ دیا تھا۔اب ہمیں احساس ہوا ہے کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ میرے گاؤں کے اسکولوں میں اساتذہ نہیں ہیں۔ نوجوانوں کے پاس کوئی روزگار نہیں ہے۔ حکومت کو ان مسائل پر توجہ دینی چاہیے۔اس کے بجائے وہ فٹ پاتھ فروشوں کو ہٹارہی ہے،لوگوں کا روزگار چھین رہی ہے اور اس بات پر وقت ضائع کر رہی ہے کہ اناپورنا امداد کس کو ملے گی۔ ہم

خیرات پر زندہ نہیں رہے! ہم راشن کی دکانوں سے ضروری سامان خریدنے کے عادی تھے۔" منڈل کی باتیں اس دلیل کو تقویت دیتی ہیں کہ انتخابی نتائج بی جے پی کے حق میں ہونے سے زیادہ ممتا حکومت کے خلاف تھے۔ یہ نتائج اپوزیشن قوتوں کے لیے آگے بڑھنے کا ایک نیا موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ مارکسی کمیونسٹ پارٹی اور دیگر بائیں بازو کی پارٹیاں اس بات کو سمجھتی ہیں اور سڑکوں پر نکل آئی ہیں۔ وہ اس وقت فٹ پاتھ فروشوں کی بے دخلی،مویشی پالنے والوں کی بدحالی اور سرکاری ملازمین پر عائد پابندیوں جیسے مسائل پر احتجاج کر رہی ہیں۔سی پی آئی ایم کے ریاستی سکریٹریٹ کے رکن پلاس داس نے کہا کہ "ہم ان مسائل کو مزید بڑے پیمانے پر اٹھائیں گے اور بائیں بازو کی قوتوں کو متحد کرنے کی سمت میں کام کریں گے تاکہ ہماری تنظیم مضبوط ہوسکے۔" داس نے اپوزیشن کی 'سیاسی جگہ' کانگریس کے ساتھ بانٹنے میں کوئی جھجک ظاہر نہیں کی۔ کانگریس ان ٹی ایم سی کارکنوں اور اراکین اسمبلی کے بارے میں تذبذب کا شکار ہے جنہوں نے مبینہ طور پر پارٹی سے رابطہ کیا ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر عبدالمنان نے 'سنڈے نوجیون' سے گفتگو میں کہا کہ "اگر پی سی سی نے ٹی ایم سی سے نکالے گئے لوگوں کو پارٹی میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا تو وہ ماضی کی غلطیوں کو ہی دہرائے گی۔"

اسے اصلی ٹی ایم سی کہیں یا باقی ماندہ ٹی ایم سی، لیکن ممتا بنرجی کی قیادت والا گروپ بھی سڑکوں پر آچکا ہے۔ 2 جون کو ممتا نے ایک ریلی سے خطاب کیا،جس میں ٹی ایم سی کے پرانے لیڈران بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔ان میں سے کئی لیڈران کو ابھشیک کے قریبی گروپ نے پارٹی سے باہر کا راستہ دکھا دیا تھا۔ پارٹی نے 'گہرے خود احتساب،کارکردگی کے جائزے اور تنظیمی جانچ' کے لیے بلاک سے لے کر ریاستی سطح تک اپنی تمام تنظیمی کمیٹیوں کو تحلیل کر دیا ہے۔ انتخابات سے عین قبل ٹی ایم سی میں شامل ہونے والے معروف سی پی آئی ایم لیڈر عتیق الرحمٰن کہتے ہیں کہ "بی جے پی کو اقتدار میں آئے ابھی بمشکل ایک مہینہ ہوا ہے اور ریاست پر فسطائیت کا سایہ چھا گیا ہے۔اس کا جواب صرف ٹی ایم سی،کانگریس اور لیفٹ کے مشترکہ محاذ کی صورت میں دیا جا سکتا ہے۔" سی پی آئی (ایم ایل) کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ کہتے ہیں کہ "نئی شکل میں سامنے آرہی ٹی ایم سی اور کانگریس کے قریب آنے کا امکان موجود ہے۔ لیفٹ زمینی سطح پر تحریکوں کی قیادت کر کے اپوزیشن میں اپنی اہم حیثیت برقرار رکھے گا۔ اگر بنگال کی سول سوسائٹی اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کرے تو وہ ایک تیسری قوت کے طور پر ابھر سکتی ہے۔"

بی بی سی کے ہمارے ایک ساتھی حال ہی میں منعقدہ مغربی بنگال کے اسمبلی انتخابات کی رپورٹنگ کے لیے نندی گرام انتخابی حلقے کا دورہ کر رہے تھے جب انھوں نے ایک بوڑھے شخص سے یہ سنا کہ 'ممتا بینرجی تو مسلمان ہیں'۔ ہمارے ساتھی نے اس بات کی تردید کی تو اس بوڑھے شخص نے کہا کہ انھوں نے 'اپنی آنکھوں سے واٹس ایپ پر دیکھا ہے کہ وہ کلمہ پڑھ رہی ہیں'۔ ہمارے ساتھی حیرت زدہ تھے کہ بی جے پی نے اس انتخابی حلقے کو مذہب کے نام پر کس قدر تقسیم کر دیا ہے۔ سیاسی اور مذہبی تقسیم کا یہ حال تھا کہ ممتا بینرجی نے خود ہی نندی گرام کی ایک انتخابی ریلی میں بی جے پی کے اپنے مدمقابل سووینندھو ادھیکاری سے کہا کہ ہندو مسلم کارڈ کھیلنا بند کریں۔ انھوں نے کہا میں ان سے کہنا چاہتی ہوں کہ میں خود برہمن خاندان سے ہوں اور وہ میرے ساتھ مذہب کا کارڈ نہ کھیلیں۔ مجھے ہندو دھرم نہ سمجھائیں۔ بہرحال ممتا بینرجی اپنی سیٹ تو ہار گئیں لیکن ان کی جماعت نے 292 میں سے 213 سیٹیں جیت کر نئی تاریخ رقم کر دی ہے اور آج بدھ کو انھوں نے تیسری بار ریاست کی وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لیا ہے۔ کولکتہ کے سماجی اور معاشی مبصر ایبتا بھا آکاش نے ٹیلیفون پر مجھ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ممتا بینرجی کی زندگی کو 'جہد مسلسل سے تعبیر کیا جا سکتا ہے جو سادگی پسند ہیں اور اعلیٰ انسانی اقدار کی علمبردار ہیں'۔ انھوں نے ممتا بینرجی کو حزب اختلاف کی آواز بھی کہا اور بتایا کہ کس طرح انھوں نے انڈیا کے معروف رہنما جے پرکاش نارائن کی کانگریس کے خلاف سماجی اور سیاسی جدوجہد کے سامنے مزاحمت کی تھی۔ سٹوڈنٹ رہنما کے طور پر اپنا کریئر شروع کرنے والی ممتا نے ایک زمانے بعد کانگریس کو خیرباد کہا اور 34 سال سے مغربی بنگال میں برسراقتدار بائیں بازو کی پارٹی سے ایسی سخت ٹکر لی کہ اسے وہاں سے چلتا کیا۔

ہندوستان میں ۲۹ کروڑ بڑے جانور۔بیف ایکسپورٹ میں دوسرا مقام

ہمارا وطن عزیز ہندوستان مختلف مذاہب کے ماننے والوں بے شمار زبانوں اور بولیوں کے بولنے والوں،متعدد تہذیبوں کی نمائندگی کرنے والوں کا ملک ہے اور ساری دنیا میں کثرت میں وحدت کی بہترین مثال ہے۔ قدرت نے بھی اس عظیم ملک کو بے پناہ حسن سے سجایا اور قدرتی وسائل سے مالا مال کیا لیکن 90 کے دہے کے بعد سے فرقہ پرست طاقتوں نے اپنے خفیہ ایجنڈہ کو آگے بڑھانے جارحانہ کارروائیاں کی اور آج یہ حال ہوگیا ہے کہ مختلف بہانوں سے اقلیتوں خاص طور پر مسلمانوں کو دوسرے درجہ کا شہری بنانے اور انہیں حق رائے دہی سے محروم کرنے یا پھر مسلمانوں کے ووٹوں کی اہمیت پوری طرح گھٹانے کی مجرمانہ سازش

عامر علی خاں

ہمارا وطن عزیز ہندوستان مختلف مذاہب کے ماننے والوں بے شمار زبانوں اور بولیوں کے بولنے والوں،متعدد تہذیبوں کی نمائندگی کرنے والوں کا ملک ہے اور ساری دنیا میں کثرت میں وحدت کی بہترین مثال ہے۔قدرت نے بھی اس عظیم ملک کو بے پناہ حسن سے سجایا اور قدرتی وسائل سے مالا مال کیا لیکن 90 کے دہے کے بعد سے فرقہ پرست طاقتوں نے اپنے خفیہ ایجنڈہ کو آگے بڑھانے جارحانہ کارروائیاں کی اور آج یہ حال ہوگیا ہے کہ مختلف بہانوں سے اقلیتوں خاص طور پر مسلمانوں کو دوسرے درجہ کا شہری بنانے اور انہیں حق رائے دہی سے محروم کرنے یا پھر مسلمانوں کے ووٹوں کی اہمیت پوری طرح گھٹانے کی مجرمانہ سازشوں اور کوششوں پر عمل کرنے میں کسی قسم کی کسر باقی نہیں چھوڑی جارہی ہے جبکہ عدلیہ کو ملک کے درپیش مسائل پر چاہے وہ بیروزگاری کا مسئلہ ہو یا عوام کی کمر توڑتی مہنگائی کا مسئلہ ہو،ازخود نوٹ لینا چاہئے کیونکہ آج ملک کے جمہوری وسیکولر کردار اور خود ملک کو عدلیہ ہی بچاسکتی ہے۔ ہندوستان بھر میں خاص طور پر بی جے پی زیر اقتدار ریاستوں میں 2014 سے ایک خطرناک رجحان منظر عام پر آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ بقرعید کے قریب آتے ہی فرقہ پرست طاقتیں جنہیں بلا شک وشبہ حکومتوں کی سرپرستی حاصل رہتی ہے، بڑے جانوروں کی قربانی میں رکاوٹیں پیدا کرنے گڑبڑ کرتی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ماحول کو زہر آلود کر دیا جاتا ہے۔ اب حال یہ ہوگیا ہے کہ ممبئی جسے کبھی ہندوستان کا اقتصادی دارالحکومت کہا جاتا تھا وہاں بکروں کی قربانی کے خلاف بھی فرقہ پرست اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ طاقتیں جو اپنی حرکتوں سے ملک کی معیشت اور عالمی سطح پر ملک کی شبیہہ متاثر کرے جسے بھیانک جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں،کس طرح مختلف بہانوں سے مسلمانوں کو تنگ کر رہی ہیں۔ جہاں تک ممبئی کی ایک ہاؤزنگ سوسائٹی میں بکروں کی قربانی کی بھی اجازت نہ دیئے جانے اور گڑبڑ پیدا کرنے کا سوال ہے،اس سلسلہ میں شیوسینا ادھوٹھاکرے گروپ کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے بہت ہی اچھی بات کہی۔ انہوں نے مشہور ومعروف کمکھیا مندر میں جانوروں کی بلی چڑھانے پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے اپنے بیان میں خاص طور پر بیلوں اور بھینسوں کی بلی چڑھانے کا حوالہ دیا۔راوت کے مطابق کمکھیا مندر کامپلکس میں بھینسوں وبیلوں کی بلی چڑھائی جارہی ہے،راوت نے قربانی کے رسم کی مدافعت کرتے ہوئے بی جے پی کی زیر قیادت بی جے پی حکومت پر چن چن کر مسلمانوں کو نشانہ بنانے اور دوہرا معیار اختیار کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔اگر انصاف کی بات کی جائے تو

بی جے پی اور سنگھ پریوار کی ذیلی تنظیمیں جان بوجھ کر ذبیحہ گاؤ کو ایک سنگین مسئلہ کے طور پر پیش کر رہی ہیں حالانکہ ملک کو مہنگائی بیروزگاری فرقہ پرستی اور خواتین پر مظالم جیسے خطرناک مسائل کا سامنا ہے۔حیرت کی بات یہ ہے کہ 2014 سے مودی حکومت میں بیف اکسپورٹ (برآمد) میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہندوستان ، ملایشیا ، انڈونیشیا، ویٹنام ،مصر،سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات وغیرہ کو 4 ارب ڈالرس مالیتی بیف برآمد کرتا ہے۔اس ضمن میں امریکی محکمہ زراعت نے آئندہ برسوں میں ہندوستان کی جانب سے 1.55 کا 1.65 ملین میٹرک ٹن بیف برآمد کرنے کی پیش قیاسی کی۔آج بیف اکسپورٹ کے معاملہ میں ہندوستان دنیا کے نمبر ون ملک برازیل کے قریب پہنچ گیا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ ہندوستان میں گائے ،بیل،بھینسوں کی سب سے بڑی آبادی ہے جس میں 19 کروڑ روایتی Bovina Cattle اور 10 کروڑ واٹر بفالو شامل ہیں۔آپ کو بتادیں کہ اتر پردیش میں ان جانوروں کی آبادی 9.1 کروڑ، مغربی بنگال میں 3.1 کروڑ اور مہاراشٹرا میں 4.1 کروڑ ہے۔ حکومت ہند کے جانوروں کی ابادی سے متعلق سرکاری ڈیٹا کے مطابق سالانہ 34 لاکھ 10 ہزار جانوروں کو ہمارے ملک میں ذبح کیا جاتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہندوستان میں ہر روز 900,000 بڑے جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔

اگر دیکھا جائے تو ملک کی صرف 5 ریاستوں اتر پردیش، مغربی بنگال، مدھیہ پردیش،راجستھان اور مہاراشٹرا میں گائیوں ،بھینسوں اور بیلوں کی آبادی 8 کروڑ ہوگئی ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں کو بڑے جانوروں کی قربانی سے روکنے والوں کو اس بات کیلئے شرم آنی چاہئے کہ نریندر مودی اور بی جے پی جب سے اقتدار میں آئے نہ صرف بیف اکسپورٹ میں بے تحاشہ اضافہ ہوا بلکہ فرقہ پرست طاقتوں نے دوہرا معیار اختیار کیا ہے۔ ایک طرف گائے کو یہ ایک مقدس جانور قرار دیتے ہیں،دوسری طرف بقول اپوزیشن قائدین بڑے پیمانہ پر دنیا بھر کے ملکوں کو ایک عالمی قصائی کی طرح بیف فروخت کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو بڑے جانوروں کی قربانی سے روکنے کیلئے گڑبڑ کرنے والی فرقہ پرست تنظیموں کی بے غیرتی اور بے شرمی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ حکومت کی جانب سے لاکھوں ٹن بیف بیرون ملک فروخت کرنے پر مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں جبکہ جانوروں کی منتقلی کے بہانہ غریب مسلمانوں پر حملے کرتے ہیں، انہیں ہجومی تشدد کا نشانہ بناتے ہیں،ان کا قتل کرتے ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ لوگ حکومت کو ذبیحہ گاؤ سے اور عالمی بازار میں بیف فرخت کرنے سے کیوں نہیں روکتے۔ یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ ہندوستان میں بیف اکسپورٹ کرنے والی 8 بڑی کمپنیوں کے مالکین مسلمان نہیں ہے مثال کے طور پر الکبیر لمٹیڈ کا مالک ستیش سبھروال،عربین اکسپورٹس کا مالک سنیل کپور، ایم کے آر اکسپورٹ کا مالک مدن ایباٹ، النور اکسپورٹس کا پروپرائٹر سنیل سود، اے او وی اکسپورٹس او پی اروڑہ چلاتے ہیں جبکہ اتر پردیش ، مہاراشٹرا ، کرناٹک اور ہریانہ میں ذبیحہ گاؤ پر پابندی عائد کی گئی ہے لیکن خود شنکر اچاریہ کے مطابق سب سے زیادہ بیف اتر پردیش سے اکسپورٹ کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس چیف منسٹر اتر پردیش مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے جبکہ عوام کو چاہئے کہ مرکزی حکومت کے ساتھ ساتھ یوگی حکومت کو بھی جوابدہ بنائے اور ان سے سوال کرے کہ اندرون ملک ذبیحہ گاؤ اور بیف پر پابندی اور بیرونی ملکوں کو بیف کی فروخت آخر یہ دوہرا معیار کیوں؟ یہ دوغلا پن کیوں؟ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ مسلم دشمنی کیلئے بدنام اتر پردیش سے سب سے زیادہ بیف اکسپورٹ کیا جاتا ہے اور دوسری طرف جانور کے نام پر انسانوں کا قتل کیا جاتا ہے۔ 2014 سے تاحال 50-75 مسلمانوں کو ہجومی تشدد میں شہید کیا گیا۔

ہندوستان ۲۹ کروڑ بڑے جانوروں کی آبادی کے ساتھ دنیا میں بیف (بھینس کے گوشت) کی برآمدات (ایکسپورٹ) میں دوسرے مقام پر پہنچ گیا ہے۔سرکاری اعداد وشمار کے مطابق، ہندوستان اس معاملے میں دنیا کے نمبر ون ملک برازیل کے انتہائی قریب ہے۔حکومتِ ہند کے لائیو اسٹاک ڈیٹا کے مطابق، ملک میں بڑے جانوروں کی یہ ریکارڈ آبادی درج ذیل حصوں پر مشتمل ہے۔اہم خریدار ممالک: ہندوستان کا حلال گوشت بڑے پیمانے پر مسلم ممالک بشمول مصر، ویتنام، ملائیشیا،سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات (UAE) کو برآمد کیا جاتا ہے۔

غزل

یہ مشکل زندگی کٹتی کہاں ہے کاٹ دی میں نے
بڑی مشکل سے کاٹی ہے ترے بن زندگی میں نے

مری پرواز کو مت روکنا تقدیر کہہ کہہ کر
چھڑائی ہے بڑی مشکل سے ساری بے بسی میں نے

سناتی تھی ہمیشہ داستانِ درد جو دھڑکن
سکھایا ہے اسی دھڑکن کو راگِ خوش دلی میں نے

نہیں دل توڑنے کی خو بی مجھ میں اے مرے ہمدم
بڑی محنت سے سیکھی ہے زبانِ دل دہی میں نے

حقیقت جس کو سمجھا تھا گماں تھا وہم تھا میرا
سرابوں کے نگر میں دیکھی بس آزردگی میں نے

جھکایا ہی نہیں سر میں جز در کے ترے مولا
میں بندہ ہوں ترا کی ہے تری ہی بندگی میں نے

محمد عبدالحلیم اطہر سہروردی

کاکروچ جنتا پارٹی

ایک نام،ایک احتجاج یا نوجوان نسل کی اجتماعی پکار؟

اوشین شوکت (کشمیر)

ہندوستان کی تاریخ میں نوجوان ہمیشہ تبدیلی کی علامت رہے ہیں۔ جب بھی کسی دور میں نوجوانوں نے اپنے مستقبل، اپنے حقوق یا اپنے خوابوں کے بارے میں سوال اٹھائے، معاشرے نے ان سوالات کو سنجیدگی سے لیا۔آج کے ہندوستان میں بھی ایک ایسا ہی نام بحث کا مرکز بنا ہوا ہے.... "کاکروچ جنتا پارٹی"۔ چند ماہ قبل تک شاید ہی کسی نے اس نام کے بارے میں سنا ہو،مگر آج یہ نام سوشل میڈیا سے نکل کر قومی سطح کی گفتگو کا حصہ بن چکا ہے۔ بہت سے لوگوں کے لیے یہ محض ایک طنزیہ تحریک ہے،جبکہ بہت سے نوجوان اسے اپنی بے چینی، مایوسی اور امیدوں کی نمائندہ آواز سمجھتے ہیں۔اس تحریک کی بنیاد ایک ایسے ماحول میں پڑی جہاں نوجوانوں کے درمیان تعلیم، روزگار، امتحانات اور مستقبل کے حوالے سے بے شمار سوالات موجود تھے۔مختلف حلقوں میں یہ احساس بڑھ رہا تھا کہ نوجوانوں کی محنت اور ان کے خوابوں کو درپیش مشکلات پر زیادہ سنجیدہ گفتگو ہونی چاہیے۔اسی پس منظر میں "کاکروچ" کا لفظ ایک علامت بن گیا۔ایک ایسا استعارہ جسے تحریک سے وابستہ افراد نے اپنی شناخت اور مزاحمتی اظہار کے طور پر اپنایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ نام سوشل میڈیا پر پھیل گیا۔ ہزاروں نوجوان اس سے جڑنے لگے۔ میمز، ویڈیوز، پوسٹس اور عوامی مباحثوں کے ذریعے یہ تحریک ایک وسیع تر گفتگو میں تبدیل ہوگئی۔لیکن سوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے مسائل ہیں جنہوں نے اتنے نوجوانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا؟ سب سے نمایاں مسئلہ تعلیم اور امتحانات کا ہے۔ملک بھر میں لاکھوں طلبہ مختلف مسابقتی امتحانات کی تیاری کرتے ہیں۔ان کے لیے ایک امتحان محض ایک امتحان نہیں بلکہ زندگی بدلنے کا موقع ہوتا ہے۔ کئی نوجوان برسوں تک تیاری کرتے ہیں، خاندان اپنی جمع پونجی خرچ کرتے ہیں اور والدین اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے خواب دیکھتے ہیں۔ایسے میں جب امتحانی عمل پر سوالات اٹھتے ہیں، امتحانات ملتوی ہوتے ہیں یا بعض مواقع پر منسوخ کیے جاتے ہیں تو نوجوانوں میں مایوسی پیدا ہونا فطری امر ہے۔ بہت سے طلبہ کا مؤقف ہے کہ ایک پرچہ منسوخ ہونے کا مطلب صرف ایک امتحان کا ضائع ہونا نہیں بلکہ اس کے ساتھ ان کی محنت، وقت اور ذہنی سکون بھی متاثر ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ امتحانی شفافیت اور جوابدہی کا مطالبہ اس تحریک کے اہم موضوعات میں شامل رہا ہے۔تعلیم کے ساتھ ساتھ بے روزگاری کا مسئلہ بھی نوجوانوں کی تشویش کا مرکز ہے۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے باوجود لاکھوں نوجوان مناسب روزگار کے منتظر ہیں۔ ڈگریاں ہاتھ میں ہیں مگر مواقع محدود محسوس ہوتے ہیں۔یہی صورتحال نوجوانوں میں مستقبل کے حوالے سے بے یقینی پیدا کرتی ہے۔ مہنگائی بھی اس بحث کا ایک اہم پہلو بن کر سامنے آئی ہے۔ بڑھتے ہوئے تعلیمی اخراجات، کوچنگ مراکز کی فیسیں، رہائش اور روزمرہ زندگی کی مہنگائی نے نوجوانوں اور ان کے خاندانوں پر اضافی بوجھ ڈالا ہے۔ بہت سے نوجوانوں کا کہنا ہے کہ تعلیم حاصل کرنا اور پھر روزگار کی تلاش کرنا پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ دشوار ہوگیا ہے۔حالیہ دنوں میں دہلی میں ہونے والے اجتماعات اور احتجاجی سرگرمیوں نے اس تحریک کو مزید توجہ دلائی۔ وہاں موجود نوجوانوں نے مختلف مسائل پر اپنی رائے پیش کی۔ان کی گفتگو کا محور تعلیم، امتحانی نظام، بے روزگاری، مہنگائی اور نوجوانوں کے مستقبل سے متعلق خدشات تھے۔بعض مظاہرین نے تعلیمی معاملات میں جوابدہی کا مطالبہ کرتے ہوئے وزیرِ تعلیم کے استعفے کی مانگ بھی کی۔ان کا مؤقف تھا کہ اگر نوجوانوں کا مستقبل متاثر ہو رہا ہے تو متعلقہ اداروں اور ذمہ داران کو عوامی سوالات کا جواب دینا چاہیے۔تاہم اس مطالبے کو صرف سیاسی تناظر میں دیکھنا شاید مکمل تصویر پیش نہیں کرتا۔ بہت سے نوجوانوں کے نزدیک یہ دراصل نظام میں شفافیت، احتساب اور اصلاحات کی خواہش کا اظہار ہے۔ان کا کہنا ہے کہ وہ تصادم نہیں بلکہ اعتماد چاہتے ہیں؛ مخالفت نہیں بلکہ بہتری چاہتے ہیں؛ اور احتجاج نہیں بلکہ ایسا نظام چاہتے ہیں جس پر وہ مکمل بھروسہ کر سکیں۔ سوشل میڈیا نے اس تحریک کو ایک نئی جہت دی ہے۔ پہلے جو شکایات محدود حلقوں تک رہ جاتی تھیں، آج وہ چند لمحوں میں لاکھوں لوگوں تک پہنچ جاتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ نوجوان نسل اب پہلے سے زیادہ متحرک اور باشعور نظر آتی ہے۔ وہ سوال پوچھتی ہے، مکالمہ چاہتی ہے اور اپنے مسائل کو قومی سطح پر زیرِ بحث لانا چاہتی ہے۔ اس پورے منظرنامے میں ایک اہم حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ ہندوستان نے حالیہ برسوں میں معیشت، ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل ترقی، بنیادی ڈھانچے اور خلائی تحقیق جیسے شعبوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔لیکن ترقی کا سفر اسی وقت مکمل سمجھا جاسکتا ہے جب ملک کا نوجوان خود کو اس سفر کا حصہ محسوس کرے۔ جب اسے یقین ہو کہ اس کی محنت محفوظ ہے، اس کا امتحان منصفانہ ہے، اس کی ڈگری باوقار ہے اور اس کے لیے مستقبل کے دروازے کھلے ہیں۔کاکروچ جنتا پارٹی سے اتفاق یا اختلاف ممکن ہے، لیکن اس نے ایک اہم سوال ضرور اٹھایا ہے: کیا ہم اپنے نوجوانوں کی بات سن رہے ہیں؟ کیا ہم ان کے خدشات، ان کی پریشانیوں اور ان کے خوابوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ شاید یہی اس تحریک کا سب سے بڑا پیغام ہے۔ یہ صرف ایک نام نہیں، صرف ایک نعرہ نہیں، صرف ایک احتجاج نہیں۔ یہ اس طالب علم کی خاموش راتوں کی کہانی ہے جو امتحان کی تیاری میں جاگتا ہے۔ یہ اس بے روزگار نوجوان کی امید ہے جو ہر صبح ایک نئے موقع کی تلاش میں نکلتا ہے۔ یہ اس خاندان کی دعا ہے جو اپنے بچوں کے روشن مستقبل کا خواب دیکھتا ہے۔اور شاید اسی لیے آج "کاکروچ جنتا پارٹی" ایک سیاسی اصطلاح سے زیادہ ایک سماجی مکالمہ بن چکی ہے.... ایسا مکالمہ جو ہمیں یاد دلاتا ہے کہ کسی بھی قوم کا اصل سرمایہ اس کے نوجوان ہوتے ہیں،اور ان کی آواز کو سننا صرف ایک ذمہ داری نہیں بلکہ ایک قومی ضرورت ہے۔ جب کہ "لوگ کہتے ہیں تحریک، دھرنا و مظاہرہ اور جلوس نکالنے سے کیا ہوتا ہے؟ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہم زندہ ہیں۔حکومت کے لیے ہم ہو سکتے ہیں کیڑے مکوڑے، لیکن ہم زندہ ہیں اور اپنے حقوق کی جنگ لڑنے کے قابل ہیں۔" یہ تبصرہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر 'کاکروچ از بیک' ہینڈل سے پوسٹ کیا گیا ہے۔ یہ بیان اس احتجاجی مظاہرہ کی نمائندگی کر رہا ہے جو راجدھانی دہلی کے جنتر منتر پر ہزاروں نوجوان کر رہے ہیں، جس میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے استعفیٰ کا مطالبہ رکھا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ آج صبح دہلی پولیس نے 'کاکروچ جنتا پارٹی' (سی جے پی) کو جنتر منتر پر مظاہرہ کرنے کی اجازت دے دی، جس کے بعد بڑی تعداد میں نوجوان جنتر منتر کی طرف بڑھتے ہوئے دکھائی دیے۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر پولیس دفتر کی طرف سے جاری خط کے مطابق ابھجیت دیپکے کی طرف سے دی گئی درخواست پر 6 جون 2026 کو صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک دھرنا و مظاہرہ کی منظوری دی گئی۔ یہ اجازت ایک بار کی خصوصی چھوٹ کے طور پر دی گئی ہے۔ پولیس نے کہا کہ مظاہرہ سپریم کورٹ کی ہدایات اور طے شدہ اصولوں کے تحت منعقد کی جائے گی۔ دہلی پولیس سے مظاہرہ کی اجازت ملنے کے بعد ابھجیت دیپکے سیکورٹی انتظامات کے درمیان جنتر منتر پہنچے اور مظاہرہ میں شامل ہوئے۔

جموں کشمیر ہندوستان کا حصہ تھا، ہے، اور رہے گا

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ہندوستانی سفیر نے پاکستان کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ''جموں کشمیر ہندوستان کا حصہ تھا، ہے، اور رہے گا؛

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ہندوستانی سفیر نے پاکستان کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ'' جموں کشمیر ہندوستان کا حصہ تھا، ہے، اور رہے گا، '' ساتھ ہی کشمیر کو اپنا اندرونی معاملہ قرار دیا اور پاکستان پر جھوٹے بیانیے پھیلانے کا الزام عائد کیا۔ ہندوستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی (یو این جی اے) میں جموں وکشمیر کا معاملہ اٹھانے پر پاکستان کو سخت جواب دیتے ہوئے اسے اپنا اندرونی معاملہ قرار دیا۔ نئی دہلی نے اسلام آباد پر جھوٹے بیانیے پھیلانے کا الزام عائد کیا اور اس بات کا اعادہ کیا کہ جموں وکشمیر ہندوستان کا اٹوٹ حصہ ہے۔ بعد ازاں ہندوستان نے سنیچر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جموں وکشمیر کے حوالے سے غیر ضروری اشاروں پر پاکستان کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ جبکہ اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے پروتھنی ہریش نے اسلام آباد پر الزام عائد کیا کہ وہ بار بار اقوام متحدہ کے پلیٹ فارمز کا غلط استعمال کر کے اپنا سیاسی ایجنڈا آگے بڑھاتا ہے اور اندرونی معاملات پر گمراہ کن بیانیے پھیلاتا ہے۔ انہوں نے یہ بات اقوام متحدہ سلامتی کونسل کی سالانہ رپورٹ پر جنرل اسمبلی کے اجلاس میں کہی۔ واضح رہے کہ ان کے بیانات اس وقت آئے جب پاکستان کے مستقل نمائندے عاصم افتخار احمد نے جموں وکشمیر کا ذکر کرتے ہوئے اسلام آباد کی پوزیشن کا اعادہ کیا کہ یہ تنازع اقوام متحدہ سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ جبکہ سخت جواب میں ہریش نے کہا،'' پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس فورم کو بھی اپنے اسی تقسیم کار سیاسی مفادات کے لیے اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم کے غلط استعمال سے نہیں بخشے گا۔ میں پاکستان کو یاد دلانا چاہوں گا کہ اقوام متحدہ سلامتی کونسل کا رکن ہونا بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہ متعصّبانہ اور جھوٹے بیانیے پھیلانے کا فورم نہیں ہے۔'' مزید برآں انہوں نے پاکستان پر اقوام متحدہ سلامتی کونسل میں غلط اور گمراہ کن مواصلات پھیلانے کا بھی الزام عائد کیا۔ دریں اثناء ہندوستان کے دیرینہ موقف کا اعادہ کرتے ہوئے ہریش نے کہا کہ خطے کی حیثیت کے بارے میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ جموں وکشمیر تھا، ہے، اور ہمیشہ ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابلِ تقسیم حصہ رہے گا۔ اس کے برعکس کوئی بھی دعویٰ بے بنیاد، حقائق سے خالی اور تاریخی حقائق سے متصادم ہے۔'' مزید یہ کہ پاکستان کی خالی تقریر اور جھوٹے دعوے اس بنیادی حقیقت کو تبدیل نہیں کریں گے۔'' اس کے علاوہ ہریش نے سلامتی کونسل کی رکنیت میں مستقل اور غیر مستقل دونوں اقسام میں توسیع پر زور دیتے ہوئے اصلاحات کا بھی مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صورتِ حال کو برقرار رکھنا مستقبل میں ادارے کی ساکھ کو نقصان پہنچائے گا۔ تاہم اپنی تقریر کے دوران انہوں نے آسٹریا، کرغزستان، پرتگال، ٹرینیڈاڈ وٹوباگو اور زمبابوے کو ۲۰۲۷-۲۸ء کی مدت کے لیے اقوام متحدہ سلامتی کونسل میں منتخب ہونے پر مبارکباد بھی دی۔

ہندوستانی معیشت کی نمو 7.7 فیصد رہی: راجناتھ سنگھ

وزیرِ دفاع نے کہا کہ ایسے وقت میں جب دنیا کے کئی ممالک معاشی غیر یقینی صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں

نئی دہلی: وزیرِ دفاع راج ناتھ سنگھ نے ہفتہ کو کہا کہ مالی سال 2025-26 کے دوران ہندوستانی معیشت کی شرحِ نمو 7.7 فیصد رہی، جبکہ چوتھی سہ ماہی میں یہ بڑھ کر 8.7 فیصد تک پہنچ گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ گزشتہ بارہ برسوں کے دوران ریفارم، پرفارم، ٹرانسفارم کے اصول پر مبنی پالیسیوں سے پیدا ہونے والی مضبوطی، لچک اور استحکام کا ثبوت ہے۔ وزیرِ دفاع نے کہا کہ ایسے وقت میں جب دنیا کے کئی ممالک معاشی غیر یقینی صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں، ہندوستان دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت کے طور پر اپنی نمایاں حیثیت برقرار رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا،''جب دنیا کے کئی ممالک معاشی غیر یقینی کا سامنا کر رہے ہیں، ہندوستان بدستور دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت کے طور پر نمایاں ہے۔ مالی سال 2025-26 میں ہندوستانی معیشت 7.7 فیصد کی شرح سے بڑھی، جبکہ چوتھی سہ ماہی میں نمو 8.7 فیصد تک پہنچ گئی، جو گزشتہ بارہ برسوں میں ریفارم، پرفارم، ٹرانسفارم کے اصول کے تحت قائم ہونے والی مضبوط بنیادوں اور معیشت کی لچک کو ظاہر کرتی ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قیادت میں ملک نے معاشی ترقی کو استحکام، اعتماد، پائیداری اور عالمی اعتبار کے ساتھ جوڑا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان نے معاشی ترقی کے ساتھ استحکام، اعتماد، پائیداری اور ساکھ کو بھی فروغ دیا ہے۔ قوم کی تعمیر کے لیے ان کی غیر متزلزل وابستگی، اختراع، بنیادی ڈھانچے اور کاروباری سرگرمیوں پر توجہ، اور عالمی سطح کے غیر معمولی چیلنجوں کے دوران ملک کی مؤثر رہنمائی نے ہندوستان کو ایک پُراعتماد، مضبوط اور عالمی سطح پر باوقار معاشی طاقت میں تبدیل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ''وکست بھارت'' کے وژن کی جانب بڑھتے ہوئے یہ غیر معمولی ترقیاتی سفر نئے مواقع پیدا کر رہا ہے اور 140 کروڑ ہندوستانیوں کی امنگوں کو مزید تقویت دے رہا ہے۔ یہ بیان وزارتِ شماریات و پروگرام نفاذ (MoSPI) کے سکریٹری سور بھ گرگ کے اس تبصرے کے بعد سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ مالی سال 2025-26 میں 7.7 فیصد کی جی ڈی پی نمو دوسرے پیشگی تخمینوں (SAE) سے زیادہ رہی، جو عالمی معاشی دباؤ کے باوجود ہندوستانی معیشت کی مضبوطی اور استحکام کی عکاسی کرتی ہے۔ اس سے قبل جمعہ کو وزیرِ اعظم نریندر مودی نے بھی مالی سال 2025-26 میں ملک کی 7.7 فیصد جی ڈی پی نمو پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اسے ہندوستانی معیشت کی مضبوط کارکردگی قرار دیا تھا۔

AINEC نے صحافیوں کے تحفظ اور

چھوٹے اور درمیانے اخبارات کی حمایت کا مطالبہ کیا

نئی دہلی: آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس (AINEC) کی سالانہ جنرل میٹنگ اور سالانہ کانفرنس آج کانفرنس کے قومی صدر جناب رمیش گپتا کی صدارت میں تیج بلڈنگ، B-8، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی میں منعقد ہوئی۔ ملک بھر سے ایڈیٹرز اور نمائندو ں نے صحافیوں کے تحفظ، آزادی صحافت اور چھوٹے اور درمیانے اخبارات کو درپیش بڑھتے ہوئے چیلنجوں سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا۔ اراکین نے صحافیوں پر بڑھتے ہوئے حملوں، اظہارِ رائے کی آزادی پر پابندیوں اور میڈیا اداروں کو درپیش بڑھتے ہوئے معاشی دباؤ پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ کانفرنس نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی جس میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں پر زور دیا گیا کہ وہ صحافیوں اور میڈیا کے پیشہ ور افراد کو مناسب تحفظ، مدد اور مدد فراہم کریں تاکہ وہ بغیر کسی خوف، دھمکی یا مداخلت کے اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔ کانفرنس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ جمہوری اقدار کے تحفظ اور شہریوں کے معلومات کے حق کے تحفظ کے لیے آزاد اور بے خوف پریس ضروری ہے۔ چھوٹے اور درمیانے اخبارات کو درپیش مشکلات پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اراکین نے مشاہدہ کیا کہ یہ اخبارات مقامی خبروں کو پھیلانے، نچلی سطح کے مسائل کو اجاگر کرنے اور قصبوں، اضلاع اور دیہی علاقوں میں کمیونٹیز کے تحفظات کی نمائندگی کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگرچہ بڑے اخبارات بنیادی طور پر قومی اور بین الاقوامی امور پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، لیکن چھوٹی اور درمیانی اشاعتیں مقامی صحافت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کانفرنس نے نوٹ کیا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ساتھ ساتھ سنٹرل بیورو آف کمیونیکیشن (سی بی سی) کی موجودہ اشتہاری پالیسیاں بڑی اشاعتوں کے حق میں ہیں۔ نتیجے کے طور پر، بہت سے چھوٹے اور درمیانے اخبارات کو سنگین مالی رکاوٹوں کا سامنا ہے جس سے ان کی پائیداری اور مقامی کمیونٹیز کے لیے مسلسل خدمات کو خطرہ ہے۔ اسی مناسبت سے کانفرنس نے وزارت اطلاعات و نشریات پر زور دیا کہ وہ چھوٹے اور درمیانے اخبارات کے تحفظات پر غور کرے اور سرکاری اشتہارات کی منصفانہ اور منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے والی پالیسیاں مرتب کرے۔ کانفرنس نے مشاہدہ کیا کہ اس طرح کے اقدامات نچلی سطح کی صحافت کو مضبوط بنانے، میڈیا کے تنوع کو محفوظ رکھنے اور مقامی کمیونٹیز کو قابل اعتماد معلومات حاصل کرنے کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہیں۔

نیپال کے وزیر خارجہ نے این ایس اے اجیت ڈوبھال سے ملاقات کی

اس ملاقات میں نیپال اور ہندوستان کے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے سے متعلق مختلف امور پر بات چیت ہوئی

نئی دہلی: نیپال کے وزیر خارجہ ششیر کھنال نے جمعہ کے روز نئی دہلی میں ہندوستان کے قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال سے ملاقات کی۔ نیپال کے سفارت خانے (ہندوستان) کے مطابق دونوں رہنماؤں نے نیپال اور ہندوستان کے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ایکس پر نیپال کے سفارت خانے (ہندوستان) نے لکھا کہ وزیر خارجہ ششیر کھنال نے آج نئی دہلی میں اپنے دفتر میں ہندوستان کے قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں نیپال اور ہندوستان کے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے سے متعلق مختلف امور پر بات چیت ہوئی۔ جمعہ کے روز نیپال کے وزیر خارجہ ششیر کھنال دوروزہ سرکاری دورے پر ہندوستان پہنچے۔ کھنال ہفتہ کے روز وزیر خارجہ ایس جے شنکر سے مذاکرات کریں گے اور اتوار کو واپس روانہ ہوں گے۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ کے سرکاری ترجمان رندھیر جیسوال نے ان کی آمد کا اعلان کرتے ہوئے ایکس پر لکھا: نیپال کے وزیر خارجہ ششیر کھنال کے پہلے سرکاری دورے پر ان کا گرمجوشی سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ باقاعدہ اعلیٰ سطحی تبادلوں کی روایت کو جاری رکھتے ہوئے یہ دورہ ہندوستان اور نیپال کے درمیان خصوصی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے میں مدد دے گا۔ اسی دوران ہفتہ وار پریس بریفنگ میں جیسوال سے پوچھا گیا کہ کیا کھنال کے ایجنڈے میں رابطہ کاری، تجارت اور سرحدی بنیادی ڈھانچے جیسے امور شامل ہیں۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ نیپالی وزیر خارجہ ابھی ابھی آئے ہیں اور وہ ہمارے وزیر خارجہ سے ملاقات کریں گے۔ ہمارے پاس نیپال کے ساتھ تعاون کا ایک وسیع ایجنڈا ہے جس میں ترقیاتی تعاون، عوامی روابط، تجارت اور سرمایہ کاری شامل ہیں۔ ہم اس کثیر الجہتی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے خواہاں ہیں۔ جیسوال سے یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا وزیر خارجہ نیپال کے وزیر اعظم کے ان حالیہ بیانات پر بات کریں گے جن میں انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ہندوستان نے ان کے کچھ علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ جیسوال نے کہا کہ ملاقات میں تمام متعلقہ دوطرفہ امور پر بات ہوگی۔ سرحدی معاملات کے حوالے سے ہم پہلے ہی اپنا مؤقف واضح کر چکے ہیں اور ان مسائل کے حل کے لیے ایک دوطرفہ میکانزم موجود ہے۔ ہم مناسب وقت پر کسی بھی اعلیٰ سطحی دورے سے متعلق اپ ڈیٹ فراہم کریں گے۔ یہ دورہ مارچ میں وزیر اعظم بالندرا شاہ کی حکومت کے قیام کے بعد سے نیپال کی حکومت کی جانب سے ہونے والی سب سے اعلیٰ سطحی سرکاری مصروفیت ہے۔

مرکز نے نوجوان اچیورز کیلئے دہلی میں مائی بھارت یوتھ کنونشن کا انعقاد کیا

نئی دہلی: مرکز نے ہفتہ کو نوجوانوں کے امور اور کھیل کی وزارت کی طرف سے شروع کی گئی مائی بھارت مہم کے تحت نئی دہلی کے تیاگراج اسٹیڈیم میں یوتھ فار وکست بھارت مائی بھارت یوتھ کنونشن کا انعقاد کیا۔ ملک کی ترقی کے پیچھے محرک کے طور پر نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن کے مطابق، اس تقریب میں ملک بھر سے 6,000 سے زیادہ حاضرین نے شرکت کی جن میں بشمول طلباء، نوجوان پیشہ ور افراد، نوجوان خواتین، کاروباری افراد، مواد کے تخلیق کار، اختراع کار، ابھرتے ہوئے رہنما اور کامیابی حاصل کرنے والے نوجوان شامل تھے۔ نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کے مرکزی وزیر ڈاکٹر منسکھ منڈاویہ اور دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے ساتھ ملک کے مختلف حصوں سے ممتاز لیڈروں، مہمانوں اور یوتھ آئیکنز نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ کنونشن میں شرکت کرنے والوں میں گروندر ویر سنگھ، 100 میٹر کے موجودہ قومی ریکارڈ ہولڈر تھے۔ بالی ووڈ اداکار وکرانت میسی، کاروباری شخصیت امن گپتا، بوٹ کے شریک بانی ؛ اولمپک میڈلسٹ امن سہراوت؛ اور یو پی ایس ایس حاصل کرنے والے اور سرکردہ قومی مواد تخلیق کار اور دیگر بااثر نوجوان آوازوں کے علاوہ جنہوں نے اپنے کام اور سماجی اثرات سے لاکھوں لوگوں کو متاثر کیا ہے۔ اس تقریب میں ملک بھر سے ابھرتے ہوئے نوجوان ٹیلنٹ کو بھی اعزاز سے نوازا گیا، جنہوں نے مختلف شعبوں جیسے کہ کھیل، کاروبار، حکمرانی اور مواد کی تخلیق میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

بنگلورو میں روشن بیگ سے رکن پارلیمان عمران مسعود کی ملاقات

ملک وملت کے اہم مسائل پر تبادلہ خیال، کارکنوں اور خیر خواہوں کی بڑی تعداد موجود

بنگلورو: سینئر کانگریس رہنما، رکنِ پارلیمان سہارنپور عمران مسعود نے اپنے دورۂ بنگلورو کے موقع پر اپنے دیرینہ رفیق، سابق وزیر اور کرناٹک کی سیاست کی معروف شخصیت آر روشن بیگ سے جے محل میں واقع ان کے دفتر پہنچ کر ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران دونوں قائدین کے درمیان ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال، اقلیتوں کے مسائل، قومی یکجہتی اور ملتِ اسلامیہ کو درپیش چیلنجز سمیت مختلف اہم موضوعات پر تفصیلی تبادلۂ خیال ہوا۔ ذرائع کے مطابق دونوں رہنماؤں نے عوامی فلاح و بہبود اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے مشترکہ کوششوں کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ عمران مسعود نے آر روشن بیگ کی طویل سیاسی، سماجی اور عوامی خدمات کو سراہتے ہوئے ان سے مختلف اہم موضوعات پر مشاورت کی۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان باہمی احترام اور دیرینہ رفاقت کی جھلک ملاقات کے دوران نمایاں طور پر دیکھی گئی۔ اس موقع پر آر روشن بیگ کے خیر خواہوں، دوستوں، سیاسی کارکنوں اور مداحوں کی کثیر تعداد بھی موجود تھی، جنہوں نے عمران مسعود کا پُرتپاک استقبال کیا۔ خواضح رہے کہ عمران مسعود کا شمار کانگریس کے ان رہنماؤں میں ہوتا ہے جو لوک سبھا میں اقلیتوں، بالخصوص مسلمانوں کے مسائل کو مؤثر انداز میں اٹھاتے رہے ہیں۔ ان کی پارلیمانی سرگرمیوں اور بے باک موقف نے انہیں قومی سطح پر ایک نمایاں شناخت عطا کی ہے۔

بھارت نے پاکستان پر بین الاقوامی پلیٹ فارمز کے غلط استعمال پر تنقید کی

اقوام متحدہ: ہفتہ کو، ہندوستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی (یو این جی اے) کے دوران پاکستان کے خلاف سخت موقف اختیار کرتے ہوئے اسلام آباد پر اپنے تنگ سیاسی ایجنڈے کو فروغ دینے کے لیے اقوام متحدہ کے معزز پلیٹ فارمز کا غلط استعمال کرنے کا الزام لگایا۔ ہندوستان نے اپنے موقف کو دہرایا کہ جموں و کشمیر قوم کا اٹوٹ اور لازم وملزوم حصہ ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (یو این ایس سی) کی سالانہ رپورٹ پر مرکوز یو این جی اے کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے ہریش پروتھنی نے جموں وکشمیر کے حوالے سے پاکستانی نمائندے کے بے بنیاد ریمارکس کا مؤثر انداز میں جواب دیا۔ ہریش نے کہا،''میں ہندوستان کے اندرونی معاملات، خاص طور پر مرکز کے زیر انتظام جموں و کشمیر کے حوالے سے پاکستان کے غیر ضروری حوالہ جات کی وجہ سے جواب دینے پر مجبور ہوں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پاکستان گمراہ کن معلومات پھیلانے کے لیے بار بار بین الاقوامی فورمز کا استعمال کر رہا ہے۔ مزید برآں، انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستان نے بھارت سے متعلق مسائل سے متعلق غلط معلومات پھیلا کر یو این ایس سی کے رکن کی حیثیت سے اپنی حیثیت کا غلط استعمال کیا ہے۔ انہوں نے ریمارکس دیئے، پاکستان نے ایک بار پھر اس معزز پلیٹ فارم کو اپنے منقسم سیاسی مفادات کے لیے غلط استعمال کرنے کا انتخاب کیا ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی رکنیت اہم ذمہ داریوں کے ساتھ آتی ہے، اور اسے متعصّبانہ اور جھوٹے بیانیے کے پرچار کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ ہندوستان کے دیرینہ موقف کو دہراتے ہوئے، ہریش نے زور دیا کہ جموں وکشمیر''ہندوستان کا اٹوٹ انگ تھا، ہے، اور رہے گا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ کوئی بھی مخالف دعوے تاریخی حقائق کے خلاف ہیں اور زمینی حقائق کو تبدیل نہیں کریں گے۔

اہم شعبوں میں درآمدی انحصار میں کمی کے باعث

میک ان انڈیا کی کوششیں نتائج دکھا رہی ہیں: بینک آف بڑودہ

نئی دہلی: گھریلو مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے ہندوستان کی کوششوں کے نتائج برآمد ہوتے دکھائی دے رہے ہیں، کئی اہم شعبوں بشمول الیکٹریکل، کیمیکل، کیپیٹل گڈز اور کنزیومر پائیدار اشیاء پر درآمدی انحصار کم ہو رہا ہے، یہاں تک کہ مغربی ایشیا کے جاری بحران کے درمیان عالمی سپلائی چینز دباؤ کا شکار ہیں۔ بینک آف بڑودا کی ہفتہ کو جاری ہونے والی ایک تحقیقی رپورٹ میں کہا گیا انڈیا انکارپوریشن کے سالوں میں بڑے پیانے پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے، سیکٹر لیول ڈیٹا زیادہ خود انحصاری کی طرف بتدریج تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے۔ رپورٹ میں نوٹ کیا گیا کہ اگرچہ ہیڈ لائن کی درآمدات سے خالص فروخت کا تناسب فلیٹ ہے، پھر بھی سیکٹر کے مخصوص تناسب میں کمی آئی ہے خاص طور پر جہاں درآمدات پر انحصار زیادہ ہے۔ مطالعہ نے 372,1 غیر مالیاتی کمپنیوں کا تجزیہ کیا اور پتہ چلا کہ ہندوستان کا مجموعی درآمد سے خالص فروخت کا تناسب مالی سال 25 میں 3.22 فیصد رہا، جبکہ مالی سال 19 میں یہ 9.22 فیصد تھا۔ تاہم، رپورٹ نے کئی شعبوں میں نمایاں بہتری کو اجاگر کیا جہاں درآمدی آدانوں نے تاریخی طور پر اہم کردار ادا کیا ہے۔ الیکٹریکلز کے لیے، درآمد سے خالص فروخت کا تناسب مالی سال 25 میں تیزی سے گر کر 7.13 فیصد ہو گیا جو مالی سال 19 میں 7.22 فیصد تھا۔ سیکٹر کے اندر، کیبل کی درآمد کی شدت مالی سال 19 میں 21.8 فیصد سے کم ہو کر 12.5 فیصد ہو گئی ہے۔ جبکہ''الیکٹرانک اجزاء کے لیے بھی، یہ مالی سال 25 میں 31.5 فیصد سے 25.8 فیصد تک گر گئی ہے۔ کیمیکل سیکٹر نے بھی درآمدی انحصار میں نمایاں کمی ریکارڈ کی، جس کا تناسب مالی سال 25 میں 22.5 فیصد تک گر گیا جو مالی سال 19 میں 27.5 فیصد تھا۔ رپورٹ کے مطابق، کاربن بلیک میں بڑی کمی واقع ہوئی ہے (مالی سال 19 میں درآمدی ٹو نیٹ سیلز کے تناسب سے 55 فیصد، مالی سال 25 میں یہ کم ہو کر 35.6 فیصد رہ گیا)۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ کاربن بلیک ایک اہم انٹرمیڈیٹ ان پٹ ہے جو ٹائر مینوفیکچرنگ، پلاسٹک، الیکٹرانکس اور بیٹریوں میں استعمال ہوتا ہے۔ رپورٹ میں اس رجحان کو پالیسی اقدامات سے منسوب کیا گیا ہے جس کا مقصد گھریلو مینوفیکچرنگ ماحولیاتی نظام کو مضبوط کرنا ہے۔

روسی صدر پوتن نے ہندوستان کو

سخوئی ایس یو ۵۷ جیٹ کی مشترکہ پیداوار کی پیشکش کی

ماسکو/نئی دہلی: روسی صدر ولادیمیر پوتن نے ہندوستان کو پانچویں نسل کے سخوئی ایس یو 57 اسٹیلتھ لڑاکا طیارے کی پیشکش کی ہے اور دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کے حصے کے طور پر ہندوستان میں اس کی مشترکہ پیداوار کی تجویز پیش کی ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ اکنامک فورم کے موقع پر عالمی میڈیا سے بات کرتے ہوئے، پوتن نے روس کی ہندوستان کو پہلے کی تجویز کو یاد کیا اور اسٹیلتھ طیاروں کی برآمد اور مشترکہ پیداوار پر نئی دہلی کے ساتھ تعاون کے لیے ملک کی تیاری کی تصدیق کی۔'' جہاں تک Su-57 کا تعلق ہے، ایک موقع پر ہم نے اپنے ہندوستانی دوستوں کو اس ٹیکنالوجی پر مل کر کام کرنے کی تجویز دی۔ یہ پانچویں نسل کی ٹیکنالوجی ہے- میرے خیال میں یہ اب تک دنیا میں سب سے بہتر ہے۔ پچھلی بات چیت کا حوالہ دیتے ہوئے، پوتن نے کہا کہ ہندوستان نے اس پروگرام سے وعدہ کرنے سے پہلے انتظار کرنے اور اس کا جائزہ لینے کو ترجیح دی تھی۔ اصولی طور پر، یہ ہماری (روس-انڈیا) پروڈکٹ ہوسکتی تھی۔ ہم نے اسے آزادانہ طور پر بنایا ہے۔ اور ہم ہندوستان کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے تیار ہیں، کام کرنے اور ترقی کرنے کے لیے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ سخوئی ایس یو 57 روس کا پہلا آپریشنل پانچویں نسل کا اسٹیلتھ ملٹی رول لڑاکا طیارہ ہے جسے روس کے سخوئی ڈیزائن بیورو نے تیار کیا ہے۔ یہ روس کا جدید ترین لڑاکا جیٹ ہے جو الیکٹرانک جنگی نظام اور طویل فاصلے تک درست حملوں کے ساتھ اسٹیلتھ خصوصیات کو یکجا کرتا ہے۔ اس کی تیز رفتار ماک 2 ہے۔ اس طیارے نے یوکرین کی جنگ میں جنگی تعیناتی دیکھی ہے۔ تاہم، SU-57 کو محدود پیداواری تعداد، پابندیوں کے دباؤ، اور محدود جنگی روزگار کی وجہ سے ایک حد تک شکوک وشبہات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بھارت اور روس تقریباً 15 سالوں سے پانچویں نسل کے لڑاکا طیارے کی مشترکہ ترقی اور پیداوار کے لیے بات چیت کر رہے تھے۔ تاہم، 2021 میں، بھارت نے روس کو بتایا کہ وہ اس کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے تیار نہیں ہے، بنیادی طور پر اس منصوبے میں زیادہ لاگت کی وجہ سے۔ لاگت کا تخمینہ تقریباً 30 بلین امریکی ڈالر یا 2 لاکھ کروڑ روپے تھا۔

ہندوستان میں ڈیٹا سینٹر صلاحیت ۲۰۳۰ رتک ۸ ر گیگاواٹ تک پہنچنے کا امکان

اس اضافے کی ایک بڑی وجہ مشرقِ وسطیٰ میں صلاحیت کی محدود دستیابی ہے، جس کے باعث ڈیٹا سینٹرز کی طلب ہندوستان کی جانب منتقل ہو رہی ہے۔

نئی دہلی: عالمی تحقیقی وسرمایہ کاری ادارے برنسٹین نے پیش گوئی کی ہے کہ ہندوستان کی ڈیٹا سینٹر صلاحیت موجودہ 1.5 گیگاواٹ سے بڑھ کر 2030 تک 5 سے 8 گیگاواٹ کے درمیان پہنچ سکتی ہے۔ اس اضافے کی ایک بڑی وجہ مشرقِ وسطیٰ میں صلاحیت کی محدود دستیابی ہے، جس کے باعث ڈیٹا سینٹرز کی طلب ہندوستان کی جانب منتقل ہو رہی ہے۔ برنسٹین کے مطابق اس شعبے میں کامیابی کا سب سے اہم عنصر کمپیوٹنگ ہارڈ ویئر نہیں بلکہ مناسب مقامات پر زمین اور سب اسٹیشن سے بجلی کی دستیابی ہوگی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ نوی ممبئی میں زمین کے حصول کے لیے پہلے ہی سخت مقابلہ شروع ہو چکا ہے اور زمین کی قیمتیں گزشتہ سودوں کے مقابلے میں زیادہ سطح پر پہنچ رہی ہیں۔ ایسے ادارے جو پہلے سے تھرمل آلات، گرڈ کنیکٹیویٹی اور وسیع اراضی کے ذخائر رکھتے ہیں، اس شعبے میں غالب رہیں گے۔ برنسٹین کے صنعتی جائزے کے مطابق ہندوستان میں کمپیوٹنگ آلات کے بغیر ڈیٹا سینٹر کے قیام کی لاگت تقریباً 50 کروڑ روپے فی میگاواٹ ہے، جو امریکہ کے مقابلے میں کم ہے۔ رپورٹ میں دو اہم کاروباری ماڈلز کا ذکر کیا گیا ہے: کولوکیشن ماڈل: اس ماڈل میں کمپنیاں بنیادی ڈھانچہ تعمیر کر کے اسے بڑی ٹیکنالوجی کمپنیوں اور اداروں کو کرائے پر دیتی ہیں، جبکہ صارفین اپنے جی پی یوز خود فراہم کرتے ہیں۔ اس ماڈل میں سرمایہ کاری کی واپسی تقریباً پانچ سال میں متوقع ہے اور فی میگاواٹ لاگت 80 لاکھ سے 5.1 کروڑ امریکی ڈالر تک ہو سکتی ہے۔ نیو کلاؤڈ یا جی پی یو ہوسٹنگ ماڈل: اس ماڈل میں آپریٹر خود جی پی یوز کا مالک ہوتا ہے اور مکمل کمپیوٹنگ کلسٹر کرائے پر فراہم کرتا ہے۔ اس سے فی آئی ٹی میگاواٹ آمدنی کولوکیشن ماڈل کے مقابلے میں 8 سے 10 گنا زیادہ ہو سکتی ہے، تاہم اس کے لیے تقریباً 5.4 کروڑ امریکی ڈالر فی میگاواٹ سرمایہ کاری درکار ہوتی ہے اور تکنیکی فرسودگی سمیت کئی اضافی خطرات بھی موجود ہوتے ہیں۔ برنسٹین کا خیال ہے کہ ہندوستانی کمپنیاں زیادہ تر کولوکیشن ماڈل اختیار کریں گی تاکہ جی پی یوز سے متعلق مالی خطرات بڑی ٹیکنالوجی کمپنیوں کے ذمے رہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ میں پی جے ایم اور ای آر سی او ٹی جیسے خطے کم لاگت والی زمین، غیر منضبط بجلی منڈیوں اور تیز تر گرڈ کنکشن کی وجہ سے ڈیٹا سینٹر مراکز بن گئے۔ تاہم اب امریکہ میں گرڈ سے منسلک ہونے کے لیے اوسط انتظار کا وقت تقریباً چھ سال ہو چکا ہے، جس سے فوری دستیاب بجلی کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ برنسٹین نے نشاندہی کی کہ امریکہ میں گیس اور جوہری توانائی رکھنے والی کمپنیاں، جیسے وسٹرا، کانسٹیلیشن اور این آر جی، گزشتہ چار برسوں میں چار سے آٹھ گنا تک ترقی کر چکی ہیں، کیونکہ ڈیٹا سینٹرز کی طلب کے باعث بجلی کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

بھارت کی آبدوزی صلاحیتوں میں بڑا اضافہ

6 کے بجائے 9 نئی روایتی آبدوزیں حاصل کرنے کا منصوبہ

نئی دہلی: بھارت نے اپنی زیرِ آب دفاعی صلاحیتوں کو مزید مضبوط بنانے کے لیے روایتی ڈیزل الیکٹرک آبدوزوں کی تعداد بڑھانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حکومت اب ابتدائی مرحلے میں 6 کے بجائے 9 نئی روایتی آبدوزیں حاصل کرنے پر غور کر رہی ہے تاکہ مستقبل میں بحری چیلنجز کا مؤثر مقابلہ کیا جا سکے۔ رپورٹ کے مطابق پہلے مرحلے میں پروجیکٹ 75(I) کے تحت 6 جدید آبدوزیں حاصل کی جائیں گی، جن کے بعد مزید 3 آبدوزوں کا آرڈر دیا جائے گا۔ اس کے بعد دوسرے مرحلے میں پروجیکٹ 76 کے تحت کم از کم 6 مزید مقامی طور پر تیار کردہ آبدوزیں بنانے کا منصوبہ ہے۔ دفاعی ذرائع کے مطابق اس فیصلے کے پیچھے چین اور پاکستان کی تیزی سے بڑھتی ہوئی بحری اور آبدوزی صلاحیتیں ایک اہم وجہ ہیں۔ چین اس وقت دنیا کے بڑے آبدوزی بیڑوں میں شمار ہوتا ہے جبکہ پاکستان بھی اپنی آبدوزی قوت میں اضافہ کر رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارتی بحریہ کی موجودہ کئی آبدوزیں آئندہ دہائیوں میں ریٹائر ہونے والی ہیں، جس کے باعث نئے پلیٹ فارمز کی فوری ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اسی تناظر میں حکومت زیرِ آب جنگی صلاحیتوں کو ترجیحی بنیادوں پر بڑھانے کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔ ذرائع کے مطابق مجوزہ آبدوزوں میں جدید ایئر انڈیپنڈنٹ پروپلشن (AIP) ٹیکنالوجی شامل ہوگی، جس سے وہ طویل عرصے تک پانی کے اندر رہ کر کارروائیاں انجام دینے کے قابل ہوں گی۔ اس منصوبے سے نہ صرف بھارتی بحریہ کی آپریشنل صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا بلکہ مقامی دفاعی صنعت اور آبدوز سازی کے شعبے کو بھی فروغ ملے گا۔ ماہرین کے مطابق بھارت کی یہ حکمت عملی خطے میں بڑھتے ہوئے بحری مقابلے اور بحرِ ہند میں طاقت کے توازن کو برقرار رکھنے کی وسیع تر کوششوں کا حصہ ہے، جہاں زیرِ آب جنگی صلاحیتوں کو مستقبل کی بحری حکمت عملی کا اہم ستون سمجھا جا رہا ہے۔ بھارت کی زیرِ آب دفاعی اور عسکری صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے لیے حالیہ مہینوں میں انتہائی اہم پیش رفت ہوئی ہے، جس سے ملک کی بحری طاقت میں بڑا اضافہ ہوا ہے۔ مئی اور جون 2026 کی تازہ ترین رپورٹس کے مطابق، بھارت نے بحرِ ہند میں چین کی بڑھتی ہوئی موجودگی اور پاکستان کی بحری سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے روایتی اور جوہری دونوں اقسام کے آبدوزی پروگراموں کو تیز کر دیا ہے۔ بھارتی حکومت نے اپنے دفاعی منصوبے کے تحت ابتدائی مرحلے میں 6 کے بجائے 9 نئی روایتی آبدوزیں حاصل کرنے کا بڑا فیصلہ کیا ہے۔

کمار منگلم برلا نے آر ایس ایس کو قوم سازی کی مضبوط قوت قرار دیا

آر ایس ایس کے کارکن تربیتی کیمپ کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قوم کی تعمیر اور ملک کی ترقی میں تنظیم کا کردار نہایت اہم ہے

آدتیہ برلا گروپ کے چیئرمین کمار منگلم برلا نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ تنظیم نے آزادی سے قبل کے دور سے لے کر قدرتی آفات اور قومی بحرانوں تک ہر مرحلے پر ملک اور سماج کا ساتھ دیا ہے۔ آر ایس ایس کے کارکن تربیتی کیمپ کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قوم کی تعمیر اور ملک کی ترقی میں تنظیم کا کردار نہایت اہم ہے۔ ہندوستان کے معروف صنعت کار اور آدتیہ برلا گروپ کے چیئرمین کمار منگلم برلا نے جمعرات کو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم نے بارہا یہ ثابت کیا ہے کہ وہ ملک اور سماج کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس کے کردار اور قوم سازی میں اس کی شراکت کے بارے میں ان کا یقین وقت گزرنے کے ساتھ مزید مستحکم ہوا ہے۔ کمار منگلم برلا نے ان خیالات کا اظہار آر ایس ایس کے ''کاریکرتا وکاس ورگ ۲'' تربیتی کیمپ کی اختتامی تقریب میں کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ملک کی ترقی اور قومی تعمیر کے عمل میں آر ایس ایس کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جو بھی شخص تنظیم کے کام، ڈھانچے اور سرگرمیوں کا غیر جانبدارانہ مشاہدہ کرے گا، وہ اس کے نظم و ضبط، وسعت اور خدمات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ انہوں نے آر ایس ایس کے وسیع نیٹ ورک کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ تنظیم کی ملک بھر میں تقریباً ۸۳ ہزار شاخیں سرگرم عمل ہیں، جبکہ اس سے وابستہ رضا کاروں کی تعداد ۶۰ لاکھ کے قریب ہے۔ برلا کے مطابق آر ایس ایس اور اس سے منسلک ادارے ایک لاکھ ۷۷ ہزار سے زائد سماجی وفلاحی اقدامات چلا رہے ہیں، جو مختلف شعبوں میں عوامی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ کمار منگلم برلا نے اپنے خطاب میں کہا کہ ''۸۳ ہزار شاخیں، ۶۰ لاکھ رضا کار، ایک لاکھ ۷۷ ہزار خدمت کے منصوبے اور بے شمار تنظیمیں ایک ہی سمت میں کام کر رہی ہیں۔ یہ واقعی ایک غیر معمولی مثال ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''آزادی سے قبل کے دور سے لے کر زلزلوں، سونامی اور ملک کو درپیش بے شمار دیگر چیلنجز تک، آر ایس ایس ہمیشہ ملک اور معاشرے کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی رہی ہے۔'' صنعت کار نے اس بات پر زور دیا کہ آر ایس ایس صرف ایک تنظیم نہیں بلکہ ایک ایسی سماجی قوت ہے جس نے مختلف ادوار میں قومی یکجہتی، سماجی خدمت اور عوامی فلاح کے میدان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ان کے مطابق قدرتی آفات، ہنگامی حالات اور مشکل اوقات میں تنظیم کے رضا کاروں نے امدادی اور بحالی کے کاموں میں فعال حصہ لیا، جس کے باعث عوام میں اس کی ایک منفرد شناخت قائم ہوئی۔ برلا کے بیان کو سیاسی اور سماجی حلقوں میں اہمیت دی جا رہی ہے، کیونکہ ملک کے بڑے صنعتی گروپوں میں شمار ہونے والے آدتیہ برلا گروپ کے سربراہ کی جانب سے آر ایس ایس کی کھل کر تعریف ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب تنظیم اپنی صد سالہ تقریبات اور توسیعی سرگرمیوں کے مختلف مراحل سے گزر رہی ہے۔ مبصرین کے مطابق ان کا یہ بیان آر ایس ایس کی سماجی اور قومی سطح پر موجودگی اور اثر و رسوخ کے حوالے سے ایک اہم اظہارِ خیال سمجھا جا رہا ہے۔ تقریب کے دوران آر ایس ایس کے کارکنوں اور عہدیداروں نے بھی تنظیم کی مختلف سرگرمیوں، تربیتی پروگراموں اور سماجی خدمت کے منصوبوں کا جائزہ پیش کیا۔ مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ تنظیم مستقبل میں بھی قومی ترقی، سماجی ہم آہنگی اور عوامی خدمت کے میدان میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے گی۔

بھارت اور امریکہ کے درمیان عبوری تجارتی معاہدہ جولائی تک طے پانے کا امکان: پیوش گوئل

نئی دہلی: بھارت اور امریکہ کے درمیان عبوری تجارتی معاہدے کے پہلے مرحلے کو جولائی کے وسط تک حتمی شکل دیے جانے کا امکان ہے۔ بھارتی وزیرِ تجارت پیوش گوئل نے کہا ہے کہ دونوں ممالک معاہدے کے باقی ماندہ نکات کو تیزی سے حتمی شکل دینے میں مصروف ہیں۔ بھارتی وزیر کے مطابق حالیہ دنوں میں امریکی تجارتی حکام کا ایک وفد نئی دہلی میں موجود رہا، جہاں دونوں فریقین کے درمیان تفصیلی مذاکرات ہوئے۔ ان کا کہنا تھا کہ مذاکرات مثبت انداز میں آگے بڑھ رہے ہیں اور بیشتر اہم معاملات پر اتفاق رائے پیدا ہو چکا ہے۔ رپورٹس کے مطابق مجوزہ معاہدے کا پہلا مرحلہ بھارت کو امریکی منڈی میں بعض شعبوں میں اپنے حریف ممالک کے مقابلے میں ترجیحی رسائی فراہم کر سکتا ہے، جس سے برآمدات اور دوطرفہ تجارت کو فروغ ملنے کی توقع ہے۔ ذرائع کے مطابق دونوں ممالک فروری میں ایک ابتدائی تجارتی فریم ورک پر متفق ہوئے تھے، جس کا مقصد ایک جامع دوطرفہ تجارتی معاہدے کی جانب پیش رفت کرنا تھا۔ اس فریم ورک میں ٹیرف، غیر ٹیرف رکاوٹوں، سپلائی چین تعاون اور ڈیجیٹل تجارت سمیت متعدد شعبے شامل ہیں۔ اگرچہ مذاکرات میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے، تاہم بعض تجارتی مسائل اب بھی زیرِ بحث ہیں۔ حالیہ دنوں میں امریکہ نے جبری مشقت سے متعلق خدشات کے تحت بھارتی درآمدات پر اضافی محصولات کی تجویز بھی پیش کی ہے۔

بھارت میں یونیورسٹی آف لیورپول کا کیمپس قائم کرنے کی منظوری۔ بنگلورو میں ہوگا افتتاح

نئی دہلی: برطانیہ کی معروف یونیورسٹی یونیورسٹی آف لیورپول کو بھارت میں اپنا پہلا کیمپس قائم کرنے کی باضابطہ منظوری مل گئی ہے۔ بھارتی وزارتِ تعلیم نے یونیورسٹی کو لیٹر آف اپروول جاری کر دیا ہے، جس کے بعد ادارہ بنگلورو میں اپنی تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز کرے گا۔ منظوری کی تقریب میں بھارتی وزیرِ تعلیم دھرمندر پردھان، وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور برطانیہ کی وزیر خارجہ یووٹے کوپر سمیت دونوں ممالک کے اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ رپورٹس کے مطابق بنگلورو کیمپس میں ابتدائی طور پر بزنس مینجمنٹ، کمپیوٹر سائنس، فنانس، بایومیڈیکل سائنسز اور گیم ڈیزائن سمیت مختلف انڈرگریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ پروگرام پیش کیے جائیں گے۔ مستقبل میں مزید شعبوں کو بھی شامل کرنے کا منصوبہ ہے۔ یونیورسٹی کا کیمپس بنگلورو کے ایلمبک سٹی میں قائم کیا جائے گا، جہاں جدید کلاس رومز، تحقیقی مراکز، خصوصی لیبارٹریاں اور صنعت و اکیڈمیا کے اشتراک کے لیے جدید سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ ماہرین کے مطابق یہ پیش رفت بھارت کی نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 کے تحت اعلیٰ تعلیم کے بین الاقوامی معیار کو فروغ دینے کی کوششوں کا اہم حصہ ہے۔

ہرمز بحران ہندوستان نے عمان

معاہدے کے ذریعے نیا تجارتی گیٹ وے حاصل کیا

نئی دہلی: عمان کے ساتھ ہندوستان کی بڑھتی ہوئی شراکت داری آبنائے ہرمز کی بندش کی وجہ سے سپلائی میں رکاوٹوں کے درمیان دہلی کو اہم درآمدات کے لیے ایک متبادل راستہ پیش کرتی ہے۔ ماہرین نے جمعہ کو کہا، کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ اس ہفتے کے شروع میں نافذ ہوا تھا۔ ہندوستان۔عمان جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے کے تحت، ہندوستان اپنی زیادہ تر اشیاء

بغیر محصولات کے برآمد کرے گا، جو عمان کو ہندوستان کی برآمدات کی کل مالیت کا تقریباً 99 فیصد احاطہ کرے گا۔ اگرچہ کم ٹیرف اور بہتر تجارتی قوانین سے ہندوستانی کاروباروں کو مسابقتی رہنے میں مدد ملے گی، لیکن پیر کو نافذ ہونے والا معاہدہ 28 فروری کو ایران پر امریکی۔اسرائیلی حملوں کے بعد مشرق وسطیٰ سے توانائی کی سپلائی میں خلل پڑنے پر آیا ہے۔ ہندوستان اور عمان کے درمیان جامع اقتصادی شراکت داری معاہدہ (سیپا) کے نافذ ہونے کو مشرق وسطیٰ میں بحران اور آبنائے ہرمز کی بندش کی وجہ سے فوری طور پر اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ عمان میں ہندوستان کے سابق سفیر اور وویکا نند انٹرنیشنل فاؤنڈیشن کے ایک معزز ساتھی انیل وادھوا نے کہا کہ ہندوستان کے لیے، یہ معاہدہ اس کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے بارے میں ہے جب عالمی سپلائی چینز کے نیچے زمین بدل رہی ہے۔'' اگرچہ ہندوستان نے تنوع کی کوششیں شروع کی ہیں، لیکن وہ اب بھی اپنے تقریباً 30 فیصد خام تیل اور ایل پی جی کی 90 فیصد درآمدات کے لیے بند آبنائے ہرمز کے راستے پر منحصر ہے۔ ایک بیان میں، ہندوستان کی تجارت اور صنعت کی وزارت نے کہا کہ عمان کی سہر، دقم اور صلالہ میں اسٹریٹجک بندرگاہیں ہندوستانی برآمد کنندگان کو وسیع خلیجی خطے اور مشرقی افریقی منڈیوں تک بہتر رسائی فراہم کریں گی، کیونکہ سیپا سے ''ایک نئے تجارتی گیٹ وے کو تقویت ملے گی۔ وادھوا نے عرب نیوز کو بتایا کہ یہ معاہدہ ہندوستان کو متعدد عملی اوزار فراہم کرتا ہے، بشمول متبادل لاجسٹکس، ایک دوستانہ نقل و حمل کی بنیاد، سرمایہ کاری کے روابط، اور ایک تجارتی شراکت دار جو راہداریوں کو کھلا رکھ سکتا ہے۔ اگرچہ یہ معاہدہ'' بھارت کو کسی بڑی علاقائی جنگ کے معاشی جھٹکے سے مکمل طور پر محفوظ نہیں کر سکتا یا جامع بحری اور سفارتی حکمت عملیوں کے متبادل کے طور پر کام نہیں کر سکتا، یہ اب بھی ایک اہم اور بروقت کردار ادا کرتا ہے۔

میانمار کا بھارت کی جانب جھکاؤ، چین پر انحصار کم کرنے کی کوشش

میانمار کے صدر جنرل من آنگ ہلائنگ کے حالیہ دورۂ بھارت کو علاقائی سفارت کاری میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے

نیپیڈاؤ: میانمار کے صدر جنرل من آنگ ہلائنگ کے حالیہ دورۂ بھارت کو علاقائی سفارت کاری میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ دورہ اس بات کا اشارہ ہے کہ میانمار اپنی خارجہ پالیسی میں توازن پیدا کرتے ہوئے چین پر حد سے زیادہ انحصار کم کرنے اور بھارت سمیت دیگر علاقائی شراکت داروں کے ساتھ تعلقات مضبوط بنانے کا خواہاں ہے۔ رپورٹس کے مطابق صدر من آنگ ہلائنگ نے بھارت میں وزیر اعظم نریندر مودی سمیت اعلیٰ قیادت سے ملاقاتیں کیں، جبکہ تجارت، رابطہ کاری، سرمایہ کاری اور سیکورٹی تعاون پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں ممالک نے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں، سرحدی رابطوں اور اقتصادی تعاون کو مزید فروغ دینے پر اتفاق کیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ چین میانمار کا سب سے اہم اقتصادی اور اسٹریٹجک شراکت دار ہے، لیکن نیپیڈاؤ میں یہ احساس بڑھ رہا ہے کہ کسی ایک طاقت پر ضرورت سے زیادہ انحصار طویل مدت میں اس کی سفارتی خودمختاری کو محدود کر سکتا ہے۔ اسی لیے میانمار بھارت کے ساتھ تعلقات کو وسعت دے کر اپنے سفارتی اور اقتصادی آپشنز میں اضافہ کرنا چاہتا ہے۔ بھارت کے لیے بھی میانمار خصوصی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ جنوب مشرقی ایشیا تک زمینی رسائی کا واحد دروازہ اور ''ایکٹ ایسٹ پالیسی'' کا اہم ستون ہے۔ نئی دہلی میانمار کے ساتھ بہتر تعلقات کے ذریعے اپنی شمال مشرقی ریاستوں کی سکیورٹی، علاقائی رابطہ کاری اور تجارتی مفادات کو مضبوط بنانا چاہتا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق چین اور بھارت دونوں میانمار کو اپنی علاقائی حکمت عملی میں اہم مقام دیتے ہیں۔ تاہم حالیہ دورہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ میانمار اپنی خارجہ پالیسی کو زیادہ متوازن بناتے ہوئے چین کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ بھارت کے ساتھ بھی قریبی روابط استوار کرنا چاہتا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ رجحان جاری رہا تو میانمار نہ صرف بھارت اور جنوب مشرقی ایشیا کے درمیان ایک اہم پل بن سکتا ہے بلکہ خطے میں چین اور بھارت کے درمیان اسٹریٹجک توازن میں بھی اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

ہندوستان اور امریکہ نے ہوائی میں آرمی ٹو آرمی بات چیت کی

دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا

واشنگٹن: ہندوستان اور امریکہ نے ہوائی میں آرمی ٹو آرمی اسٹاف بات چیت کے 29ویں ایڈیشن کا انعقاد کیا، جس میں دوطرفہ دفاعی تعاون کو گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا اور دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ ہندوستانی فوج کے مطابق، مذاکرات کی مشترکہ صدارت لیفٹیننٹ جنرل راجیو گھئی، ڈپٹی چیف آف آرمی اسٹاف (اسٹریٹجی) اور لیفٹیننٹ جنرل جوئل وِوول، ڈپٹی کمانڈنگ جنرل یو ایس آرمی پیسیفک نے کی۔ ہفتہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر میٹنگ کی تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، ہندوستانی فوج نے کہا،'' بات چیت میں دوطرفہ دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے، باہمی تعاون کو بڑھانے، پیشہ ورانہ تبادلوں کو بڑھانے، اور مشترکہ سیکورٹی مفادات کی حمایت میں فوجی تعاون کو گہرا کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ فریقین نے فوج سے فوج کے بڑھتے ہوئے دائرہ کار کو سراہا۔ پچھلے ہفتے، وزیر دفاع راجیش کمار سنگھ نے ہاؤس آرمڈ سروسز کمیٹی کے رکن پیٹ ہیرگن کے ساتھ ایک میٹنگ کی، جس نے سنگاپور میں دوطرفہ امریکی کانگریس کے وفد (CODEL) کی قیادت کی، جس میں علاقائی سلامتی، دفاعی تعاون کو وسعت دینے، اور انڈو پیسیفک میں مشترکہ اسٹریٹجک مفادات کو آگے بڑھانے پر بات چیت ہوئی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزارت دفاع نے کہا، اس بات چیت نے ہندوستان-امریکہ دفاعی شراکت داری کی مضبوطی کی توثیق کی، جس میں علاقائی سلامتی، دفاعی تعاون کو وسعت دینے، اور ہند-بحرالکاہل میں مشترکہ اسٹریٹجک مفادات کو آگے بڑھانے کے ساتھ تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس سے پہلے 24 مئی کو، امریکی وزیر خارجہ اور قومی سلامتی کے مشیر مارکو روبیو نے نئی دہلی میں قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کے ساتھ ایک میٹنگ کی، جس میں دفاع، سلامتی اور اسٹریٹجک ٹیکنالوجی سے متعلق تعاون پر بات چیت کی گئی۔

بھارت اور قبرص کے تعلقات جامع

شراکت داری سے اسٹریٹجک شراکت داری کی جانب گامزن

نئی دہلی: ایک نئی تجزیاتی رپورٹ کے مطابق بھارت اور قبرص اپنے دیرینہ دوستانہ تعلقات کو مزید وسعت دیتے ہوئے جامع شراکت داری سے اسٹریٹجک شراکت داری کی سطح تک لے جا رہے ہیں۔ اس پیش رفت کا مقصد دفاع، سلامتی، رابطہ کاری، تجارت اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں تعاون کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کئی دہائیوں پر محیط ہیں اور حالیہ برسوں میں ان میں نمایاں تیزی آئی ہے۔ قبرص نے مختلف بین الاقوامی فورمز پر بھارت کے مؤقف کی حمایت کی ہے، جبکہ بھارت نے قبرص کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی مسلسل تائید کی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق قبرص مشرقی بحیرہ روم میں اپنی جغرافیائی اہمیت کے باعث بھارت کے لیے ایک اہم شراکت دار بن کر ابھر رہا ہے۔ دونوں ممالک تجارت، بندرگاہی رابطوں، توانائی، سمندری سلامتی اور سپلائی چین کے شعبوں میں تعاون کے نئے مواقع تلاش کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بھارت اور قبرص نے انسداد دہشت گردی، دفاعی تعاون اور سیکورٹی روابط کو بھی فروغ دینے پر اتفاق کیا ہے۔ حالیہ مہینوں میں دونوں ممالک نے انسداد دہشت گردی کے لیے مشترکہ ورکنگ گروپ کے قیام اور دفاعی تعاون کے روڈ میپ پر بھی پیش رفت کی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ قبرص، جو یورپی یونین کا رکن ہے، بھارت کے لیے یورپی منڈیوں تک رسائی اور یورپ کے ساتھ اقتصادی روابط بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس تناظر میں دونوں ممالک کے درمیان سرمایہ کاری، مالیاتی خدمات اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعاون بڑھنے کی توقع ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت اور قبرص کے تعلقات کا اسٹریٹجک شراکت داری میں ارتقا نہ صرف دوطرفہ روابط کو مضبوط کرے گا بلکہ مشرقی بحیرہ روم، یورپ اور بحر ہند کے درمیان وسیع تر جغرافیائی و اقتصادی تعاون کے نئے امکانات بھی پیدا کرے گا۔

کولکاتا میٹرو میں ۶۰ نئی نسل کی ٹرینیں شامل ہوں گی

کولکاتا: مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو نے ہفتہ کو اعلان کیا کہ آئندہ پانچ برسوں کے دوران کولکاتا میٹرو کے لیے 60 نئی نسل کی ٹرینیں متعارف کرائی جائیں گی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مغربی بنگال میں ریلوے منصوبوں کو ڈبل انجن حکومت کے تحت نئی رفتار ملے گی۔ ریاستی سکریٹریٹ نابنا میں وزیرِ اعلیٰ سوویندو ادھیکاری کے ساتھ ملاقات کے دوران اشونی ویشنو نے کہا کہ کولکاتا میٹرو نیٹ ورک کے 28 کلومیٹر حصے کی تکمیل میں 42 سال لگے، جبکہ 2014 میں نریندر مودی کے وزیرِ اعظم بننے کے بعد سے 45 کلومیٹر نئی میٹرو لائنیں شامل کی جا چکی ہیں۔ انہوں نے کہا: آئندہ پانچ برسوں میں کولکاتا میٹرو کے لیے 60 نئی نسل کی ٹرینیں متعارف کرائی جائیں گی۔ آج میں نے خود کولکاتا میٹرو میں سفر کیا ہے۔ ہم اس نظام کو جدید شکل دیں گے۔'' وزیرِ ریلوے نے مزید کہا کہ دہلی۔ وارانسی اور وارانسی۔ سلی گوڑی کے درمیان مجوزہ بلٹ ٹرین خدمات کا مقصد سفری وقت میں نمایاں کمی لانا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ تیز رفتار راہداریاں سلی گوڑی کو نئی دہلی سے صرف چھ گھنٹوں میں جوڑ دیں گی۔

گلگت بلتستان انتخابات پر بھارت کا احتجاج

علاقے کو اپنا اٹوٹ حصہ قرار دیا

نئی دہلی: بھارت نے پاکستان کی جانب سے گلگت بلتستان میں انتخابات کرانے کے منصوبے پر سخت اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ علاقہ قانونی اور تاریخی طور پر بھارت کا حصہ ہے۔ بھارتی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں پاکستان کے اس اقدام کو مسترد کرتے ہوئے اسے اپنی خودمختاری کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ بھارتی حکومت کے مطابق جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان کا پورا خطہ بھارت کا اٹوٹ اور لازمی حصہ ہے، اور پاکستان کو ان علاقوں میں کسی بھی قسم کی انتظامی یا انتخابی سرگرمیوں کا کوئی قانونی اختیار حاصل نہیں۔ نئی دہلی نے اسلام آباد سے مطالبہ کیا کہ وہ ان علاقوں پر اپنا ''غیر قانونی قبضہ'' ختم کرے۔ بیان میں کہا گیا کہ پاکستان کی جانب سے گلگت بلتستان میں انتخابات یا دیگر سیاسی اقدامات خطے کی قانونی حیثیت کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ بھارت نے اس بات پر زور دیا کہ ایسے اقدامات سے زمینی حقائق تبدیل نہیں ہوں گے اور نہ ہی پاکستان کے دعوؤں کو قانونی جواز ملے گا۔ رپورٹس کے مطابق گلگت بلتستان میں آئندہ دنوں انتخابات متوقع ہیں، جس کے لیے سکیورٹی انتظامات اور سیاسی سرگرمیوں میں تیزی دیکھی جا رہی ہے۔ اس تناظر میں بھارت کی جانب سے یہ ردِ عمل سامنے آیا ہے۔ دوسری جانب پاکستان کا مؤقف رہا ہے کہ گلگت بلتستان کے عوام کو جمہوری عمل کے ذریعے اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق حاصل ہے اور انتخابات مقامی عوامی خواہشات کے مطابق منعقد کیے جاتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق گلگت بلتستان کا معاملہ بھارت اور پاکستان کے درمیان دیرینہ تنازع کشمیر کے اہم پہلوؤں میں شامل ہے، اور اس نوعیت کی پیش رفتیں دونوں ممالک کے درمیان سفارتی کشیدگی میں اضافے کا سبب بن سکتی ہیں۔

آسٹریلوی کمپنی ایئرٹرنک کی بھارت میں اربوں ڈالر سرمایہ کاری

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے ڈیٹا سینٹر آپریٹر ایئرٹرنک کے بھارت میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کے منصوبے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے ملک کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور ٹیکنالوجی شعبے کے لیے ایک اہم پیش رفت قرار دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایئرٹرنک بھارت میں جدید ڈیٹا سینٹرز کے قیام اور توسیع کے لیے بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس منصوبے کا مقصد بڑھتی ہوئی ڈیجیٹل معیشت، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، مصنوعی ذہانت اور ڈیٹا اسٹوریج کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ بھارت دنیا کی تیزی سے ترقی کرتی ہوئی ڈیجیٹل معیشتوں میں شامل ہے اور ایسے منصوبے ملک کو عالمی ڈیجیٹل مرکز بنانے کی کوششوں کو مزید تقویت دیں گے۔ انہوں نے غیر ملکی سرمایہ کاری کو روزگار کے مواقع، جدید ٹیکنالوجی کی منتقلی اور معاشی ترقی کے لیے اہم قرار دیا۔ ماہرین کے مطابق بھارت میں ڈیٹا سینٹر انڈسٹری تیزی سے ترقی کر رہی ہے، جس کی بڑی وجوہات ڈیجیٹل خدمات کا بڑھتا استعمال، ڈیٹا لوکلائزیشن کی ضروریات اور مصنوعی ذہانت پر مبنی ایپلی کیشنز کی مانگ ہیں۔ اسی وجہ سے متعدد عالمی کمپنیاں بھارتی مارکیٹ میں سرمایہ کاری میں دلچسپی لے رہی ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ ایئرٹرنک کی مجوزہ سرمایہ کاری سے نہ صرف بھارت کی ڈیجیٹل صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا بلکہ ملک کو ایشیا کے اہم ڈیٹا اور ٹیکنالوجی مراکز میں شامل کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ اس اقدام سے متعلقہ شعبوں میں روزگار اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے نئے مواقع پیدا ہونے کی توقع ہے۔

بھارت کی خلا میں نئی پیش قدمی

ریاستی اداروں اور ڈیپ ٹیک اسٹارٹ اپس کی شراکت داری سے نگرانی کی صلاحیتوں میں اضافہ

نئی دہلی: بھارت میں سرکاری اداروں اور نجی ڈیپ ٹیک خلائی کمپنیوں کے درمیان بڑھتی ہوئی شراکت داری ملک کی خلائی اور نگرانی کی صلاحیتوں کو نئی بلندیوں تک لے جا رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ تعاون نہ صرف قومی سلامتی بلکہ زراعت، قدرتی آفات کے انتظام، سرحدی نگرانی اور شہری منصوبہ بندی جیسے شعبوں میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ تجزیے کے مطابق گزشتہ چند برسوں میں بھارت نے اپنی خلائی پالیسی میں نمایاں تبدیلیاں کی ہیں، جس کے تحت نجی شعبے کو خلائی تحقیق، سیٹلائٹ تیاری اور لانچنگ کے میدان میں زیادہ مواقع فراہم کیے گئے۔ اس پالیسی کے نتیجے میں درجنوں خلائی اسٹارٹ اپس وجود میں آئے ہیں جو جدید سینسرز، مصنوعی ذہانت، سیٹلائٹ امیجنگ اور ڈیٹا اینالیٹکس کے شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔ بھارتی خلائی شعبے کی نمایاں کمپنیوں میں سکائی روٹ ایروسپیس اور پکسل آئی سپیس شامل ہیں۔ اسکائی روٹ حال ہی میں ایک ارب ڈالر مالیت حاصل کرنے والی بھارت کی پہلی خلائی ٹیکنالوجی کمپنی بن گئی، جبکہ گلیکسی آئی نے ایسے جدید سیٹلائٹ متعارف کرائے ہیں جو دن رات اور ہر موسم میں زمین کی نگرانی کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ریاستی حکومتیں بھی اس شعبے کی ترقی میں فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔ تلنگانہ، کرناٹک اور مہاراشٹر جیسی ریاستوں نے خلائی اور ڈیپ ٹیک کمپنیوں کے لیے خصوصی پالیسیوں، انکیوبیشن مراکز اور سرمایہ کاری پروگراموں کا آغاز کیا ہے تاکہ مقامی اختراع اور صنعتی ترقی کو فروغ دیا جا سکے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جدید زمینی مشاہداتی سیٹلائٹس بھارت کو سرحدی علاقوں، سمندری راستوں، قدرتی آفات اور زرعی سرگرمیوں کی حقیقی وقت میں نگرانی کی صلاحیت فراہم کر رہے ہیں۔ مصنوعی ذہانت اور سیٹلائٹ ڈیٹا کے امتزاج سے حاصل ہونے والی معلومات قومی سلامتی کے ساتھ ساتھ معاشی منصوبہ بندی میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق بھارت کی خلائی حکمت عملی اب صرف سرکاری اداروں تک محدود نہیں رہی بلکہ ایک ایسے ماحولیاتی نظام میں تبدیل ہو رہی ہے جہاں ریاستی ادارے، تحقیقی مراکز اور نجی ڈیپ ٹیک کمپنیاں مل کر نئی ٹیکنالوجیز تیار کر رہی ہیں۔ اس رجحان سے بھارت کی خلائی معیشت کے حجم میں نمایاں اضافہ متوقع ہے اور ملک عالمی خلائی صنعت میں ایک اہم کھلاڑی کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ریاستی اداروں اور نجی ڈیپ ٹیک اسٹارٹ اپس کے درمیان شراکت داری ملک کی خلائی، دفاعی اور نگرانی کی صلاحیتوں کو نئی بلندیوں تک لے جا رہی ہے۔ یہ ابھرتا ہوا تعاون نہ صرف قومی سلامتی اور سرحدی نگرانی کو فول پروف بنا رہا ہے بلکہ زراعت، شہری منصوبہ بندی اور قدرتی آفات کے انتظام جیسے اہم سویلین شعبوں میں بھی گیم چینجر ثابت ہو رہا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

پرگنانندھا نے تاریخ رقم کردی

ناروے شطرنج کا خطاب جیتنے والے پہلے ہندوستانی بنے

اس جیت کی سب سے بڑی خوبی یہ رہی کہ پرگنانندھا نے ٹورنامنٹ میں عالمی نمبر-1 مگنس کارلسن کو 2 بار کلاسیکل مقابلوں میں شکست دی۔ یہ کامیابی کسی بھی نوجوان کھلاڑی کے لیے انتہائی خاص مانی جارہی ہے۔ ہندوستانی شطرنج کے نوجوان کھلاڑی اور گرینڈ ماسٹر آر پرگنانندھا نے تاریخ رقم کرتے ہوئے مشہور ناروے شطرنج ٹورنامنٹ کا خطاب جیت لیا ہے۔ انہوں نے فائنل راؤنڈ میں جرمنی کے ونسنٹ کیمر کو شکست دے کر یہ کارنامہ انجام دیا اور اس ٹورنامنٹ کو جیتنے والے پہلے ہندوستانی کھلاڑی بن گئے۔ 20 سالہ پرگنانندھا نے آخری دن بے حد دباؤ میں کھیلتے ہوئے کلاسیکل جیت درج کی جس کے انہیں پورے 3 پوائنٹس ملے۔ اس جیت کے ساتھ انہوں نے کل 18 پوائنٹس کے ساتھ پہلا مقام حاصل کر کے خطاب اپنے نام کرلیا۔ دن کی شروعات میں وہ 15 پوائنٹس کے ساتھ تیسرے نمبر پر تھے لیکن آخری راؤنڈ میں بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے سبھی کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اس جیت کی سب سے بڑی خوبی یہ رہی کہ پرگنانندھا نے اس ٹورنامنٹ میں عالمی نمبر-1 مگنس کارلسن کو 2 بار کلاسیکل مقابلوں میں شکست دی۔ یہ کامیابی کسی بھی نوجوان کھلاڑی کے لیے انتہائی خاص مانی جارہی ہے۔ اتنا ہی نہیں اس ٹورنامنٹ میں ہندوستانی عالمی چیمپئن ڈی گوکیش نے بھی حصہ لیا لیکن وہ خطاب کی دوڑ سے باہر ہوگئے۔ اس کے باوجود پرگنانندھا نے ہندوستان کی امیدوں کو زندہ رکھتے ہوئے شاندار مظاہرہ کیا۔ پرگنانندھا کے لیے یہ ٹورنامنٹ آسان نہیں رہا۔ ابتدائی مرحلے میں ان کی کارکردگی اوسط رہی لیکن دوسرے ہاف میں انہوں نے زبردست واپسی کی اور اپنی کارکردگی کو مسلسل بہتر کیا۔ ان کی جیت کو ان کے اعتماد اور ذہنی مضبوطی کے ثبوت کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ خطابی مقابلہ اس وقت فیصلہ کن بن گیا جب امریکی گرینڈ ماسٹر ویزلی سو اپنی برتری کو برقرار نہیں رکھ سکے اور ڈرا کے بعد آرماگیڈن ٹائی بریک میں پھنس گئے۔ اس صورتحال نے پرگنانندھا کے لیے دروازے کھول دیئے، جنہوں نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور فائنل راؤنڈ میں جیت حاصل کی۔ اس جیت کے ساتھ ہی پرگنانندھا نے نہ صرف ہندوستان بلکہ شطرنج کی دنیا میں بھی اپنی مضبوط شناخت قائم کرلی ہے۔ اب وہ ان کھلاڑیوں کے منتخب گروپ میں شامل ہوگئے ہیں۔

افغانستان کے خلاف ٹیسٹ میں پہلے ہی دن کپتان گل اور راہل نے بنائی سنچری

ہندوستانی ٹیم نے آج ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا تھا۔ ملاں پور کے میدان پر پہلی مرتبہ کوئی ٹیسٹ میچ کھیلا جارہا تھا، اس لیے پچ کا اندازہ کسی کے لیے بھی بہت مشکل تھا

نیو چنڈی گڑھ: ہندوستانی ٹیم نے آج ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا تھا۔ ملاں پور کے میدان پر پہلی مرتبہ کوئی ٹیسٹ میچ کھیلا جارہا تھا، اس لیے پچ کا اندازہ کسی کے لیے بھی بہت مشکل تھا۔ ملاں پور ٹیسٹ کے پہلے دن کا کھیل ختم ہونے تک ہندوستان نے افغانستان کے خلاف 3 وکٹوں کے نقصان پر 368 رنز بنا لیے ہیں۔ پہلے دن اسٹمپس کے وقت شبھمن گل اور رشبھ پنت کریز پر موجود تھے۔ گل نے اپنے ٹیسٹ کیریئر کی 11 ویں سنچری مکمل کرلی، جبکہ کے ایل راہل نے بھی پہلے دن سنچری اسکور کر افغانی گیند بازوں کے پسینے نکال دیے۔ ہندوستانی ٹیم نے آج ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا تھا۔ ملاں پور کے میدان پر پہلی مرتبہ کوئی ٹیسٹ میچ کھیلا جارہا تھا، اس لیے پچ کا اندازہ کسی کے لیے بھی بہت مشکل تھا۔ ایسے میں یشسوی جیسوال 24 رنز بنا کر جلد آؤٹ ہوگئے، لیکن اس کا فائدہ افغانی گیند باز اٹھا نہیں پائے۔ کے ایل راہل، شبھمن گل اور رشبھ پنت نے بہترین بلے بازی کر ایک بڑے اسکور کی مضبوط بنیاد رکھ دی۔ اپنی اننگ کے دوران شبھمن گل نے بطور ٹیسٹ کپتان ایک ہزار رنز بھی مکمل کرلیے۔ انہوں نے کپتانی کرتے ہوئے 15 اننگز میں ایک ہزار رنز کا ہندسہ عبور کیا۔ حالانکہ وہ اس سنگ میل تک سب سے تیزی سے پہنچنے کے معاملے میں سنیل گاوسکر کا ریکارڈ نہیں توڑ سکے۔ گاوسکر نے بطور کپتان 14 اننگز میں ایک ہزار رنز مکمل کیے تھے، جبکہ وراٹ کوہلی نے یہ کارنامہ انجام دینے کے لیے 18 اننگز کھیلی تھیں۔ بہرحال، آج سب سے پہلے کے ایل راہل نے اپنے ٹیسٹ کیریئر کی 12 ویں سنچری اسکور کی، لیکن وہ اگلی ہی گیند پر 100 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ راہل اب بطور سلامی بلے باز ہندوستانی ٹیم کے لیے سب سے زیادہ ٹیسٹ سنچریاں بنانے والے بلے بازوں کی فہرست میں چوتھے مقام پر آگئے ہیں۔ ہندوستان کے لیے بطور سلامی بلے باز سب سے زیادہ ٹیسٹ سنچریاں سنیل گاوسکر (33) کے نام ہیں۔ ان کے بعد وریندر سہواگ (22)، مرلی وجے (12) اور پھر کے ایل راہل کا نمبر آتا ہے، جن کی یہ بطور سلامی بلے باز 11 ویں ٹیسٹ سنچری تھی۔ دوسری جانب شبھمن گل نے بھی اپنے ٹیسٹ کیریئر کی 11 ویں سنچری بنا کر تاریخ رقم کی۔ بطور کپتان یہ ان کی 15 اننگز میں چھٹی سنچری تھی۔ اس معاملے میں وہ سچن تندولکر کے ریکارڈ سے صرف ایک سنچری پیچھے ہیں۔ سچن نے کپتانی کے دوران 7 ٹیسٹ سنچریاں اسکور کی تھیں۔ البتہ بطور کپتان ہندوستان کے لیے سب سے زیادہ ٹیسٹ سنچریوں کا ریکارڈ وراٹ کوہلی کے نام ہے، جنہوں نے 20 سنچریاں بنائی ہیں۔ رشبھ پنت بھی پہلے دن کا کھیل ختم ہونے تک اپنے ٹیسٹ کریئر کی 19 ویں نصف سنچری مکمل کر چکے تھے۔ افغانستان کی جانب سے اب تک سب سے زیادہ وکٹیں محمد سلیم نے حاصل کی ہیں، جنہوں نے یشسوی جیسوال اور سائی سدرشن کو آؤٹ کیا۔ قابل ذکر ہے کہ سدرشن سنچری بنانے سے محروم رہ گئے اور 81 رنز کی اننگز کھیل کر پویلین لوٹے۔ ضیاء الرحمٰن نے بھی ایک وکٹ حاصل کی۔ واضح رہے کہ بھارت اور افغانستان کے درمیان واحد ٹیسٹ میچ ہفتے کے روز ملاں پور کے مہاراجہ یادوندر سنگھ بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم میں شروع ہو گیا۔ بھارتی کپتان شبمن گل نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بھارتی ٹیم کی جانب سے اس میچ میں مانو سوتھار ٹیسٹ کرکٹ میں اپنا پہلا میچ کھیل رہے ہیں۔ ٹاس جیتنے کے بعد شبمن گل نے کہا، ”ہم پہلے بیٹنگ کریں گے۔ موسم بہت گرم اور امس بھرا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ گیند سست اور نیچی رہے گی۔ اس میدان میں کھیلنا میرے لیے بہت خاص ہے کیونکہ میں یہیں کھیلتے ہوئے بڑا ہوا ہوں۔ یہاں کپتانی کرنا میرے لیے باعثِ فخر ہے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ ٹیم کی تیاری اچھی رہی ہے اور آئندہ ٹوٹیسٹ میچز کو مدنظر رکھتے ہوئے درست کمبی نیشن بنانے پر توجہ دی جارہی ہے۔ ٹاس ہارنے کے بعد افغان کپتان حشمت اللہ شاہدی نے کہا، ”ہم بھی پہلے بیٹنگ کرنا چاہتے تھے کیونکہ وکٹ بیٹنگ کے لیے اچھی دکھائی دے رہی ہے۔ ہم اچھا کرکٹ کھیلنا چاہتے ہیں اور چیلنجز کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔“ انہوں نے بتایا کہ کابل میں لگایا گیا تیاری کیمپ کامیاب رہا اور ٹیم اس میچ میں تین تیز گیند باز اور دو اسپنرز کے ساتھ میدان میں اتری ہے۔

آئرلینڈ، انگلینڈ اور ایشین گیمز کے لیے ہندوستانی ٹیم کا اعلان

سوریہ کمار کی ہوئی چھٹی، شریئس بنے کپتان، ویبھو کو ملا موقع

سوریہ کمار یادو سے ٹی ٹوئنٹی کی کپتانی چھین لی گئی ہے اور انہیں ٹیم میں بھی شامل نہیں کیا گیا ہے۔ سوریہ کو ہٹانے کا فیصلہ بی سی سی آئی کی اپیکس کونسل کمیٹی کی میٹنگ میں ہی کرلیا گیا تھا۔ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے آئرلینڈ، انگلینڈ کے خلاف ہونے والی ٹی 20 سیریز کے ساتھ ہی ایشین گیمس کے لیے ہندوستانی ٹیم کا اعلان کردیا ہے۔ شریئس ایئر کو ٹی 20 کا نیا کپتان مقرر کیا گیا ہے وہیں سوریہ کمار یادو کو ٹیم میں جگہ نہیں ملی ہے، اس کے علاوہ تلک ورما نائب کپتان بنائے گئے ہیں۔ 15 سالہ ویبھو سوریہ ونشی کو پہلی بار قومی ٹیم میں جگہ ملی ہے، انہیں تینوں اسکواڈ میں شامل کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق آئرلینڈ کے خلاف ہندوستانی اسکواڈ میں شریئس آئیر (کپتان)، ابھیشیک شرما، سنجو سیمسن، ایشان کشن، شیوم دوبے، تلک ورما، نتیش کمار ریڈی، اکشر پٹیل، واشنگٹن سندر، ورون چکرورتی، روی بشنوئی، محمد سراج، ہرشت رانا، ارشدیپ سنگھ، پرنس یادو، ویبھو سوریہ ونشی کو شامل کیا گیا ہے۔ وہیں انگلینڈ کے خلاف ٹی 20 کے لیے شریئس آئیر (کپتان)، تلک ورما (نائب کپتان)، روی بشنوئی، ابھیشیک شرما، نتیش کمار ریڈی، محمد سراج، سنجو سیمسن، اکشر پٹیل، ہرشت رانا، ایشان کشن، واشنگٹن سندر، ارشدیپ سنگھ، شیوم دوبے، ورون چکرورتی، پرنس یادو، ویبھو سوریہ ونشی منتخب کیا گیا ہے۔ ایشین گیمز کے لیے ہندوستانی اسکواڈ میں شریئس آئیر (کپتان)، تلک ورما (نائب کپتان)، روی بشنوئی، ابھیشیک شرما، نتیش کمار ریڈی، جسپریت بمراہ، سنجو سیمسن، اکشر پٹیل، ہرشت رانا، ایشان کشن، واشنگٹن سندر، ارشدیپ سنگھ، شیوم دوبے، ورون چکرورتی، ویبھو سوریہ ونشی شامل ہوں گے۔ معلوم ہو کہ افغانستان کے خلاف ون ڈے سیریز کے بعد ہندوستانی ٹیم 2 میچوں کی ٹی 20 سیریز کے لیے آئرلینڈ کا دورہ کرے گی۔ پہلا میچ 26 جون اور دوسرا 28 جون کو کھیلا جائے گا۔ دونوں میچ بیلفاسٹ میں کھیلے جائیں گے۔ آئرلینڈ کے بعد ہندوستانی ٹیم انگلینڈ کا دورہ کرے گی، جس کا آغاز 5 ٹی 20 میچوں کی سیریز سے ہوگا۔ پہلا ٹی 20 یکم جولائی کو ریور سائیڈ گراؤنڈ میں کھیلا جائے گا۔ یہ میچ ہندوستانی وقت کے مطابق رات 10:00 بجے شروع ہوگا۔ شیڈیول کے مطابق یہ 5 میچ یکم جولائی کو ریور سائیڈ گراؤنڈ (رات 10:00 بجے سے)، 4 جولائی کو اولڈ ٹریفورڈ کرکٹ گراؤنڈ (شام 7:00 بجے سے)، 7 جولائی کو ٹرینٹ برج (رات 10:00 بجے سے)، 9 جولائی کو گلوسٹرشائر (رات 10:00 بجے سے) اور 11 جولائی کو دی ایجز باؤل (شام 7:00 بجے سے) کھیلے جائیں گے۔ بڑی خبر یہ ہے کہ سوریہ کمار یادو سے ٹی ٹوئنٹی کی کپتانی چھین لی گئی ہے اور انہیں ٹیم میں بھی شامل نہیں کیا گیا ہے۔ سوریہ کو ہٹانے کا فیصلہ بی سی سی آئی کی اپیکس کونسل کمیٹی کی میٹنگ میں کیا گیا تھا، اس کا باقاعدہ اعلان ہفتے کے روز کیا گیا۔ انگلینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز کے لیے ٹیم کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

کرک انفو آنرز ایوارڈز' کیلئے آر اشون کا نام بھی شامل

۲۱ ویں صدی کے ۲۵ عظیم ترین مرد بین الاقوامی کرکٹرز کی فہرست میں شامل کر کے اعزاز سے نوازا گیا ہے

ہندوستان کے کرکٹر روی چندرن اشون کو 'کرک انفو آنرز ایوارڈز ۲۰۲۶ء میں ۲۱ ویں صدی کے ۲۵ عظیم ترین مرد بین الاقوامی کرکٹرز کی فہرست میں شامل کر کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ ہندوستان کے کرکٹر روی چندرن اشون کو 'کرک انفو آنرز ایوارڈز ۲۰۲۶ء میں ۲۱ ویں صدی کے ۲۵ عظیم ترین مرد بین الاقوامی کرکٹرز کی فہرست میں شامل کر کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ اس باوقار تقریب کے دوران گفتگو کرتے ہوئے اشون نے ٹی۔۲۰ کرکٹ میں گیند بازوں کے لئے بدلتے ہوئے حالات، ٹیسٹ کرکٹ کی موجودہ صورتحال اور ۱۵ سالہ نوجوان بلے باز ویبھو سوریہ ونشی کے مستقبل جیسے اہم موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ٹی۔۲۰ کرکٹ میں گیند بازوں کے کردار پر بات کرتے ہوئے اشون نے کہا کہ آج کل کے گیند باز کو اس رفتار کے ساتھ خود کو ڈھالنا پڑ رہا ہے جس کا تجربہ انہوں نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ کھیل کے معاشی ماڈل کی وجہ سے ٹی۔۲۰ کرکٹ ہمیشہ ایک ہائی اسکورنگ فارمیٹ رہے گا۔ اس لئے گیند بازوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ کبھی کبھی انفرادی طور پر وکٹیں لینا ثانوی ہو جاتا ہے اور انہیں ایک ٹیم کے طور پر مل کر شکار کرنا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کرکٹ اب ایسے دور میں داخل ہو چکا ہے جہاں گیند باز اور بلے باز دونوں کو صرف ہر سیزن یا ہر میچ کی بنیاد پر نہیں بلکہ ہر گیند پر ایک 'پرابلم سالور' (مسئلہ حل کرنے والا) بننا ہوگا۔ جب کھلاڑی اس ذہنیت کو اپنائیں گے تو کارکردگی کا ایک الگ ہی معیار دیکھنے کو ملے گا۔ آسٹریلیا کے خلاف تاریخی گابا ٹیسٹ میں انجری کے باعث نہ کھیل پانے کا تذکرہ کرتے ہوئے اشون نے کہا کہ میں وہ میچ ہر حال میں کھیلنا چاہتا تھا۔ میں نے صبح وارم اپ کے لئے چکر بھی لگایا لیکن میں درد کی وجہ سے کھڑا بھی نہیں ہو پا رہا تھا۔ میچ نہ کھیلنے کا مجھے افسوس رہے گا لیکن میں پورے ۵ روز وہاں موجود رہا اور ٹیم کا حوصلہ بڑھاتا رہا۔ انہوں نے اس وقت کے ہیڈ کوچ روی شاستری کا ایک دلچسپ قصہ سناتے ہوئے کہا کہ روی بھائی ایسے میچوں کے دوران بالکل 'باکس آفس' (سنسنی خیز) ہوتے ہیں۔ ایک بار وہ شدید غصے میں تھے، انہوں نے پانی کی بوتل اٹھائی اور ابھی گھونٹ بھرنے ہی والے تھے کہ میدان میں ایک کیچ چھوٹ گیا۔ انہوں نے غصے میں بوتل جھٹکے سے پھینکی، ایک کھلاڑی نے نیچے جھک کر خود کو بچایا اور بوتل دیوار سے ٹکرا کر ٹوٹ گئی۔ اس ٹیسٹ میچ کا ماحول واقعی زبردست تھا۔

”ایجنٹ ونود“ کی ناکامی میں ستاروں کی مداخلت ذمہ دار تھی، للت پریمو کا دعویٰ

فلم ”ایجنٹ ونود“ میں اداکاری کرنے والے للت پریمو نے دعویٰ کیا ہے کہ اس فلم کی ناکامی کی ایک بڑی وجہ مرکزی ستاروں، سیف علی خان اور کرینہ کپور، کی حد سے زیادہ مداخلت تھی۔ ان کے مطابق ہدایت کار سری رام راگھون اپنی اصل تخلیقی سوچ کے مطابق فلم نہیں بنا سکے کیونکہ انہیں مسلسل مختلف تجاویز اور ہدایات کا سامنا رہا۔ بالی ووڈ کی جاسوسی تھریلر فلم ”ایجنٹ ونود“ اپنی ریلیز کے وقت نہ صرف باکس آفس پر توقعات پوری کرنے میں ناکام رہی تھی بلکہ ناقدین اور ناظرین کی جانب سے بھی اسے ملا جلا ردِعمل ملا تھا۔ اب برسوں بعد فلم میں اہم کردار ادا کرنے والے اداکار للت پریمو نے اس کی ناکامی کی وجوہات پر کھل کر اظہارِ خیال کیا ہے اور اس حوالے سے کچھ چونکا دینے والے دعوے کیے ہیں۔ حال ہی میں سدھارتھ کنن کو دیے گئے ایک انٹرویو میں للت پریمو نے کہا کہ ”ایجنٹ ونود“ کی ناکامی کی بنیادی وجہ فلم میں مرکزی ستاروں کی ضرورت سے زیادہ مداخلت تھی۔ ان کے مطابق سیف علی خان اور کرینہ کپور کی جانب سے تخلیقی معاملات میں مسلسل رائے دی جارہی تھی، جس کے باعث ہدایت کار سری رام راگھون اپنی اصل منصوبہ بندی کے مطابق فلم مکمل نہیں کر سکے۔ للت پریمو نے کہا کہ ان کے خیال میں فلم کا سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا کہ ہدایت کار کو اپنی سوچ کے مطابق کام کرنے کی مکمل آزادی حاصل نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ جس انداز میں سری رام راگھون فلم بنانا چاہتے تھے، وہ اس انداز میں فلم پیش نہیں کر سکے کیونکہ انہیں بار بار بتایا جا رہا تھا کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ ان کے مطابق اسی وجہ سے فلم کی تحریر، ہدایت کاری اور مجموعی پیشکش متاثر ہوئی۔ اداکار نے مزید کہا کہ فلم بنیادی طور پر ہدایت کار کا میڈیم ہوتی ہے، اس لیے اگر ہدایت کار کے پاس کوئی واضح وژن موجود ہو تو پوری ٹیم کو اس پر اعتماد کرنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اداکاروں کی تجاویز اس وقت تک مفید ہوتی ہیں جب وہ کردار یا منظر کی بہتری کے لیے ہوں، لیکن اگر تجاویز صرف اسٹار پاور کی بنیاد پر دی جائیں تو وہ اکثر فلم کے تخلیقی ڈھانچے کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ للت پریمو کے مطابق فلم سازوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی بھی بڑے ستارے کی رائے کو حتمی حیثیت نہ دی جائے بلکہ ہدایت کار کے وژن کو ترجیح دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب مختلف سمتوں سے دباؤ آتا ہے تو فلم کی اصل روح متاثر ہوتی ہے اور نتیجتاً ناظرین کے سامنے ایک غیر مربوط اور کمزور پروڈکٹ آتی ہے۔ انٹرویو کے دوران انہوں نے یہ بھی اشارہ دیا کہ فلم کی تیاری کے دوران مداخلت کا مسئلہ بار بار زیرِ بحث آتا رہا، اگرچہ انہوں نے اس حوالے سے مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ ان کا کہنا تھا کہ فلمی صنعت میں بڑے ستاروں کی بڑھتی ہوئی مداخلت ایک عام مسئلہ بنتی جارہی ہے، جو کئی مرتبہ ہدایت کار کی تخلیقی آزادی کو محدود کردیتی ہے۔

۲۴ سال کی عمر میں کامیابی کے باوجود وقفہ لیا، دیا مرزا کا انکشاف

بالی ووڈ اداکارہ دیا مرزا نے اپنے کریئر کے عروج پر فلمی دنیا سے دو سال کا وقفہ لینے کے فیصلے کے بارے میں کھل کر بات کی ہے

بالی ووڈ اداکارہ دیا مرزا نے اپنے کریئر کے عروج پر فلمی دنیا سے دو سال کا وقفہ لینے کے فیصلے کے بارے میں کھل کر بات کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مالی خودمختاری اور پیشہ ورانہ کامیابی حاصل کرنے کے باوجود وہ اندرونی طور پر مطمئن نہیں تھیں۔ اداکارہ نے انکشاف کیا کہ ۲۴ سال کی عمر میں انہوں نے اپنی زندگی، ترجیحات اور شناخت کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے کام سے دوری اختیار کی۔ ان کے مطابق یہ دور ان کے لیے خود سے دوبارہ جڑنے اور حقیقی خوشی کی تلاش کا ذریعہ ثابت ہوا۔ بالی ووڈ کی معروف اداکارہ دیا مرزا نے اپنے فلمی کریئر کے ابتدائی عروج کے دوران غیر متوقع طور پر دو سال کا وقفہ لینے کے فیصلے پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا ہے کہ اس وقت انہیں اپنی زندگی اور پیشہ ورانہ سفر کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ حال ہی میں سوہا علی خان کے پوڈ کاسٹ ”آل اباؤٹ اس“ میں گفتگو کرتے ہوئے دیا مرزا نے بتایا کہ اگرچہ وہ کم عمری میں ہی مالی طور پر مستحکم ہو چکی تھیں اور فلمی دنیا میں کامیابی حاصل کر رہی تھیں، لیکن اس کے باوجود انہیں اندرونی طور پر ایک خلا محسوس ہوتا تھا۔ اسی احساس نے انہیں فلمی مصروفیات سے وقتی طور پر دور ہونے پر آمادہ کیا۔ اداکارہ نے کہا کہ ان کا ابتدائی کریئر ماڈلنگ اور اشتہارات کی دنیا سے جڑا ہوا تھا، جہاں مختلف مصنوعات کی تشہیر کرنا ان کے کام کا اہم حصہ تھا۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ انہیں اپنی پیشہ ورانہ سرگرمیوں اور ذاتی اقدار کے درمیان ایک تضاد محسوس ہونے لگا۔ ان کے مطابق بعض کردار اور منصوبے ایسے تھے جن سے وہ جذباتی یا فکری طور پر مکمل ہم آہنگی محسوس نہیں کرتی تھیں۔ دیا مرزا نے بتایا کہ وہ خود سے سوال کرنے لگیں کہ آیا وہ واقعی ان چیزوں کی نمائندگی کر رہی ہیں جن پر وہ یقین رکھتی ہیں یا نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہی اندرونی کشمکش بالآخر اس فیصلے کا سبب بنی کہ وہ کچھ عرصے کے لیے رک کر اپنی زندگی کا از سرِ نو جائزہ لیں۔ اداکارہ کے مطابق انہوں نے ۲۰۰۵ء میں فلمی دنیا سے عارضی طور پر کنارہ کشی اختیار کی اور تقریباً دو سال تک کام سے دور رہیں۔ اس وقت ان کی عمر صرف ۲۴ برس تھی، جو فلمی صنعت میں کسی اداکار کے کریئر کا نہایت اہم مرحلہ سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تک وہ مالی طور پر خود مختار ہو چکی تھیں، اپنا گھر خرید چکی تھیں اور ایک کامیاب کریئر کی مالک تھیں، لیکن اس کے باوجود انہیں حقیقی خوشی اور اطمینان حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ دیا مرزا نے اس دور کو ”گھر واپسی“ سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف جسمانی یا پیشہ ورانہ وقفہ نہیں تھا بلکہ خود سے دوبارہ جڑنے کا ایک عمل تھا۔

سوشل میڈیا سے دوری نے زندگی بدل دی، تاپسی پنو کا ڈِجیٹل کلچر پر اظہارِ خیال

ورون دھون نے اپنی شخصیت کے حقوق کے تحفظ کیلئے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ اداکار نے الزام عائد کیا کہ ان کے نام، تصویر، آواز اور ڈیجیٹل شناخت کو ان کی اجازت کے بغیر مختلف آن لائن پلیٹ فارمز پر تجارتی اور استحصالی مقاصد کیلئے استعمال کیا جارہا ہے

بالی ووڈ اداکارہ تاپسی پنو نے انکشاف کیا ہے کہ سوشل میڈیا سے طویل وقفے نے انہیں حقیقی زندگی سے دوبارہ جڑنے کا موقع دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ مسلسل ٹرینڈز کا حصہ بننے اور آن لائن موجود رہنے کا دباؤ ذہنی طور پر تھکا دینے والا تھا، جس کے باعث انہوں نے سوشل میڈیا کا استعمال محدود کر دیا۔ اداکارہ کے مطابق اس فیصلے سے نہ صرف انہیں ذہنی سکون ملا بلکہ وقت اور ذاتی زندگی پر بھی زیادہ توجہ دینے کا موقع حاصل ہوا۔ بالی ووڈ کی معروف اداکارہ تاپسی پنو نے سوشل میڈیا سے اپنی طویل دوری اور ڈِجیٹل دنیا کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ آن لائن سرگرمیوں سے فاصلہ اختیار کرنے کے بعد انہوں نے حقیقی زندگی کو پہلے سے زیادہ قریب سے محسوس کیا۔ اداکارہ نے حال ہی میں اپنے مداحوں سے دوبارہ رابطہ قائم کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر یہ سوال کیا تھا کہ وہ ان سے کس قسم کا مواد دیکھنا پسند کریں گے۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے تاپسی پنو نے بتایا کہ گزشتہ برس انہوں نے شعوری طور پر سوشل میڈیا کا استعمال کم کرنے کا فیصلہ کیا تھا، تاہم اس کا باضابطہ اعلان نہیں کیا کیونکہ یہ قدم انہوں نے اپنی ذاتی زندگی اور ذہنی سکون کے لیے اٹھایا تھا۔ تاپسی کے مطابق مسلسل ٹرینڈز بنانے یا ان کا حصہ بننے کی دوڑ انہیں ذہنی طور پر تھکا رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ہر وقت آن لائن رہنا ضروری ہو، جبکہ وہ اپنی زندگی جینا چاہتی تھیں اور ہر لمحہ سوشل میڈیا چیک کرنے کی عادت سے نجات حاصل کرنا چاہتی تھیں۔ اسی مقصد کے تحت انہوں نے اپنے موبائل فون سے تمام سوشل میڈیا ایپس حذف کر دیئے اور صرف کبھی کبھار آئی پیڈ کے ذریعے انہیں استعمال کیا۔ اداکارہ کا کہنا تھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ انہیں حقیقی زندگی کے معمولات سے لطف آنے لگا اور یہ احساس اتنا خوشگوار تھا کہ وہ سوشل میڈیا سے مزید دور ہوتی چلی گئیں۔ ان کے مطابق فلمی شخصیات کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی نجی زندگی کو مکمل طور پر عوام کے سامنے نہ رکھیں کیونکہ ناظرین کو اداکاروں میں ایک خاص کشش اور تجسس محسوس ہونا چاہیے۔ انہوں نے بتایا کہ آن لائن سرگرمیوں میں کمی کے بعد انہیں اپنے دن میں نمایاں فرق محسوس ہوا۔ ان کے مطابق سوشل میڈیا پر وقت صرف کرنے کے بجائے وہ اپنی روزمرہ زندگی، خاندان اور ذاتی دلچسپیوں پر توجہ دینے لگیں۔ تاہم اس تبدیلی کے بعد انہیں دوستوں، مداحوں اور صنعت سے وابستہ افراد کی جانب سے مسلسل سوالات کا سامنا بھی کرنا پڑا کہ وہ اچانک منظر سے کیوں غائب ہوگئی ہیں۔ تاپسی پنو نے اعتراف کیا کہ سوشل میڈیا سے دوری کے کچھ پیشہ ورانہ اثرات بھی مرتب ہوئے۔ ان کے مطابق انہیں بار ہا بتایا گیا کہ کئی برانڈز ان شخصیات کو ترجیح دیتے ہیں جو آن لائن زیادہ متحرک اور نمایاں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بعض اوقات انہیں مشورہ دیا جاتا تھا کہ وہ دوسرے مشہور اداکاروں کی طرح زیادہ پوسٹ کریں تاکہ برانڈز کی توجہ حاصل کر سکیں، لیکن وہ اس سوچ سے اتفاق نہیں کرتیں۔ اداکارہ کے مطابق اگر کوئی برانڈ ان کے ساتھ کام کرنا چاہتا ہے تو اسے ان کی اصل شخصیت کی بنیاد پر ایسا کرنا چاہیے، نہ کہ اس شرط پر کہ وہ کسی اور کی طرح بن جائیں۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ الگورتھمز اور مقبولیت کی خاطر صداقت کو قربان نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس وقت تاپسی پنو اپنے شوہر Mathias Boe اور خاندان کے ساتھ ڈنمارک میں وقت گزار رہی ہیں۔ ان کے مطابق گرمیوں کے موسم میں فلموں کی شوٹنگ نسبتاً کم ہوتی ہے، اس لیے انہوں نے اپنے پیشہ ورانہ وعدے مکمل کرنے کے بعد کچھ وقت اہلِ خانہ کے ساتھ گزارنے کا فیصلہ کیا۔ اداکارہ نے بتایا کہ ڈنمارک میں وہ روزمرہ کے کام خود انجام دیتی ہیں، جن میں کھانا پکانا، باغبانی، ورزش اور سائیکل پر جا کر ضروری اشیا خریدنا شامل ہے۔ ان کے بقول یہی معمولات انہیں زمین سے جوڑے رکھتے ہیں اور ایک عام انسان کی طرح زندگی گزارنے کا احساس دلاتے ہیں۔ تاپسی نے مزید انکشاف کیا کہ انہوں نے کبھی بھی اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس چلانے کے لیے کسی پیشہ ور ٹیم کی خدمات حاصل نہیں کیں۔ وہ آج بھی اپنے تمام اکاؤنٹس خود سنبھالتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ مصنوعی طور پر تیار کردہ یا حد سے زیادہ مرتب مواد کے بجائے سادہ، غیر فلٹرڈ اور فطری پوسٹس کو ترجیح دیتی ہیں۔ سوشل میڈیا کے موجودہ ماحول پر تبصرہ کرتے ہوئے اداکارہ نے کہا کہ ڈِجیٹل پی آر اور ادا شدہ تشہیر کے بڑھتے ہوئے رجحان نے آن لائن دنیا کو پیچیدہ بنا دیا ہے۔ ان کے مطابق اب یہ سمجھنا مشکل ہو گیا ہے کہ کون سا مواد حقیقی ہے اور کون سا صرف تشہیری مقاصد کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سوشل میڈیا کا مسلسل استعمال ذہنی دباؤ کا سبب بن سکتا ہے اور اس کے لیے مضبوط ذہنی توازن کی ضرورت ہوتی ہے۔